۲۸۲۷

پاداش عمل

جلد پنجم

انگریزی کے مشہور ناول "کنتھ" مصنفہ رینالڈز کا ترجمہ

جسے

مولوی محمد صدیق حسن صاحب سب ایڈیٹر دلگداز و دل افروز نے

فصیح و بامحاورہ اردو مین ترجمہ کیا

اور

مئی ۱۹۱۹ء سے جنوری ۱۹۲۰ء تک رسالہ دل افروز مین شائع ہو

اور بعد تکمیل مرتب ہوکر

باہتمام خاکسار حکیم محمد سراج الحق منیجر دلگداز و دل افروز

سنہ ۱۹۲۰ء مین

دلگداز پریس لکھنؤ مین چھپ کے شائع ہوا

(جملہ حقوق محفوظ ہین)

قیمت

سخن سنج! سخن سنج!!! سخن سنج!!!

یہ سہ ماہی رسالہ جنوری ۱۹۱۷ء سے جاری ہے حجم ۳ جز ہے مضامین نثر و نظم دونوں قسم کے ہوتے ہیں حصۂ نثر میں مسلمان فاتحانِ ہند کے مختصر تاریخ اور حصۂ نظم میں مشاہیر شعرا کی منتخب غزلیں اور مشہور نظمیں قیمت سالانہ مع محصول ڈاک رؤسا سے اُن کی فیاضی کے مطابق اور عوام سے فقط ۹ر نمونے کے واسطے ۲ر کا ٹکٹ آنا ضروری ہے۔

مینیجر سخن سنج کٹرہ بزن بیگ خان۔ لکھنؤ

کارخانۂ روض الریاحین لکھنؤ کا اعلیٰ عطر

(آپ ایک دفعہ آزما کے تو دیکھیں)

عطر کے لیے لکھنؤ مشہور ہے مگر افسوس ہے کہ جو عطر ہے وہ باہر والوں کو نہیں ملتا کیونکہ کہیں مال کی روانگی نوکروں کے ہاتھ ہے اور اُن کے دخل و فصل کا خمیازہ اُن غریبوں ہی کو اُٹھانا پڑتا ہے جو باہر سے منگوانے اور بے دیکھے خریدنے پر مجبور ہیں اور بعض اشتہار دینے والوں کی یہ حالت ہے کہ روپیہ کا مال دو کو اور کبھی چار کو بھیجدیتے ہیں۔ یہ عام خرابیاں دیکھ کے ہم نے ذمہ لیا ہے کہ باہر کے جو صاحب طلب فرمائیں اُن کے لیے معتبر و مستند کارخانوں کے عطر اعلیٰ و تیل وغیرہ خاص طور پر اہتمام کر کے مال بخوبی جانچ کے اور بکفایت خرید کر کے روانہ کر دیا کریں جس کا بہت اچھا اور قابل اطمینان انتظام کیا گیا ہے عطر کے شائق ایک بار امتحاناً منگوا کر دیکھ لیں کہ ہمارے ذریعہ سے اُنھیں کیسا اچھا عطر اور کن داموں کو ملتا ہے۔ یہ بھی عرض کر دینا ضروری ہے کہ بوجہ گرانی صندل عطروں کی قیمت میں ۸ر فی تولہ اضافہ ہو گیا ہے۔ اور محصول اب بجائے ۴ر فی سیر کے ۶ر سیر ہو گیا ہے۔

عطروں کی فہرست حسب ذیل ہے

عطر حنا فی تولہ صہ للعہ ہے عکر عہر	عطر بانڑی فی تولہ عکر عہر	عطر عروس فی تولہ عکر	عطر مہک بری فی تولہ عکر
،، موتیا صہ للعہ ہے عکر عہر	،، بیلہ ،، ہے عکر عہ	،، برگ حنا ،، عکر	،، ناگیسر اصلی ،، صہ للعہ
،، چنبیلی ہے صہ للعہ ہے عکر عہر	،، ستی ،، عہر	،، مجموعہ ،، عکر	،، مخلوط عنبری ،، ہے
،، کیوڑا للعہ ہے عکر عہر	،، راحت روح ،، صہر	،، سہاگ ،، عکر	روح گلاب اصلی ہ لہ صہ
،، خس ،، عکر عہر	،، جوہی ،، عکر عہر	،، اگر غرنی ،، ہے	،، خس اصلی صہ للعہ
،، نقشہ ،، ہے عکر عہر	،، گلاب عہ عہ صہ عکر عہر	،، اگر غرقی ،، ہے صہ للعہ ہے	،، بانڑی ،، ہے عکر
،، چمپا ،، عکر عہر	،، سنگترہ ،، عکر عہر	،، شہناز ،، عکر	صد برگ ،، عکر عہر
،، مولسری ،، عکر عہر	،، سیوطی ،، عکر عہر	،، مخلوط آصفی ،، صہ عکر	

خوشبودار تیلوں کی فہرست ملاحظہ ہو

روغن چنبیلی فی سیر ہے صہ للعہ عکر	روغن بیلہ فی سیر صہ للعہ عکر	روغن کیوڑا فی سیر ہے للعہ عکر	روغن حنائی سیر ہے للعہ عکر

اعلیٰ درجے کا خوشبودار بامزہ خوردنی تمباکو

زردہ تمباکو مشکی فی سیر عہ ہے للعہ ایضاً زعفرانی ،، عکر	قوام مشکی فی تولہ عہ [illegible] ،، زعفرانی ،، ۴ر ۲ر	گولیاں تمباکو مشکی طلائی فی تولہ عہر ،، نقرئی ،، ۱۰ر ۸ر بلا ورق ۴ر

نوٹ۔ درخواست آتے ہی ویلیو پی ایبل روانہ ہوگا۔ باردانہ مصارف ڈاک ذمۂ خریدار۔

المشتہر حکیم محمد سراج الحق منیجر دلگداز کٹرہ بزن بیگ خان۔ لکھنؤ

اٹھتروان باب

قیدیون کا بھاگ جانا کس طرح ظاہر ہوا

اب ہم یہ دیکھنا چاہتے ہین کہ قصر آلنڈیل مین کیا ہوا۔ مارکوس النڈیل نے وہ رات نہایت اضطراب مین بسر کی۔ تڑکے ابھی اندھیرا تھا کہ اُن کی آنکھ کھل گئی۔ فوراً بستر پر سے اُٹھے اور ایک چراغ ہاتھ مین لے کر پانی کے گھڑے کے پاس گئے۔ اور معلوم ہوا کہ صبح ہونے کو ابھی ایک گھنٹہ باقی ہے ذرا جا کے ہاتھ مُنھ دہوے۔ لیکن ان کا ہر ہر عضو کانپ رہا تھا۔ دل مین کہا یا تو آج نہایت سخت سردی ہے اور یا مجھے اختلاج قلب کی شکایت ہو گئی ہے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ آج سردی زیادہ تھی۔ لیکن مارکوس النڈیل کا کانپنا فقط سردی کی وجہ سے نہ تھا۔ ان کا دل ایک عجیب قسم کی بیقراری محسوس کر رہا تھا معلوم ہوتا کہ جیسے بیٹھا جاتا ہے۔ اُنھون نے بہت کوشش کی کہ یہ اثر میرے دل سے زائل ہو۔ لیکن اس مین کامیابی نہ ہوئی۔

مُنھ ہاتھ دُہونے کے بعد مارکوس نے چراغ ہاتھ مین لیا اور ہینگس وڈنٹن کے کمرے کی طرف چلے کہ دیکھین بوڑھا داروغہ کنتھ کو پھانسی دلانے کے لیے اُٹھا یا نہین۔ مگر کمرے مین جھانک کے دیکھا تو اس کو خالی پایا۔ خیال کیا کہ ہینگس وڈ اُٹھ چکا ہے۔ اور اسی قتل کی تیاری مین مصروف ہے۔ اب وہ گرنتھم اور ڈیونانٹ کے کمرے کی طرف گئے۔ اس مین اُنھون نے دیکھا کہ دونون انگریز اپنے بچھونون پر غافل سو رہے ہین۔ لیکن چراغ کی روشنی پہونچتے ہی دونون جاگ پڑے۔ دونون اپنے بچھونون پر اُٹھ کے بیٹھ گئے۔ چند لمحون تک

خوف و اضطراب کی نظروں سے مارکوس کی صورت دیکھتے رہے۔
ڈیوناسٹ "لاٹ صاحب آپ ہی ہین نہ؟ معاف کیجیے گا لیکن ——"
مارکوس "بھلا یہ کون سی پوچھنے کی بات ہے؟" مگر دونون انگریزون کی خوف زدہ نظرون سے مارکوس سمجھ گئے کہ اُنھین کیسے واقعات پیش آئے ہین
ڈیوناسٹ "(جمائی لے کر) "اوہو اب مجھے اطمینان ہوا۔ لاٹ صاحب معاف فرمائیے گا مین نے فوری طور پر آپ کو نہین پہچانا۔ اصل یہ ہے کہ اس چار دیواری کے اندر عجیب و غریب خواب نظر آیا کرتے ہین۔ جن کی وجہ سے ہر شخص پریشان ہو جاتا ہے"
مارکوس "کیا تم بھی آج رات کو بہت پریشان ہوئے؟" یہ سوال مارکوس نے گریشیم سے کیا تھا۔
گریشیم "لاٹ صاحب۔ مین نہین کہہ سکتا کہ بڑے اطمینان سے سوتا رہا لیکن اب اس کے بیان کرنے سے کیا حاصل؟ مین سمجھتا ہون کہ صبح ہوگئی۔ اگر ایسا ہے تو اب ہمین زیادہ تر آیندہ معاملات پر غور کرنے کی ضرورت ہے"
ڈیوناسٹ "(بستر سے اُٹھ کے) "بیشک مین تو یہ بھی نہین چاہتا کہ آج رات کے واقعات پھر یاد کرون۔ بلکہ یہ چاہتا ہون کہ اُنھین شراب کے ایک خوش نما جام مین ڈبو دون ع این دفتر بے معنی غرق مے ناب اولے"
مارکوس "بے شک۔ مین ابھی ابھی شراب بھیجے دیتا ہون۔ اس کے علاوہ اپنے دارو غۂ توشہ خانے کو حکم دیدون گا کہ دو انگریزی وضع کے جوڑے جو بہت اعلیٰ درجے کے اور نہایت نفیس ہون تمھارے پاس پہونچا دے۔ تاکہ تم دونون اس رتبے اور حیثیت کے بن جاؤ جس شان سے کہ تم لارڈ ڈنبار کے سامنے جاؤ گے۔ لیکن افسوس تم اس نوجوان کو پھانسی پر چڑھتے نہ دیکھ سکو گے جسے تھین نے گرفتار کر کے میرے پاس پہونچایا تھا"
ڈیوناسٹ "جی ہین تو اُس شراب کے پینے مین زیادہ لطف آئے گا۔ جس کے بھیجنے کا آپ نے وعدہ کیا ہے۔ اس کے سوا اگر تھوڑا سا ہرن کا گوشت یا اس قسم کی کوئی اور چیز بھی ہوتی تو بڑا مزہ آتا۔ اور وہ نوجوان کیا۔ اگر اسکاٹ لینڈ

کے سارے کنتھ لا کے پھانسی پر چڑھا دیے جائین تو بھی مین اُن کے پھانسی پر لٹکنے کو دیکھنا نہ پسند کرون گا۔"

مارکوس :" جو تمھاری مرضی ہو۔ کپڑے اور ناشتہ دم بھر مین تمھارے پاس آجائیگا۔ اس کے علاوہ مین یہ بھی حکم دیدون گا کہ میرے اصطبل مین دو نہایت عمدہ گھوڑے تیار کر دیے جائین تاکہ ایک گھنٹے کے اندر اُن پر سوار ہو کے تم یہان سے روانہ ہو جاؤ۔"

یہ کہہ کے مارکوس الندیل اس کمرے سے نکلے اور زینے سے اُتر کے بیرونی عمارت مین آئے۔ یہان سے اُنھون نے شراب۔ ہرن کا گوشت۔ کپڑون کے جوڑے بھجوائے۔ اور گھوڑون کے متعلق احکام نافذ کیے۔ اس کے بعد اُنھون نے دریافت کیا کہ کنتھ کے پھانسی دیے جانے کے متعلق ضروری تیاریان ہو گئین یا نہین۔ جواب ملا کہ فقط اینگس وٹن کے آنے کا انتظار ہے اس لیے کہ قید خانے کے دروازون کی کنجیان اسی کے پاس ہین۔"

مارکوس :" معلوم ہوتا ہے کہ اینگس وٹن اُس کے لانے کو گیا ہے یقیناً وہ خانے مین ہے چلو وہین چل کے دیکھین کیا کر رہا ہے۔"

اب صبح کی روشنی تاریکی پر غالب آتی جاتی تھی۔ مارکوس نے چراغ بُجھا دیا۔ اور دس بارہ مسلح جوانون کے ساتھ بیرونی عمارت سے نکلے۔ قید خانے کے دروازے پر پہونچ کے کیا دیکھتے ہین کہ اُس مین قفل پڑا ہوا ہے۔ ناظرین کو یاد ہو گا کہ کنتھ نے اس دروازے سے نکلتے ہی اِس مین قفل ڈال دیا تھا۔

مارکوس :" اینگس تو یہان نہین ہے جاؤ اُسے تلاش کرو۔"

حکم ہوتے ہی چار پانچ جوان چارون طرف دوڑے۔ لیکن دس منٹ مین سب واپس آگئے اور کہا " بوڑھے دارغہ کا کہین پتہ نہین۔"

مارکوس :" یہ تو عجیب بات ہے خیر کوئی اینگس وٹن کے کمرے سے کنجیان ڈھونڈھ لائے۔

اس حکم کی بھی تعمیل ہوئی۔ لیکن جو شخص اس کام کے لیے گیا تھا اُس نے چند منٹ مین خالی ہاتھ واپس آکر کہا کنجیان بھی وہان نہین ہین۔

اور بہ ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ انگس ڈنٹن آج رات کو اپنے بچھونے پر لیٹے ہی نہین۔ اس بات پر مارکوس نے اُس وقت غور نہین کیا تھا جب وہ جلدی مین داروغہ کے کمرے مین گئے تھے۔

مارکوس "اِین! کمبخت یہ بات کیا ہے؟ اچھا اس دروازے کو چیر ڈالو"

دروازہ بہت بھاری اور بھدا بنا ہوا تھا۔ اس کے علاوہ اُس مین آہنی سلاخین اور مضبوط کنڈین بھی لگی ہوئی تھین۔ لیکن سپاہیون نے تبر مار مار کے اُسے بہت جلد چیر ڈالا۔ اب ایک چراغ لایا گیا اور مارکوس مع ہمراہیون کے تہ خانے مین اُترنے لگے۔ لیکن یہ بات اُن کے دل مین کھٹک گئی تھی کہ کوئی نہ کوئی آفت ضرور پیش آئے گی۔ سب سے نیچے کی کوٹھری کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ یہ دیکھ کے مارکوس کو بہت تعجب ہوا اور اُن کا سارا جسم کانپنے لگا۔ فوراً کوٹھری مین گھسے اور دیکھا وہ پراسرار عورت غائب تھی۔ ایک کونے مین پانی ٹپک رہا تھا اور روٹی کے ٹکڑے زمین پر پڑے ہوئے تھے سڑے اور گلا ہوا پیال بھی اُسی طرح پڑا تھا۔ لیکن وہ عورت جسے انگس ڈنٹن نے فاقہ کشی کی مصیبت سے مار ڈالنا چاہا تھا اُس کا پتہ نہ تھا۔

مارکوس "دغا بازی۔ بیشک کوئی نہایت ہی ذلیل دغا بازی کی گئی"

یہ کہتے ہی وہ اِس کوٹھری سے نکلے مگر دماغ چکر کھا رہا تھا۔ تاہم مسلح جوانون کے ساتھ آگے بڑھے۔

وہ کمرہ جس مین کنتھ بند کیا گیا تھا مقفل تھا۔ یہ دیکھ کر پھر مارکوس کے دل مین ایک امید پیدا ہوئی۔ اور دل مین کہا "اگر وہ شخص یہان موجود ہے تو اس ذلیل بڑھیا کے نکل جانے کی پروا نہین۔ کنتھ کا خاتمہ ہو گیا تو یہ عورت اگر کچھ کہے گی بھی تو سمجھا جائے گا کہ اس کا دماغ خراب ہو گیا ہے"

اب تبرون کی مدد سے یہ دروازہ بھی توڑا گیا۔ اور جیسے ہی پٹ ہٹا زنجیرون کی کھڑکھڑاہٹ اور دردناک آہ و زاری کی آواز مارکوس کے کانون مین آئی۔

مارکوس کا چہرہ خوشی سے چمک اُٹھا مسکرائے اور دل ہی دل مین

کہنے لگے "خیر ہمارا قیدی موجود ہے وہ نہیں بھاگ سکا"، لیکن کوئی قلم کوئی لفظ اور کوئی خیال اُس عجیب و غریب حالت کو نہیں ظاہر کر سکتا جو مارکوس کے چہرے سے اس وقت ظاہر ہوئی جب چراغ کی روشنی میں اس کوٹھری کے اندر کنتھ کے نوجوان اور خوشنما چہرے کی جگہ وہ کیا دیکھتے ہیں کہ بوڑھا داروغہ کھڑا ہوا ہے اور اُس کے چہرے پر مُردنی چھائی ہوئی ہے۔

یہ دیکھ کے مارکوس کی زبان بند ہو گئی۔ کوئی لفظ اُن کے منھ سے نہ نکل سکا۔ بت بنے ہوئے خاموش کھڑے تھے۔ ہمراہی نوجوان نے کنتھ کی جگہ اینگس ونٹن کو زنجیروں میں جکڑا ہوا دیکھا تو اُن کی حیرت کی کوئی انتہا نہ تھی۔

داروغہ۔ (ہاتھ جوڑ کے) "حضور مجھے معاف کیجیے۔ یہ سب میرا قصور ہے۔ جو کچھ کیا خود میں نے کیا اور آپ سمجھ سکتے ہیں کہ کیونکر۔۔۔"

دفعۃً مارکوس اصل حقیقت سمجھ گئے۔ اس کا تو انھیں وہم و گمان بھی نہ ہو سکتا تھا کہ اینگس نے غداری کی ہوگی یا اُس نے خود کنتھ کو چھوڑ دیا ہو۔ پھر یہ بھی دیکھا گیا کہ قیدی کی جگہ داروغہ زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے۔ غرض مارکوس الڈیل کی سمجھ میں آ گیا کہ اینگس ونٹن سے سوتے میں یہ حرکت سرزد ہوئی۔ اور خدا نے اس ذریعے سے کنتھ کی جان بچا دی۔

مارکوس "(اینگس کی طرف اشارہ کر کے) اس کو زنجیروں سے چھڑاؤ۔"

لیکن بوڑھے داروغہ کو ان بیڑیوں اور ہتھکڑیوں سے نجات دلانا آسان نہ تھا اس لیے کہ کنجیاں موجود نہ تھیں۔ مجبور ہونا پڑا کہ زنجیریں کاٹ کر اس کے جسم سے علیحدہ کی جائیں۔ اس کوشش میں اینگس کے جسم پر کئی جگہ [illegible] لگ گئیں اور وہ زخمی ہو گیا۔ خدا خدا کر کے وہ قید سے چھوٹا لیکن [illegible] پاؤں [illegible] رہا تھا اور [illegible] سے وہ مارکوس کے ہمراہ [illegible]

چند منٹ تک نہایت خاموشی رہی۔ زینے سے نکلنے کے بعد

مارکوس الندیل کی وہ فوری پریشانی بھی رفع ہوگئی اور اُنھون نے حکم دیا کہ "پچاس نہایت تیز گھوڑے تیار کیے جائین اور پچاس سوار اُن پر بیٹھ کے ہر طرف روانہ ہون۔ اور نوجوان کنتھ کے تعاقب مین مہینہ دن اور کوٹھ دن کے استعمال کرنے مین کوتاہی نہ کرین شکاری کتے بھی چھوڑ دیے جائین۔ اور وہ بھی ان سوارون کے ساتھ جائین۔ اگر وہ باغی نوجوان مل جائے تو اُسی مقام پر بغیر اِس کے کہ ایک لفظ بھی اُس کی زبان سے نکلے قتل کر ڈالا جائے۔ اور جو شخص کنتھ کی لاش لائے گا اُسے ایک ہزار اشرفیان انعام مین ملین گی"

پندرہ منٹ کے اندر پچاس گھوڑے تیار ہوگئے۔ اور پچاس آدمی ان پر سوار ہو کر کنتھ کی تلاش مین قصر الندیل کے پھاٹک سے نکلے۔ چھ شکاری کتے بھی اُن کے ساتھ تھے۔

اس کارروائی کے بعد مارکوس نے انیگس سے کہا "دیکھو اب ہم نے اس خرابی کا امکانی علاج کر لیا ہے جو تمھاری وجہ سے پیش آگئی تھی"

انیگس "حضور مجھے تو اپنی اِس حرکت پر اتنا صدمہ ہے کہ جی چاہتا ہے اپنے آپ کو قصر کے برج کے اوپر سے سر کے بل نیچے گرا دون لیکن حضور جانتے ہین کہ یہ حرکت مین نے جان بوجھ کر نہین کی"

مارکوس "نہین نہین۔ یہ تو مین بخوبی سمجھتا ہون۔ اور اسی وجہ سے مین نے تمھین کسی قسم کا الزام بھی نہین دیا۔ مجھ کو یقین ہے کہ کنتھ بہت جلد گرفتار کر لیا جائے گا۔ اب حکم دو کہ بگل بجایا جائے تاکہ سب جوان اور سپاہی تیار ہو جائین۔ مین چاہتا ہون کہ اُنھین لے کے بہت جلد روانہ ہو جاؤن"

انیگس "تو کیا آپ کنتھ کے تعاقب کے نتیجے کا انتظار نہ کرین گے؟"

مارکوس "نہین۔ اِس کی ضرورت نہین ہے۔ بلکہ اُس کے بھاگ جانے کی وجہ سے یہ بات بہت ضروری ہوگئی کہ مین اُس کے مددگارون یعنی گلن گاٹل باپ بیٹون کا جلد سے جلد خاتمہ کر دون۔ اُدھر میک آلپین بھی میرا انتظار کر رہے ہون گے۔ گرنشیم اور ڈیونانٹ بھی ایک خاص غرض کے لیے روانہ ہونے والے ہین۔

انیگس:- بیشک حضور کا خیال بہت ٹھیک ہے۔ واقعی یہ نہایت ضروری ہے کہ آپ اپنی فوجون کے ساتھ فوراً روانہ ہو جائین۔ اور کنتھ اور اُس کے مددگارون کو جس قدر جلد ممکن ہو تباہ کر دین۔ لیکن اس پاگل عورت کے متعلق کیا کیا جائے؟"

مارکوس:- اگر کنتھ گرفتار ہو گیا تو مجھے اس کی کچھ پروا نہین۔ تم یہین قصر مین ٹھہرو۔ اگر تمھین کنتھ کی یا میرے کسی اور معاملے کی کچھ خبر ملے تو فوراً ایک تیز رو قاصد کو دوڑا دینا۔ اور ایک تحریر لکھ کے میرے پاس بھیج دینا۔ مین تمھارے پاس اس رقم کو بھی چھوڑ جاؤنگا جس کا کنتھ کے لاش لانے والے سے کے لئے وعدہ کیا گیا ہے۔ اور یہ سُن کر مین بہت خوش ہونگا کہ وہ رقم تمھارے ہاتھ سے کسی کو مل گئی"

یہ مختصر گفتگو بجاس سوارون کے روانہ ہو جانے کے بعد قصر مین ہوئی۔ مارکوس اور داروغہ کی گفتگو کا سلسلہ ابھی ختم نہ ہوا تھا کہ گرشیم اور ڈیونائٹ آ پہونچے جن کو کنتھ کے نکل جانے کی خبر پہنچ گئی تھی جس کو مارکوس اور داروغہ کے چہرے دیکھتے ہی انھین تصدیق ہوگئی

گرشیم:- یہ بہت بُرا ہوا۔ لیکن آخر واقعہ کیا پیش آیا؟ ہر شخص اس خلجان مین پریشان ہے۔ اور کوئی بات کسی کی سمجھ مین نہین آتی"

مارکوس:- اس مین شک ہی کیا ہے بڑی آسانی سے سمجھ لیا جا سکتا ہے۔ رات کو انیگس وٹن اُس دغا باز قیدی کے پاس کھانا لے کے گیا۔ چونکہ ایک وحشی درندے کی طرح وہ دیوار مین بندھا ہوا تھا اس سبب سے وٹن اس کے قریب تک چلا گیا اور ـــــــ"

گرشیم:- ہان مین اب سمجھ گیا (وٹن سے) وہ نوجوان ایک شیر کی طرح تم پر جھپٹ پڑا اور بجائے اس کے کہ تمھین کھا لیتا تمھین اپنی جگہ باندھ کر بٹھا دیا۔ پھر اُس کے بعد کنجیون کا حاصل کر لینا اور قصر سے نکل جانا نہایت آسان کام تھا۔ کیون یہی ہوا نہ؟"

داروغہ:- بالکل یہی"

ڈیوناٹنٹ "لیکن مجھے امید ہے کہ وہ دغاباز قیدی بہت جلد پکڑ لیا جائیگا لاٹ صاحب کیا اب بھی آپ اپنی اس تجویز پر مستقل ہین کہ فوج کے ساتھ روانہ ہو جائین گے؟"

مارکوس "بے شک اس معاملے مین کسی تبدیلی کی ضرورت نہین۔ مین تمھین روانگی پر آمادہ دیکھ رہا ہون۔ لہذا مجھے بھی کسی تاخیر کی ضرورت نہین"

گرلشیم "بے شک ہمارے گھوڑے تیار ہین اور ہم کپڑے بھی پہن چکے ہین اور فقط اس قدر آپ سے پوچھنے کو آئے ہین کہ کوئی اور کام تو نہین ہے"

مارکوس "نہین کوئی نہین اور اس کے بتانے کی کوئی ضرورت نہین کہ اگر گنتھ تمھین مل جائے تو اس پر کسی قسم کا رحم نہ کرنا۔

ڈیوناٹنٹ "لاٹ صاحب آپ بالکل اطمینان رکھین ہم خود ہی اس کوشش مین لگے ہوئے ہین کہ آپ کا راستہ دشمنون سے صاف کر دین۔ بس اب ہم آپ سے رخصت ہوتے ہین۔ اور جب آپ سے دوبارہ ملاقات ہوگی تو خدا کرے مجھے آپ کو اس بات کی مبارکباد دینے کا موقع ملے کہ آپ کے سب دشمن پامال ہو گئے"

گرلشیم "مین بھی اس کا آرزومند ہون"

یہ کہہ کے دونون انگریز رخصت ہوئے۔ تیز گھوڑون پر سوار ہوکے قصر انڈل سے باہر نکلے۔ اور دونون مین سے ایک کو بھی محل کے چھوٹنے کا افسوس نہ تھا۔ کیونکہ یہان کی راتین انھین نہایت ہی تکلیف دہ نظر آتی تھین۔

گرلشیم اور ڈیوناٹنٹ کے روانہ ہو جانے کے بعد مارکوس نے حکم دیا کہ فوراً بگل بجائے جائین تاکہ میرے بہادر سپاہی تیار ہو جائین۔

اس وقت وہ شخص جس نے پھانسی تیار کی تھی نہایت ادب کے ساتھ مارکوس کے قریب آیا۔ اور بڑے ادب کے ساتھ پوچھا "کیا اب یہ پھانسی اتار ڈالی جائے؟"

مارکوس اس کا جواب اثبات مین دینے والے تھے لیکن

اپنی قسم اور اپنا وہ عہد یاد آگیا جو رات کو کیا تھا۔ ساتھ ہی اُن کی زبان بند ہوگئی۔ اور اُن پر کچھ ایسا خوف طاری ہوا کہ کانپنے لگے۔ یہ یاد کر کے کہ میں نے قسم کھائی ہے کہ یہ پھانسی اُس وقت تک نہ اُتاری جائے گی جب تک ایک آدمی کی جان نہ لے لے انھیں بڑا خوف معلوم ہوا۔ نہ اپنے اس عہد کو وہ توڑ بھی سکتے تھے۔ یہ وہ زمانہ تھا جبکہ قسموں اور عہدوں کو اس قدر اہمیت دی جاتی تھی کہ اب ہماری سمجھ میں بھی نہیں آسکتی۔ اگر کسی شخص کی جان معرض خطر میں ہوتی جب بھی وہ اپنے عہد کے توڑنے کی جرأت نہیں کرتا تھا۔

اس وقت بھی وہی عجیب و غریب خوف لانڈگوس کے دل میں پیدا ہوا۔ لہٰذا انھوں نے بڑھیا کو جواب دیا: نہیں اس پھانسی کو اب ہاتھ نہ لگاؤ۔ اسی طرح قائم رہنے دو۔ میں قسم کھا چکا ہوں کہ اس پر ایک آدمی کی لاش ضرور لٹکے گی۔ میرا مجرم اگر زندہ میدان تک نہ آیا تو اُس کی لاش ہی کو منگوا کے میں اس میں لٹکا دوں گا۔ لہٰذا اسے اسی طرح برقرار رہنے دو۔ بڑھیا لانڈگوس النڈیل کے پُر جوش الفاظ اور نظروں سے خوف زدہ ہوگیا۔ اور بغیر کسی قسم کا جواب دیے چلی گئی۔ اس واقعے کو بہت دن گذر رہے ہوں گے کہ قصر النڈیل میں جنگی بگل کی آواز گونجنے لگی۔

آدھ گھنٹے کے اندر قصر کے پھاٹک میں سے ایک جماعت نکلنا شروع ہوا۔ جس میں پندرہ سو جنگجو بہادر تھے۔ سب سر سے پاؤں تک مسلح اور اپنے آقا کے حکم کی تعمیل میں جان دینے کے لیے تیار تھے۔ جنگل کے قریب پہونچ کے لانڈ گوس النڈیل کے چند اور سپاہی بھی اس فوج میں شامل ہوئے۔ کیونکہ وہ لوگ قصر کے اندر نہیں ٹھہر سکتے تھے اور انھوں نے باہر پڑاؤ ڈال دیا تھا۔ اب اس فوج کی تعداد تقریباً دو ہزار ہوگئی تھی۔ یہ سب لانڈگوس النڈیل کے جھنڈے کے نیچے قوالوں کا گانا سنتے ہوئے چلے جاتے تھے۔ فوج کے آگے تین سو سوار تھے۔ جو زرہیں پہنے تھے۔ اور مدافعت کے اسلحہ کے علاوہ اُن کے پاس بندوقیں بھی تھیں۔ اس رسالے کے بعد سترہ سو بہادر پیدل فوج تھی۔ سب ایک ہی قسم کی وردی پہنے ہوئے تھے۔ اُن کے

بائین ہاتھ مین ڈھالین تھین۔ تیر کمان پیٹھ مین لگے تھے۔ بائین پہلو مین ایک ایک تلوار لٹک رہی تھی اور ہر سپاہی کی پیٹی مین ایک خنجر تھا۔ یہ فوج تھی جس کو آرکوس انگلینڈ کے ملک مین باہمی لڑائی شروع کرنے کے لیے لے کر چلے۔

جب یہ فوج قلعہ ٹینک آلپین کے قریب پہونچی تو دونون ٹینک آلپین بھی اپنی فوج کے ساتھ اس مین شامل ہو گئے۔ ٹینک آلپین بہادرون کی تعداد ایک ہزار تھی۔ لہذا یہ فوج جو لارڈ ڈگلن گائل اور ڈنبار کے مقابلے کے لیے جا رہی تھی اب اُس کی مجموعی تعداد تین ہزار تھی۔

مارکوس اور میک آلپین بھائیون مین معمولی صاحب سلامت ہوئی اور اُس کے بعد سر انڈلف نے کہا "لارڈ صاحب آخر آپ نے کینتھ کو پھر چھوڑ دیا اور وہ آپ کے قبضے مین آ کر نکل گیا۔ خدا کی قسم اس نوجوان کی عجیب و غریب زندگی ہے۔ پھانسی اور خنجر کسی چیز سے اُس کا خاتمہ نہین ہو سکتا اور قید خانہ ہو یا تنگ و تاریک کوٹھری۔ نہ زنجیرین ہون یا بیڑیان۔ کوئی چیز ہو وہ سب ٹوٹ جائے گا۔ معلوم ہوتا ہے کہ فرشتے اُس کی مدد پر ہین۔ ابھی ہمین آپ کے دوسرا رسٹے تھے جن کے ساتھ ایک نہایت عمدہ شکاری کتا تھا۔ اُنھین سے ہمین اس واقعے کا حال معلوم ہوا۔"

مارکوس "ہان یہ عجیب و غریب واقعہ ہے۔ لیکن مجھے امید ہے کہ وہ دغاباز نوجوان بہت جلد گرفتار ہو جائے گا۔ اور اب کی گرفتار ہوتے ہی قتل کر ڈالا جائے گا۔"

انڈلف "(مسکرا کے) "گرفتاری کے ذکر سے مجھے یاد آیا کہ آج صبح کو مین نے بھی ایک شخص کو گرفتار کیا ہے۔"

سر اینتھم "ایک نہین دو۔ کیونکہ وہ دو آدمی ہین۔"

مارکوس "وہ کون ہین؟"

انڈلف "وہی دونون۔ گلبرٹ اسلحہ ساز اور نوجوان جافرے خدمتگار۔"

مارکوس "آہ وہ ہین۔ یقیناً یہان وہ کسی نہ کسی دغابازی اور شرارت کے لیے آئے ہون گے۔ لیکن وہ ہین کہان؟ اور آپ نے اُنھین کیسے پکڑا؟"

انڈلف :- میں آپ کے دوسرے سوال کا جواب پہلے دونگا۔ میرا بادرھاالی اینٹھ اور میں اپنے تین چار رہبرا ہیوں کے ساتھ ان لوگوں کے جھونپڑ دن کی طرف جا رہے تھے جن کے متعلق ہمیں شبہ تھا کہ فوج میں داخل ہونے میں کمی کر رہے ہیں۔ ہم ایک تنگ راستے سے گزر رہے تھے کہ گلبرٹ اسلحہ ساز اور نوجوان جافرے مل گئے۔ اس نوجوان خدمتگار سے مجھے خاص طرح کی کد ہے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ اس بدڈھے مجرم مارمور کے ساتھ وہی قلعہ میک آلپین میں آیا تھا"

مارکوس :- ہاں ہاں مجھے یاد آگیا۔ یہ جافرے وہی ہے جس سے اس رات کو آپ نے کینن گیٹ میں کنتھ کا خط چھین لیا تھا۔ غالباً وہ اور اسلحہ ساز دونوں یہ سمجھ رہے ہوں گے کہ ارل گلن گائل قصر لنڈسے میں موجود ہے۔ اسی خیال اور دھن میں وہ اس طرف جا رہے ہوں گے"

انڈلف :- "نہیں بلکہ وہ اس طرف سے آرہے تھے"

مارکوس :- اور آپ نے انھیں کیا کیا؟"

انڈلف :- کچھ نہیں سوا اس کے کہ ان کو گرفتار کر لیا۔ اصل یہ ہے کہ ہم روانگی کی تیاریوں میں اس قدر مصروف تھے کہ ان دونوں قیدیوں کے متعلق کوئی حاکمانہ فیصلہ نہیں کر سکے۔ چنانچہ وہ ہماری فوج کے پیچھے سخت پہرے میں ہیں۔ ہمارے ساتھ ساتھ چل رہے ہیں۔ اور جب تک ہم ان کے متعلق کوئی فیصلہ کر سکیں۔ ہمارے ساتھ ساتھ ہی رہیں گے"

مارکوس :- بہتر ہے۔ اصل یہ ہے کہ یہ متلاطم و ناپیدا کنار سمندر جس میں ہم بڑی بڑی مچھلیوں کے لیے جال ڈال رہے ہیں اس میں کی چھوٹی چھوٹی مچھلیاں ہیں"

جتنی دیر میں یہ باتیں ہوئیں میک آلپین کے ہمراہی مارکوس انڈلف کی فوج کے پیچھے مرتب ہو گئے۔ اس انتظام کے بعد مارکوس اور دونوں میک آلپین بھائی اس فوج کے آگے ہو کر اُس وسیع اور بڑی سڑک پر چلے جو قصر گلن گائل کو گئی ہے۔ اور وہ قلعہ یہاں سے پچاس میل کے فاصلے پر واقع تھا۔

آدھی مسافت ایک ہی دن میں طے ہو گئی۔ اور شام کے وقت یہ فوج ایک ایسے قصبے میں پہونچی جس کے باشندوں نے جدید نیابت کی طرفداری کا اعلان

کر دیا تھا۔ لہذا اُنھون نے آلنڈیل اور میک آلپین کی متحدہ فوجون کا نہایت خوشی کے ساتھ استقبال کیا اور اُن کی بڑی خاطر تواضع کی۔ لیکن اسی قصبے مین چند لوگ ایسے بھی تھے جو دل سے لارڈ گلن گائل کے طرفدار تھے چونکہ یہ بات غیر ممکن تھی کہ اس فوج کشی کا مقصد پوشیدہ رہ سکے۔ لہذا کسی نہ کسی طرح اُنھین معلوم ہو گیا کہ یہ فوج ارل گلن گائل کے مقابلے پر جا رہی ہے۔ اس قصبے کا سردار الائی خفیہ طریقے پر ارل گلن گائل کا طرفدار تھا۔ لہذا اُس نے اپنے بیٹے کو گھوڑے پر بٹھا کے فوراً قصر گلن گائل کی جانب روانہ کر دیا تاکہ ارل کو اُن کے دشمنون کی فوج کشی کا حال پہلے سے معلوم ہو جائے۔

یہ قاصد تو رات گئے روانہ ہو سکا۔ کیونکہ جلد روانہ ہونے مین لوگون کو شبہ کرنے کا موقع مل جاتا تاہم یہ خیال کیا گیا کہ یہ قاصد دوپہر تک قصر گلن گائل مین پہونچ جائے گا۔ اور یہ فوج کسی حال مین شام سے پہلے وہان نہین پہونچ سکتی لہذا ارل کو چند گھنٹے مل جائین گے تاکہ اپنے دشمنون کا سرگرمی کے ساتھ استقبال کر سکین۔

گلبرٹ مکرسان اور جافرے دونون میک آلپین کے ہمراہیون مین قید تھے اور دونون لوگ نہایت سختی کے ساتھ اُن کی نگرانی کر رہے تھے۔

اُناسی وان باب

قصر ڈنبار

اب ہم اپنے ناظرین کو قصر ڈنبار مین لیے چلتے ہین۔ یہ ایک گاتھک وضع کی پُرانی عمارت تھی۔ اور اُس کے برج ویسے ہی کھڑے اور مضبوط بنے ہوئے تھے جیسے کہ اس زمانے کے قلعون مین بنائے جاتے تھے۔ یہ قصر ایک بلندی پر تعمیر کیا گیا تھا۔ لہذا وہان سے چارون طرف کا میدان دور تک نظر آ سکتا تھا۔ یہان سے تقریباً بارہ میل کے فاصلے پر اُس سے بڑا اس سے بدرجہا زیادہ قدیم اور اس سے زیادہ مضبوط قصر گلن گائل تھا۔

لارڈ ڈنبار کی بیوی کا انتقال ہو چکا تھا اور اُن کی فقط ایک اولاد تھی- اُن کا بیٹا جو اُن کا وارث تھا اُس کی عمر اٹھارہ برس کی تھی- لیکن وہ آج کل اپنے اُستاد کے ساتھ انگلستان کے دارالسلطنت مین تکمیل علم کی غرض سے گیا ہوا تھا- لہذا لارڈ ڈنبار اپنے قصر مین اکیلے تھے- یعنی اپنی فوج اپنے متعلقین اور اپنے خدمتگارون کے علاوہ کوئی عزیز و قرابتدار بھی اُن کے پاس نہ تھا-

ناظرین کو یاد ہوگا کہ اسٹرلنگ کے واقعے کے بعد لارڈ ڈنبار قصر لنڈے مین گئے تھے تاکہ ارل گلن گائل کو اِن واقعات کی خبر کر دین- لیکن چند روز کے بعد وہ اپنے قصر مین چلے آئے- اور ارادہ کیا کہ اس مین خاموش بیٹھے رہین- اور دیکھین کہ آیندہ کیا واقعات پیش آتے ہین- اس اثنا مین لارڈ ڈنبار نے سخت کوشش کی کہ اپنی قوت کو جہان تک ممکن ہو بڑھالین اور خفیہ طریقے سے اپنی رعایا مین یہ خیال پیدا کر دیا کہ اگر محکمہ نہایت قوت سے کام لینا چاہے تو اُس کا مقابلہ کیا جائے اِس طرح اگرچہ وہ بظاہر کسی بغاوت یا دشمنی کو نہین ظاہر ہونے دیتے تھے لیکن اندر ہی اندر اُنھون نے سب طرح کے انتظام کر لیے تھے اور ہر بات کے لیے تیار تھے- اُنھون نے سامان رسد اور غلے کے بہت سے بوجھ رات کی تاریکی مین اپنے قصر کے اندر جمع کر لیے- اپنی رعایا مین اسلحہ تقسیم کر دیے- ہم دیکھ چکے ہین کہ اُن کی ایک بہت بڑی فوج نالے کے کنارے ایک نہایت مناسب مقام پر جمع تھی اور ایک رسالہ بھی خفیہ طریقے پر مرتب کر لیا گیا تھا- لارڈ ڈنبار نے اپنی ان سب کارروائیون کا حال لارڈ گلن گائل کو لکھا- جب لارڈ ملکم نے اِس خط کو دیکھا تو وہ اپنے باپ سے اصرار کرنے لگے کہ آپ بھی اپنے قصر مین چل کے اسی طریقے کو اختیار کرین- دراصل یہی وجہ تھی کہ خاندان گلن گائل قصر لنڈے سے رخصت ہوا اور اپنے آبائی مکان مین آ گیا- یہ لوگ اپنے قصر مین اُسی دن شام کو پہونچے ہین جس دن گرینشم اور ڈیوانٹ نے کینتھ کو گرفتار کیا تھا- دوسرے دن جو ہمارے نوجوان بہادر کو قصر لنڈے مین گزرا لارڈ ڈنبار اور گلن گائل مین موجودہ واقعات کے متعلق بہت دیر تک گفتگو ہوتی رہی- آخر مین دونون مین ایک عہدنامہ ہو گیا جس کی رو سے وہ ایک دوسرے کے

مدد و معاون بن گئے۔ لیکن موجودہ مصالح وقتی کے خیال سے وہ رسم نہیں ادا ہوئی جو مارکوس النڈیل اور نہیک آلبین کے معاہدے کے وقت ادا کی گئی تھی۔

دوسرے دن صبح کو ۹ بجے دو سوار جو نہایت عمدہ کپڑے پہنے ہوئے تھے قصر ڈنبار کے پھاٹک پر آئے۔ گو کہ اُن کے ہمراہ کوئی خدمتگار یا سائیس نہ تھا۔ پھاٹک پر آکے اُنھون نے خواہش کی کہ "اِس قصر کے مالک موجود ہون تو ہم اُن سے ملنا چاہتے ہین"۔ دربان نے پوچھا "مین لارڈ صاحب کو آپ کا کیا نام بتاؤن؟" دونون مین جو زیادہ معمر نظر آتا تھا۔ بولا "کہدینا کہ ہم دو شریف انگریز ہین اسکاٹلینڈ مین محض تفریح کی غرض سے آنا ہو گیا۔ لیکن لارڈ ڈنبار سے اس وقت ایک ضرورت سے ملنا چاہتے ہین۔ تم ہمارے نام لارڈ صاحب کو بتا سکتے ہو۔ کہدینا کہ ماسٹر گرنیشم متوطن مڈل سکس اور ماسٹر ڈیونانٹ متوطن لندن آپ کی خدمت مین باریاب ہونا چاہتے ہین"۔ دربان چلا گیا۔ اور جیسے ہی وہ نظر سے اوجھل ہوا گرنیشم نے ڈیونانٹ سے کہا "دیکھو مین نے کس خوبی سے اپنے نامون کے ساتھ مڈل سکس اور لندن لگا دیا۔ اسکاٹلینڈ کے اُمرا بڑے مغرور ہوتے ہین۔ اور جب تک نام کے ساتھ کوئی خاص خطاب نہ لگا ہو اُن کی نظر مین کوئی نہین جچتا"۔

ڈیونانٹ: "دوست گرنیشم مجھے تمھاری اِس راے سے اتفاق نہین ہے۔ مین تو دیکھتا ہون کہ اسکاٹلینڈ کے اُمرا بڑے ہوشیار اور چالاک ہین۔ یہ تو آدمی کی صورت دیکھتے ہی پہچان جاتے ہین کہ کس پایے کا آدمی ہے۔ بہرحال لارڈ ڈنبار اس وقت ہمارے نامون پر زیادہ غور نہ کرین گے۔ بلکہ وہ تو یہ دیکھین گے کہ ہماری تلوارین کتنی لمبی ہین"۔

گرنیشم: "خیر جو کچھ ہو دیکھا جائے گا۔ لیکن یہ قصر بہت تنگ و تاریک معلوم ہوتا ہے"۔

ڈیونانٹ: "لیکن قصر النڈیل سے تو زیادہ تاریک و ہیبت ناک ہرگز نہ ہو گا۔ پرسون رات کے خوفناک واقعات تو مین زندگی بھر نہ بھولون گا۔ اس وقت تک یہ بات ہماری سمجھ مین نہین آئی کہ وہان رات کو ہم خواب دیکھ رہے تھے یا ہوشیار تھے۔ اُفوہ! وہ خوفناک کراہنے کی آواز! اور وہ ہیبتناک ڈھانچہ جو پادری کے

لباس میں چھپا ہوا تھا"

گریشیم "بس بس۔ کم سے کم میں تمہیں منع کر چکا ہوں کہ اُن مہیب واقعات کو نہ یاد دلاؤ"

ڈیونانٹ "لیکن اس کو کیا کروں کہ مجھے وہ واقعات کسی طرح بھولتے ہی نہیں ہر گھنٹے میں کم سے کم دس بارہ دفعہ وہ سب باتیں نظر کے سامنے پھر جاتی ہیں۔ اور نہ مجھے بڈھے وارڈن کی خوفناک شکل بھولتی ہے جب وہ سوتا ہوا ہمارے کمرے میں گھس آیا تھا۔ گریشیم وہاں کے مقابلے میں کل کی رات کیسے آرام سے بسر ہوئی؟ گو کہ وہ جھونپڑی جس میں ہم ٹھہرے تھے بہت چھوٹی تھی لیکن وہاں کی ہر چیز معلوم ہوتا تھا کہ جیسے جنت سے آئی ہے۔ اور قصر اَنندیل کے مقابلے میں ———"

گریشیم "چپ رہو۔ کہیں کوئی سُن نہ لے۔ یاد رکھو کہ ہمیں بہت بڑا کام کرنا ہے۔ کیونکہ اسی کی کامیابی پر ہماری تنخواہوں اور خطابوں کا دارومدار ہے"

ڈیونانٹ "بے شک اور ہمیں اس کام میں بہت جلدی کرنی چاہیے۔ اَننڈیل اور میک آلپین کی متحدہ فوجیں آج ہی شام کو اس احاطے میں داخل ہو جائیں گی"

اب ان دونوں انگریزوں نے پھاٹک کی سلاخوں میں سے دیکھا کہ دربان واپس آ رہا ہے۔ لہذا فوراً زبان روک لی۔ دربان نے ایک اور آدمی کو بلایا۔ اور اُس کی مدد سے بھاری پھاٹک بلند کیا گیا۔ دونوں انگریزوں نے فوراً اپنے گھوڑے بڑھائے اور قصر ڈنبار کے اندر داخل ہوئے۔ ایک خدمتگار اُن کے قریب آیا اور ادب سے سلام کرنے کے بعد کہا "تشریف لائیے"

ناظرین کو یاد ہوگا کہ گریشیم اور ڈیونانٹ نے قصر اَنندیل سے روانہ ہوتے وقت انگریزی وضع کے کپڑے پہن لیے تھے۔ جس کی وجہ سے بظاہر وہ نہایت معزز نظر آتے معلوم ہوتا کہ کسی دربار سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور فنون جنگ سے بھی واقف ہیں۔ خدمتگار ایک ڈیوڑھی میں گزر کے انھیں چھوٹے صحن میں لے گیا۔ اس کے بعد ایک اور پھاٹک ملا جس کے اندر بڑا صحن تھا۔ اور اُسی کے بیچ میں قصر کی اصلی عمارت تھی۔ راستے میں جتنے نوکر خدمتگار اور پہرے والے ملے سب نے بہت ادب سے جھک کے سلام کیا۔

اندرونی عمارت مین پہونچ کے وہ ایک کمرے مین سے گذرے جس مین جھنڈون کے پھریرے اور زرہ بکتر کے جوڑے لٹک رہے تھے۔ وہان سے ایک پتھر کے زینے پر چڑھ کے وہ ایک خوشنما کمرے مین آئے جس مین لارڈ ڈنبار بیٹھے اُن کا انتظار کر رہے تھے۔ لارڈ صاحب کی خدمت مین چند اور ملازمین بھی حاضر تھے جو کسی قدر معزز درجہ رکھتے تھے۔ لیکن گرنشیم کی زبان سے یہ سُن کے کہ مین آپ سے علحدہ کچھ باتین کرنا چاہتا ہون۔ لارڈ صاحب نے اُن سب کو چلے جانے کا اشارہ کیا۔

اُن کے جانے کے بعد لارڈ ڈنبار نے کہا "آپ کے نام گرنشیم اور ڈیوناٹ ہین۔ اور یہ صحیح ہے کہ آپ انگریزی قوم سے تعلق رکھتے ہین؟"

گرنشیم "جی حضور۔ ہم دولت مند تھے اور معزز خاندانون سے تعلق رکھتے ہین۔ انگریزی دربار مین ہم نے نام بھی بڑا پیدا کیا تھا۔ لیکن حضور جانتے ہون گے کہ دولت کے پر ہوتے ہین۔ اور وہ اُڑ جاتی ہے۔ اسی طرح درباری اعزاز بھی انقلاب پذیر ہوا کرتا ہے۔ کسی وقت آپ دیکھین گے کہ روشنی ہے۔ اور دھوپ نکلی ہوئی ہے اور تھوڑی دیر کے بعد جو دیکھیے تو بادل گھر آیا اور تاریکی ہو گئی۔ خاندانی اعزاز زینت اور زیبائش کے لیے تو بہت بھلا ہوتا ہے۔ لیکن خالی معدے کو کسی طرح نہین بھر سکتا۔"

ڈیوناٹ "حضور میرے رفیق اپنے حال کو بہ خوبی نہین ظاہر کر سکتے۔ لہذا مین چاہتا ہون کہ صاف صاف عرض کر دون۔ ہم دو شریف انگریز ہین۔ اپنی تلوارون کے سوا اب ہمارے پاس کوئی چیز نہین باقی رہی۔ لہذا چاہتے ہین کہ اُنھین سے کام لین اسکاٹلینڈ مین ہم فقط سیر کرنے آئے تھے۔ مگر اڈنبرا مین ہم نے ایسی بے جگری سے خرچ کیا کہ پاس کچھ نہ رہا۔ اور اب اِس بات کا موقع ڈھونڈھ رہے ہین کہ کوئی شریف اور فیاض شخص ہمین اپنے پاس رکھ لے۔ تاکہ اُس کی طرف سے ہم شجاعت و شرافت کا جوہر دکھا سکین۔"

ڈنبار "مین آپ کا مطلب سمجھ گیا لیکن قبل اس کے کہ کچھ اور کہون مین آپ سے دریافت کرنا چاہتا ہون کہ آپ نے مجھی سے یہ درخواست کیون کی؟"

گرنشیم "زمانے کی حالت دیکھو اگر کوئی شخص صورت و قعات نہ سمجھ جائے تو بڑا بیوقوف ہے۔ اِس بات کو ہر شخص سمجھ رہا ہے کہ اسکاٹلینڈ کی مختلف جماعتون مین

عنقریب جھگڑا ہونے والا ہے۔ مین اور میرے لائق دوست ماسٹر ڈلونانٹ دونون اس نتیجے کو پہونچے ہین کہ جدید نابت اور آرل گلن گائل کے دوست عنقریب ایک دوسرے کے مقابل ہتھیار اٹھانے پر آمادہ ہوجائین گے اس حالت مین ہم بھی اپنی تلوار دون سے کام لینے پر آمادہ ہوے۔ سبب یہ ہے کہ ہم اپنی خدمتین اُسی جانب پیش کرتے ہین جس گروہ سے ہمارے دلون کو ہمدردی ہے کیونکہ ہمارے خیال مین یہی جماعت زیادہ فیاض ہے اور قوم کو عظیم الشان فائدہ پہونچانے کے لیے بھی زیادہ مناسب ہوگی۔ اسی وجہ سے ہم آپ کی خدمت مین حاضر ہوئے ہین"۔

لارڈ ڈنبار: "لیکن آپ پہلے ارل گلن گائل کے پاس کیون نہین گئے؟ یہ تو آپ جانتے ہین کہ وہی اس جماعت کے سردار ہین"

گرسٹیم: "حضور ہم تو اسی خیال سے آپ کے پاس آئے ہین۔ ہم جانتے ہین کہ ارل گلن گائل کی حالت آج کل بہت نازک ہو رہی ہے۔ اور وہ ہر کام مین پھونک پھونک کر قدم رکھتے ہون گے۔ کیونکہ دشمن اُن کے ہر خفیف معاملے کو بھی بدگمانی کی نظر سے دیکھ رہے ہین لہذا میری اور میرے لائق دوست ماسٹر ڈلونانٹ دونون کی یہ رائے قرار پائی کہ سب سے پہلے ہم آپ کی خدمت مین حاضر ہون۔ کیونکہ ہم نے سنا ہے آپ آرل گلن گائل کے پکے دوست ہین۔ اور اگر آپ یہ چاہتے ہون کہ ہم براہ راست ارل کے پاس چلے جائین تو ہمین اس مین بھی کوئی عذر نہین۔ ہم فوراً قصر گلن گائل کی طرف روانہ ہوجائین گے۔ جس کی نسبت ہم نے سنا ہے کہ یہان سے فقط چند میل کے فاصلے پر واقع ہے"۔

لارڈ ڈنبار: "آپ کی باتون سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نہایت صاف طبیعت کے لوگ ہین۔ غالباً آپ کے پاس کچھ ایسی تحریرین بھی ضرور ہون گی جن سے آپ کے حالات کی تصدیق ہو سکے"۔

گرسٹیم: "بیشک موجود ہین۔ اچھا ہوا کہ ہم نے اپنی حیثیت کو کچھ زیادہ بڑھا چڑھا کے نہین بیان کیا تھا۔ اس وقت تک تو ہمارے خیال مین تھا کہ ہماری ظاہری شکل وصورت ہی ہماری شرافت کا ثبوت دینے کے لیے کافی ہے۔ مگر غنیمت ہوا کہ اُن لوگون کے مطمئن کرنے کے لیے جنھین فقط شکل شباہت دیکھ لینا کافی نہ

گفتگو سے اطمینان نہین ہوتا ہم نے چند تحریرین بھی اپنے پاس رکھ لی تھین“
یہ کہہ کے گرنشیم نے وہ خطوط لارڈ ڈنبار کے ہاتھ مین دیے جو اُس نے قصر النڈیل مین تیار کیے تھے۔ یہ خطوط شاہ انگلستان ہنری ہشتم کے دربار کے چند نہایت معزز اور نامور لوگون کی جانب سے بنائے گئے تھے۔ لارد ڈنبار نے اُن خطون کو سرسری نظر سے دیکھا۔ اور سمجھ گئے کہ اُن مین اُن لوگون کے چال چلن اُن کی شرافت اور بہادری کی نسبت بخوبی اطمینان دلایا گیا ہے۔ بہرحال خطون کو ہاتھ سے رکھ کے لارڈ ڈنبار نے کہا ”خیر اب مین سمجھتا ہون کہ ہم ایک دوسرے کے مذاق سے واقف ہو جائین گے۔ میرا خیال ہے کہ اگر واقعی لڑائی شروع ہو گئی تو ہماری جماعت کے لیے تجربہ کار اور ہوشیار افسرون کی ضرورت ہو گی جو باقاعدہ طریقے پر فوج کو لڑا سکین۔ لہذا اگر واقعی کوئی ضرورت پیش آگئی تو مین ——“
گرنشیم ”جو کچھ آپ نے فرمایا اُس کو مین اور ماسٹر ڈیونانٹ دونون بخوبی انجام دے سکتے ہین۔ ماسوا اس کے ہم آپ کو یہ بھی اطمینان دلاتے ہین کہ لڑائی کے وقت ہماری تلوارین آپ کی اصلی خدمت انجام دین گی۔ نوجوان کو جنگی تعلیم دینا اُس کے متعلق مین یہ عرض کرنا چاہتا ہون کہ آپ اپنے ایک سو ہائی لینڈ کے جوانون کو چند روز کے لیے میرے سپرد کرین اُن کو مین اگر آپ کی اس چھوٹی سی فوج کے لیے ایک مکمل نمونہ نہ بنا دون تو کہیے گا کہ مین نہایت ہی دغاباز اور بدمعاش شخص تھا“
لارڈ ڈنبار ”آپ کی اس خدمت کو مین بڑی خوشی کے ساتھ قبول کرتا ہون خیر اب آپ ناشتہ کر لین۔ اس کے بعد مین خود آپ کو لے کے چلون گا۔ اور اِس علاقے کے خاص خاص مقامات آپ کو دکھا دون گا تاکہ آپ کی جو جنگی مہارت ان خطوط سے ثابت ہوتی ہے اُس سے فائدہ اُٹھایا جا سکے“
اس کے بعد لارڈ ڈنبار نے اپنے خدمتگارون کو بلایا۔ اُن مین سے ایک گرنشیم اور ڈیونانٹ کو دوسرے کمرے مین لے گیا جہان پرتکلف کھانا میز پر اُن کے سامنے چنا گیا اور انھون نے بھی ہتھے مار نے مین کسی قسم کی کمی نہین کی۔ گھنٹہ بھر کے بعد اُنھین اطلاع دی گئی کہ لارڈ صاحب

آپ کے ہمراہ چلنے کے لیے تیار ہین۔ لہذا وہ قصر کے باہر صحن مین آئے اور دیکھا کہ نئے گھوڑے تیار کھڑے ہین۔ اور لارڈ ڈنبار اور اُن کے ہمراہیون کے لیے بھی خوبصورت گھوڑے علیحدہ کسے کھڑے ہین۔ جیسے ہی یہ دونون وہان پہونچے لارڈ ڈنبار بھی اپنے ہمراہیون کے ساتھ قصر سے نکلے۔ بہرحال سب گھوڑون پر سوار ہوئے اور پھاٹک کے باہر نکلے۔

گرنتیم لارڈ ڈنبار کے داہنے جانب تھا اور ڈیونانٹ بائین جانب۔ چار خدمتگار بیس قدم کے فاصلے پر اُن کے پیچھے تھے۔ راستے بھر لارڈ صاحب اپنے دونون دوستون سے نہایت اطمینان کی باتین کرتے رہے۔ انگریزی دربار کے متعلق اُنھون نے بہت سے سوال کیے۔ اور اُن لوگون کے پُرمذاق طرز گفتگو سے بہت خوش ہوئے۔ جگہ جگہ پر وہ بتاتے جاتے کہ یہ اِس علاقے مین کیسا مقام ہے۔ یہ ایک گھاٹی ہے جس مین دشمنون کو دھوکہ دے کے لایا جا سکتا ہے۔ یہ ایک جنگل ہے جہان ایک کمین گاہ مقرر کیجا سکتی ہے۔ اور یہ تنگ راستہ پہاڑون مین سے ہو کے قصر گلن گال کو گیا ہے۔ اس پہاڑی پر سے ڈنبار کا سارا علاقہ نظر آتا ہے۔ اور رعایا کو جمع کرنے کے لیے اُس کی چوٹی پر آگ جلائی جاتی ہے مختصر یہ کہ لارڈ ڈنبار نے اِن دونون انگریزون کو اپنے علاقے کا ہر دلچسپ منظر اور ہر ایک جنگی اہمیت رکھنے والی جگہ دکھادی۔

راستے مین وہ اپنی رعایا مین سے ایک شخص کے مکان مین تھوڑی دیر کے لیے ٹھہر گئے۔ یہان اُنھون نے کھانا کھایا۔ اور گھوڑون کو بھی دانہ چارہ دے دیا گیا جس کے بعد یہ مختصر جماعت آگے روانہ ہوئی۔ اور اب وہ ایک گھاٹی مین ہو کے نالے کے کنارے کنارے چلے۔ یہ راستہ اُس مقام کو گیا تھا جہان لارڈ ڈنبار کی فوجین جمع تھین اور جس کا حال ہم کسی پہلے باب مین بیان کر چکے ہین۔ جیسے ہی بگل کے ذریعے سے لارڈ صاحب کے آنے کی خبر دی گئی غارون اور کھوہون مین سے ہائی لینڈ کے بہادر سپاہی نکل پڑے۔ ڈرانٹ جس کا مکان چند میل کی مسافت پر اسی نالے کے کنارے واقع تھا۔ اتفاقاً وہ بھی اِس وقت یہان موجود تھا۔ لارڈ ڈنبار کو اس پر

بہت ہمدرد ہے تھا اور اُس کو وہ بہت چاہتے تھے۔ لہذا اُنھون نے گرنتیم اور ڈیوٹانیٹ کو اُس سے ملایا۔

لارڈ ڈنبار۔ "میرے دوست ڈرماٹ یہ دو معزز انگریز ہین۔ اور ہمارے بہادر سپاہیون کو یہ قواعد سکھائین گے۔ جس کا جاننا اب نہایت ضروری ہو گیا ہے تاکہ یہ لوگ میدان جنگ مین اپنی قوت سے بخوبی کام لے سکین۔"

گرنتیم۔ "بیشک مجھے بڑی خوشی ہوگی کہ ان بہادر سپاہیون کو انگریزی طرز پر جنگی تعلیم دی جائے۔"

ڈرماٹ۔ "لیکن حضور۔ اسکاٹلینڈ کی ضرورتون کے مطابق تو ہمارے یہ سپاہی فن جنگ کو بخوبی جانتے ہین۔"

ڈرماٹ ان انگریزون کو دیکھ رہا تھا۔ مگر خود بخود اُس کے دل مین اُن کی طرف سے نفرت پیدا ہو گئی۔ حالانکہ خود اُس کو بھی اس نفرت کی کوئی خاص وجہ سمجھ مین نہ آتی تھی۔ لیکن ان کی وضع قطع اور حلیے مین کوئی نہ کوئی بات ایسی ضرور تھی جس سے اُس کا دل اُن سے نفرت کرنے لگا۔

لارڈ ڈنبار نے خیال کیا کہ ڈرماٹ گرنتیم اور ڈیوٹانٹ سے محض اس وجہ سے ناراض ہو کہ یہ دونون انگریز ہین۔ لہذا انھون نے کہا "خیر اب اس وقت اس معاملے مین زیادہ بحث کرنے کی ضرورت نہین۔ یہ دونون نہایت شریف لوگ ہین اور ہمارے لائق دوست ہین اس لیے کہ ہمارے ساتھ ہمدردی کر رہے ہین۔ لہذا ڈرماٹ اُن کے ساتھ ویسا ہی سلوک کرو جیسا کہ کرنا چاہیے ممکن ہے کہ ان کا مشورہ ہمارے لیے سودمند ہو۔ اور یہ بات تو یقینی ہے کہ یہ اپنی تلوارون سے بہادری ادا کرین گے۔"

ڈرماٹ۔ "حضور کا ایک ادنی اشارہ خادمون کے لیے حکم ہے۔ لہذا مین آپ کے ارشاد کے مطابق عمل کرونگا۔"

لارڈ ڈنبار۔ "اچھا اب مین رخصت ہوتا ہون۔ لیکن اگر ان دونون مین سے کوئی تمھارے پاس میرا پیام لائے تو بلا انتظار اُس کے فوراً اُس حکم کی پوری طرح تعمیل کرنا۔"

یہ کہہ کے لارڈ ڈنبار نے گھوڑے کی باگ موڑی - اور تیزی کے ساتھ واپس روانہ ہو گئے - اور گرنستم ڈیونانٹ اور چارون خدمتگار اُسی طرح ساتھ تھے -

جب وہ قصر ڈنبار مین پہونچے تو شام ہو چکی تھی کیونکہ یہ گھاٹی قصر سے بیس میل کے فاصلے پر تھی - گھاٹی کی طرف جاتے وقت وہ آہستہ آہستہ گئے تھے اور ایک نہایت پیچدار راستے سے ہو کے گزرے تھے - کیونکہ لارڈ صاحب ان انگریزون کو بعض اہم مقامات دکھا دینا چاہتے تھے جس مین کئی گھنٹے زائد صرف ہو گئے چنانچہ جب وہ قصر ڈنبار کے پھاٹک پر پہونچے تو بالکل شام ہو چکی تھی -

یہان ایک قاصد لارڈ صاحب کا انتظار کر رہا تھا - اور جیسے ہی وہ صحن مین پہونچے مندرجۂ ذیل خط اُن کے ہاتھ مین دیا گیا -

از قصر گلن گائل - وقت دوپہر

میرے شریف دوست

مجھے ابھی ابھی یہ خبر ملی ہے کہ انند ڈیل اور میٹ آلپین کی متحدہ فوجین داخل ہو گئی ہین - اور وہ ہماری طرف آرہے ہین - اگرچہ اُنھون نے اِس نقل و حرکت کا اصلی سبب کسی پر ظاہر نہین ہونے دیا - لیکن یہ بات یقین کے درجے کو پہونچ گئی ہے کہ وہ میرے مقابلے کو آرہے ہین - یہان سے پچیس میل کے فاصلے پر ایک قصبہ ہے اور وہان کا سرائے والا میرا خیر خواہ ہے - اُس نے فورًا اپنے بیٹے کو دوڑا کے مجھے اس کی اطلاع دی ہے - لہٰذا خطرے کا وقت قریب آگیا - انند ڈیل اور میک آلپین کی متحدہ فوج کے سپاہیون کی تعداد تین ہزار ہے - اُن کے مقابلے مین گلن گائل اور ڈنبار کی متحدہ جماعت مشکل سے دو ہزار ہو گی - تاہم مقابلہ کرنا ضروری ہے کیونکہ مین محصور ہو کے بیٹھنے کی پوری تیاریان نہین کر سکا ہون - ماسوا اس کے اگر مین قصر کے پھاٹک بند کر کے دشمنون مین محصور ہو کے بیٹھ رہا تو سارے اسکاٹ لینڈ مین میری کمزوری ظاہر ہو جائے گی - جس کو مین نہین پسند کرتا - الغرض ہمین فوری طور پر لڑنے کے لیے آمادہ ہو جانا چاہیے - اگر آپ اپنا کوئی معتبر اور قابل اطمینان آدمی میرے پاس بھیج دین تو بہت اچھا ہو - تاکہ مین اُسی کی معرفت آپ کو اپنی

تجویزون سے آگاہ کر دون - موجودہ حالات کے لحاظ سے یہ مناسب ہوگا
کہ ہمارے آپ کے درمیان مین خط و کتابت بہت کم ہو - لہذا بلا تامل اپنے
کسی معتبر شخص کو جس پر آپ کو پورا اطمینان ہو میرے پاس بھیجدین -

آپ کا وفادار دوست - گلن گائل -

بخدمت معزز اور شریف لارڈ ڈنبار - جلدی کیجیے تاکہ وہ تحفے جو مین آپکے
پاس بھیجنا چاہتا ہون - روانہ کر سکون "

لارڈ ڈنبار نے فوراً اپنے اعلیٰ درجے کے ملازمون کو قصر کے بڑے کمرے
مین جمع کیا - اور اُنھین گلن گائل کا خط پڑھ کے سُنایا - گرنتیم اور ڈیونانٹ بھی وہان
موجود تھے - اُنھون نے اِس موقع پر یہ بھی نہ کیا کہ ایک دوسرے کی طرف معنی
خیز نظرون سے دیکھا ہو - ممکن ہے کہ اُن کے باغیانہ ارادے کسی پر کھل جائین - مگر
اِس بات کا اُنھین یقین ہو گیا کہ اب اپنے مقصد مین کامیابی حاصل کرنے کا وقت
قریب آگیا ہے -

لارڈ ڈنبار نے سب لوگون کی طرف متوجہ ہو کے کہا " دوستو یقیناً
اب کام کرنے کا وقت آگیا ہے - مین نے شریف گلن گائل سے ایک معاہدہ کر لیا
تھا جس کی رو سے ضرور ہے کہ اُن کی ضرورت کو مین اپنی ہی ضرورت سمجھون اور
دشمنون کے مقابلے مین اُن کی مدد کرون - عام اس سے کہ وہ دشمن کوئی ہو اور
کسی غرض سے آیا ہو - ہمین فوری کارروائی کرنی چاہیے - ماسٹر گرنتیم آپ مجھے نہایت
ہوشیار معتبر اور محتاط آدمی معلوم ہوتے ہین - لہذا آپ اسی وقت گھوڑے پر
سوار ہو کے قصر گلن گائل مین چلے جائین - اور دیکھین کہ شریف ارل کیا چاہتے
ہین - اِس بات کے ثبوت کے لیے کہ مین آپ کو اپنی طرف سے بھیج رہا ہون - آپ میری
مُہر کی انگوٹھی لیے جائین - اس کے علاوہ ارل کا قاصد جو یہ خط لایا ہے وہ بھی
آپ کے ساتھ واپس جائے گا "

گرنتیم - (دل مین خوش ہو کے) " مین حضور کے ہر حکم کے بجا لانے کو تیار ہون کوئی
اور حکم بھی ہے؟ اگر کوئی زبانی پیام بھی حضور اپنے شریف دوست گلن گائل کو بھیجنا
چاہتے ہین جس سے ملنے کی مجھے تمنا تھی؟ "

لارڈ ڈنبار:- ماسٹر گرتیشم تم ارل گلن گائل سے کہہ دینا کہ آپ کے خط کے جواب مین دو تین گھنٹون کی جو دیر ہوئی اِس کی وجہ یہ تھی کہ ہم اپنے علاقے کا دورہ کر رہے تھے اور جیسے ہی قصر مین واپس آئے جواب دیا۔ اِس کے علاوہ مجھ کو نہ تمھین کوئی حکم دینا ہے اور نہ کوئی پیام بھیجنا ہے۔ کیونکہ لائق گرتیشم یہ بات تو آرل گلن گائل سے تم خود کہہ دوگے کہ مین دل و جان سے اُن کا طرفدار ہون“

گرتیشم سلام کر کے رخصت ہوا اور روانہ ہو گیا۔

گرتیشم کے جانے کے بعد جیسے ہی کمرے کا دروازہ بند ہو گیا لارڈ ڈنبار نے کہا ”اب ماسٹر ڈیونانٹ آپ دیکھ رہے ہین کہ دفعتہً ایسے واقعات پیش آ گئے ہین کہ مین نے آپ کی اور آپ کے ہمراہی کی خدمتون سے کام لینا شروع کیا ہے۔ ایک خدمت مین نے ماسٹر گرتیشم کے سپرد کری۔ اب دوسری ضرورت درپیش ہے“

ڈیونانٹ:- (وفاداری کے لہجے مین) ”حضور جس کام کا حکم دین گے اُس کی فوراً تعمیل کی جائے گی“

ڈنبار:- اچھا تو فوراً ایک گھوڑا تیار کرا کے آپ اُس پر سوار ہون۔ ایک رہبر آپ کے ساتھ جائے گا۔ اور اُس گھاٹی مین پہونچا دے گا جہان ابھی ابھی آپ میرے ساتھ گئے تھے۔ وہان میری فوج جمع ہے۔ اُس کو مشعل کی روشنی مین آپ قواعد سکھائین۔ اور اُنھین بتا دین کہ وقت قریب آ گیا کہ اُن کی تلوارین دشمنون کی تلوارون سے لڑین۔ لہذا اُنھین تیار رہنا چاہیے۔ تاکہ اطلاع ملتے ہی چل کھڑے ہون۔ جب آپ کے دوست گرتیشم قصر گلن گائل سے واپس آ جائین گے مین آپ کے پاس مزید احکام بھیجون گا۔ بہت ممکن ہے کہ آپ کے وہ دوست ہی اُن احکام کو لے کے آپ کے پاس آئین“

ڈیونانٹ تعظیماً جھکا۔ اور مختصر الفاظ مین لارڈ ڈنبار کی قدر دانی کا شکریہ ادا کیا۔ اور اس کے بعد ہی ایک رہبر کو ہمراہ لے کے اُس گھاٹی کی طرف روانہ ہو گیا۔ جہان اُس کا فرض ہے کہ جاتے ہی وہان کی فوجون کو انگریزی اصول جنگ کی تعلیم دینا شروع کر دے۔ اور تمام اپنے ماتحت تمام سپاہیون کے تیار رہے کہ حکم ہوتے ہی جوش و خروش کے ساتھ ہی میدان جنگ کی طرف کوچ کر دے۔

اسی وان باب

دغا بازی

اب ہم مع اپنے ناظرین کے گرنیتم کے ساتھ قصر گلن گائل مین چلتے ہین

گرنیتم اِس قصر مین ایک گھنٹے مین پہونچ گیا - کیونکہ آرل کا قاصد جو وہ خط لایا تھا اُسے قریب کے راستے سے لے گیا -

قصر گلن گائل مین اس وقت بڑا جوش تھا - بیشمار مشعلین روشن تھین جن کی وجہ سے سارے قصر مین ایک آگ سی لگی ہوئی تھی - قصر کے سب سے اونچے برج پر آگ بھی روشن تھی - اور یہ گلن گائل کی رعایا کے لیے اِس بات کا اشارہ تھا کہ اپنے آقا کے جھنڈے کے نیچے لڑنے کے لیے فوراً حاضر ہو جائین -

قصر مین اِس وقت بہت تیز روشنی تھی اور ہر برج دمدمہ و فصیل اس روشنی مین صاف نظر آرہا تھا - جیسی اِس قصر کے اندر روشنی تھی ویسی ہی اُس کے باہر تاریکی پھیلی ہوئی تھی - گرنیتم قاصد کے ہمراہ قصر کے صحن مین پہونچا تو اُس نے دیکھا کہ گلن گائل کے جنگجو بہادر جنگی تیاریون مین مصروف ہین - بعض شمار کرنے والے محرر کے پاس اپنا نام لکھوا رہے ہین - بعض اسلحہ کی مشق کر رہے ہین بعض اپنی تلوارون پر باڑھ رکھ رہے ہین - اور بعض اپنی زرہون کو صاف کر رہے ہین - سب کے چہرون سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ گو وہ ایک خطرناک کام کے لیے بلائے گئے ہین مگر ہر شخص خوش اور مطمئن ہے - جس کی وجہ یہ تھی کہ سب لوگ اپنے شریف آقا کے ساتھ بے انتہا محبت رکھتے تھے - اور چاہتے تھے کہ اُس کی طرفداری مین اپنے اسلحہ سے کام لینے مین کوتاہی نہ کرین - اُنھین چست و چالاک لوگون مین آرل گلن گائل اور لارڈ ملکم بھی تھے - آرل کے جسم پر ایک چھوٹی سی زرہ تھی اُن کے سر پر ایک خود تھا - جس کے اوپر ایک چھوٹا سا ہلکا تاج تھا - پیرون مین بھدا اور مضبوط جوتا تھا - خود کے اوپر سفید پرون کی ایک کلغی تھی - پہلو مین ایک لمبی تلوار لٹک رہی تھی - اور ہاتھ مین زبردست تبر تھا - لیکن لارڈ ملکم پوری طرح زرہ بکتر سے آراستہ تھے اُن کے سر پر خود تھا جو چہرے کو بھی چھپائے

تھا - آہنی دستانے - چار آئینہ - غرضکہ ایک پورا فولادی جوڑا اُن کے جسم پہ سجا ہوا تھا - جس مین سنہرا کام بنا تھا - اور آئینے کی طرح چمک رہا تھا -

لیکن لیڈی آوی لینا کہان تھی - یہ نہ تھا کہ وہ اپنے کمرے مین بیٹھی گھبراتی اور خوف سے کانپتی ہو - بلکہ وہ بھی اِن لوگون مین جو تیاری مین مصروف تھے موجود تھی - خادمہ اُرسولا اور چند اور خادمائین اُس کے ساتھ تھین - اور وہ اپنے باپ کی رعایا کو جوش دلاتی اور اُنھین عنایت و مرحمت کے رومال تقسیم کرتی پھرتی تھی - اُس کے گال اِس گھڑی جوش کی وجہ سے چمک رہے تھے - اُس کے سر پہ سہرے اور ہوتی نہ تھے - بلکہ ایک سادہ رومال لپٹا ہوا تھا - جس مین ایک عقاب کا پر لگا تھا - اُس کے جسم پہ بجائے ریشم اور مخمل کے کپڑون کے خاص اُس وضع کی چادر تھی جو اُس کے باپ کی رعایا کا بانا سمجھی جاتی تھی - یعنی ایک سرخ چادر جس مین نیلی اور سبز دھاریان بنی تھین - اُس کے کاندھے پر پڑی تھی - ایک چھوٹا سا خوش نما خنجر سبز ریشمی ڈوری مین بندھا ہوا نازک پتلی کمر مین لٹک رہا تھا - غرض اُس کی وضع و انداز سے صاف نمایان تھا کہ ایک ہائی لینڈ کے سردار کی بیٹی ہے -

اِس مختصر بیان سے ہمارے ناظرین کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ جب گریشم قاصد کے ہمراہ قصر گلن گائل مین داخل ہوا ہے تو اُس کی نظرون کے سامنے کیسا منظر پیش ہو گیا - شریف گلن گائل کو جیسے ہی معلوم ہوا کہ ایک خاص قاصد لارڈ ڈنبار کے پاس سے آیا ہے تو وہ لارڈ ملکم اپنے کئی سردارون اور معزز نوکرون کو لے کے بڑے کمرے مین چلے گئے تاکہ وہین اُس سے ملاقات کرین -

گریشم جیسے ہی ارل گلن گائل کے سامنے آیا اپنا نام بتایا ! اور وہ مُہر کی انگوٹھی پیش کی - پھر وہ زبانی پیغام جو لارڈ ڈنبار نے دیا تھا عرض کیا - اُس کے بعد کہا حضور جو کچھ فرمائین گے اُس کو مین اپنے شریف امربی لارڈ ڈنبار کی خدمت مین جاتے ہی عرض کر دون گا "

ارل " میرے شریف دوست لارڈ ڈنبار کے قاصد مین تمھارا خیر مقدم ادا کرتا ہون - اور مین تم سے اُسی اطمینان کے ساتھ صفائی سے باتین کرون گا کہ گویا

تمھارے معزز مربی سے دو بدو گفتگو ہو رہی ہے۔ ماسٹر گریشیم میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ میں نے چند جاسوسوں کو دشمن کی نقل و حرکت دریافت کرنے کے لیے بھیجا تھا۔ ابھی آدھا گھنٹہ ہوا کہ وہ واپس آئے۔ اور اُن سے مجھے معلوم ہوا کہ آلنڈیل اور ریک آلپین کی فوجیں رات بسر کرنے کے لیے یہاں سے تین میل کے فاصلے پر ایک مقام میں ٹھہر گئی ہیں۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اُن کا ارادہ کل میرے قصر پر حملہ کرنے کا ہے۔ لیکن میں ابھی اُسی رائے پر قائم ہوں جو میں نے آج دوپہر کو اپنے دوست لارڈ ڈنبار کو خط کے ذریعے سے لکھ بھیجی تھی۔ میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ قلعے کے باہر نکل کے دشمنوں سے مقابلہ کروں۔ لہٰذا ماسٹر گریشیم میں آج رات کو بہت سویرے اپنی فوج کو لے کے آلنڈیل اور ریک آلپین کے مقابلے کو اپنے قصر سے روانہ ہو جاؤں گا۔ اور جس وقت مشرقی پہاڑیوں سے آفتاب کی کرنیں نمودار ہوں گی گلن گائل اور اُن کے خونخوار دشمن ایک دوسرے کے سامنے ہوں گے۔"

یہ کہہ کے ارل گلن گائل ایک میز کے قریب آئے جس پر قلم دوات اور کاغذ رکھے ہوئے تھے۔ اُنھوں نے جلدی سے ایک نقشہ بنایا اور بتایا کہ دیکھو میں اس طریقے پر لڑنا چاہتا ہوں۔"

ارل گلن گائل ۔ ماسٹر گریشیم۔ اس نقشے کو آپ غور سے دیکھیں اور میرا مطلب بخوبی سمجھ لیں۔ (نقشے میں بتا کے) یہ قصر گلن گائل ہے۔ یہ قصر ڈنبار ہے۔ اور اس کے آگے بیس میل کے فاصلے پر وہ گھاٹی ہے جہاں لارڈ ڈنبار کی فوج جمع ہے۔ اور دیکھیے یہ وہ مقام ہے جہاں آلنڈیل اور ریک آلپین کی متحدہ فوجیں پڑی ہوئی ہیں۔ میں صبح سے کچھ پہلے اپنے قصر سے نکلوں گا۔ دشمن کی طرف بڑھوں گا اور سامنے کی جانب سے حملہ کر دوں گا۔ لیکن اسی وقت اس بات کی ضرورت ہے کہ ڈنبار کی فوجیں دشمنوں کی پشت کی جانب سے حملہ آور ہوں۔ لہٰذا اس مقصد کے حاصل کرنے کے لیے میری اور ڈنبار کی فوجیں صبح ہونے سے چار گھنٹہ قبل اُس گھاٹی سے روانہ ہو جائیں۔

اُن راستون سے جن کو مین اس کاغذ پر بنائے دیتا ہون اور جو ڈنبار کے لوگون کو بخوبی معلوم ہین وہ کئی طرف سے نمودار ہو کے دفعۃً دشمن پر اُس کی پشت کی جانب سے حملہ آور ہو سکتے ہین جس سے دشمنون مین پریشانی پیدا ہو جائے گی۔"

لارڈ ملکم "ابا جان کی یہ تجویز بے شک عمدہ اور قابل تعریف ہے۔ اگر اس پر پوری طرح عمل ہو گیا۔ اور وقت کی بھی پابندی ہو گئی تو اس مین ذرا بھی شک نہین کہ انگلینڈ اور بنیک آلبین کی متحدہ فوجون کو شکست ہو جائے گی حقیقت یہ ہے کہ ہم چاہتے ہین کہ باوجود فوجون کے کم ہونے کے دشمن پر غلبہ حاصل کر لین۔"

گرٹشیم "مین اس تجویز کو بخوبی سمجھ گیا۔ اور اب مین خود اُسے بنا لون گا۔ یہ کہہ کے اُس نے ایک کاغذ کا ٹکڑا لیا اور اُس پر ارل گلن گائل کے بتائے ہوے نقشے کی پوری پوری نقل بنا دی اور کہا "اس سے آپ سمجھ سکتے ہین کہ یہ تجویز میرے ذہن نشین ہو گئی ہے۔" چونکہ حملہ نامہ دیا پیام آپ مین اور لارڈ ڈنبار مین فقط زبانی ہو گا اور کاغذ پر نہین لکھا جا سکتا کہ مبادا دشمن کے ہاتھ مین پڑ جائے لہذا ضرورت ہے کہ مین اس تجویز کو پوری طرح سمجھ کے ذہن نشین کر لون۔"

گلن گائل "بیشک میرے دوست لارڈ ڈنبار نے بڑا ہوشیار اور عقلمند قاصد میرے پاس بھیجا۔" یہ کہہ کے ارل نے ایک قیمتی انگوٹھی اپنی انگلی سے اُتار کے گرٹشیم کو دی اور کہا "لو اسے میری دوستی کی یادگار مین پہن لو۔ اگر کل کی لڑائی کا انجام ہمارے مقصد کے مطابق ہوا تو اسی کو اسکا صلہ تصور کرنا۔"

گرٹشیم نے مناسب الفاظ مین شکریہ ادا کیا اور دھوکہ دینے اور ارل کے دل مین اپنی طرف سے اطمینان پیدا کرنے کے لیے لڑائی کے متعلق چند تجویزین پیش کین۔ اور کہا "میرے خیال مین قصر ڈنبار مین تقریبًا دو سو جنگ بہادر ہون گے۔ ان کے علاوہ لوگ جو گھاٹی مین جمع ہوئے ہین اُن کی تعداد سات یا آٹھ سو ہو گی ——"

ارل گلن گائل "ہان سب ملا کے ایک ہزار ہو جائین گے۔ اور تقریبًا اتنی ہی تعداد سے مین صبح کو اس قصر سے نکلون گا۔ یہ سمجھنا چاہیے کہ تین ہزار دشمنون

کے مقابلے مین ہماری جانب سے فقط دو ہزار ہون گے۔ لیکن مجھے اِس حکمت عملی کی وجہ سے اپنی کامیابی مین کسی قسم کا شک نہین ہے۔ بشرطیکہ یہ کارروائی بن پڑے۔ اور نہایت قابلیت اور پابندی وقت کے ساتھ اس پر عمل ہو جائے"

گرنیشم "لیکن مین یہ دریافت کرنا چاہتا ہون کہ خود لارڈ ڈنبار اپنے دو سو بہادرون کے ساتھ آکے آپ کی فوج مین شامل ہو جائین یا اُسی فوج کے ساتھ رہین جو گھاٹی مین پڑی ہوئی ہے؟"

گلن گائل "(کسی قدر غور کے بعد) "آپ کے بیان سے معلوم ہوا کہ گھاٹی مین تقریباً آٹھ سو سپاہی ہین۔ جن مین سوار بھی ہین۔ تو میرے خیال مین دشمن کی پشت پر حملہ کرنے کے لیے یہ تعداد بخوبی کافی ہے۔ بخلاف اس کے میری فوج جو سامنے سے مقابلہ کرے گی بہت کمزور ہے۔ اور یہ کمزوری اُس حالت مین اور زیادہ پریشان کن ہو جائے گی اگر خدانخواستہ گھاٹی والی فوج کے پہونچنے مین ذرا بھی تاخیر ہو گئی۔ ماسٹر گرنیشم آپ ہی غور کرین کہ اگر ان لوگون کے آنے مین کچھ دیر ہو گئی تو میرے ایک ہزار سپاہیون کی مختصر فوج کو تین ہزار بہادرون کی قوت روکنا پڑے گی۔ اگرچہ مجھے اپنی وفادار رعایا پر کامل اطمینان ہے۔ لیکن تین آدمیون کے مقابلے مین ایک کی مناسبت کہان تک قابل برداشت ہو سکتی ہے؟ بہر تقدیر میرے نزدیک مناسب یہ ہو گا کہ لارڈ ڈنبار اپنے دو سو بہادرون کے ساتھ میری فوج مین آکے شریک ہو جائین۔ اِس حالت مین اگر گھاٹی والی فوج کو آنے مین دیر ہو گئی تو بھی ہم دشمنون کو لڑائی مین مصروف رکھ سکین گے یہان تک کہ گھاٹی والی فوج میدان جنگ مین پہونچ کے اور دشمن کی پشت پر حملے کر کے اُنھین منتشر کر دے۔

گرنیشم "تو حضور اب سب معاملات طے ہو گئے۔ میرے شریف آقا اور مربی لارڈ ڈنبار علی الصباح اپنے دو سو بہادرون کے ساتھ آکے آپ کی فوج مین شریک ہو جائین گے۔ اور مجھے شک نہین کہ گھاٹی کی فوج کی سرداری میرے ایک دوست ڈنو نانٹا کے سپرد ہو گی۔ تاکہ ہم آلنڈیل اور ہیتک آلبین کی متحدہ فوج پر پشت کی جانب سے حملہ آور ہون"

اب جلسہ ختم ہوا۔ اور ایک بڑی چاندی کی کشتی مین شراب کی بوتلین اور جام لا کے میز پہ رکھ دیے گئے۔ ناظرین بخوبی اندازہ کر سکتے ہین کہ آرل کو ماسٹر گرتیم سے زیادہ اصرار کرنے کی ضرورت نہین ہوئی۔ اُس نے پیہم کئی جام لبالب بھر کے حلق مین اُنڈیل لیے۔ اس کے بعد اُس نے گلن گائل اور اُن کے دوستون کی کامیابی کا جام پیا۔ اور قصر ڈنبار کو واپس جانے کا ارادہ ظاہر کیا۔ ارل نے چاہا کہ چند لوگون کو حفاظت کے لیے اُس کے ساتھ کر دین۔ لیکن گرتیم نے اپنی تلوار اپنے ہاتھ مین لے کے دکھائی اور کہا میری سب سے بڑی محافظ یہ ہے۔ رہبر کی بھی مجھے ضرورت نہین۔ اس لیے کہ فوجی سپاہی کے لیے کم سے کم یہ ضروری ہے کہ جس راستے سے ایک دفعہ گذرا ہو دوبارہ اس پہ بغیر رہبر کے چلا جائے۔“

یہ کہہ کر گرتیم رخصت ہوا اور اپنے گھوڑے پہ سوار ہو کے قصر گلن گائل سے تھوڑی دور تک قصر ڈنبار کی طرف جانے کے بعد وہ سڑک سے کٹ کے ایک جانب مڑا۔ اور رات کی تاریکی مین جس قدر جلد ممکن ہوا گھوڑے کو دوڑاتا ہوا وہان پہونچا جہان مارکوس آلنڈیل اور میک آلپین کی فوجین پڑی ہوئی تھین۔ ارل گلن گائل نے النڈیل کے پڑاؤ کا مقام ایسی عمدگی سے بتا دیا تھا کہ باوجود تاریکی کے وہ بہت جلد اس جگہ پہونچ گیا۔ لوگ اُسے فوراً مارکوس النڈیل کے پاس لے گئے اور اُس نے وہ تمام باتین جو قصر النڈیل سے روانہ ہونے کے بعد پیش آئی تھین کہہ سنائین۔

مارکوس النڈیل ”بیشک تمھین اپنے مقصد مین بڑی کامیابی ہوئی۔ اور مین دیکھ رہا ہون کہ تم اور ڈیو نانٹ سر زمین شن ہی نہین حاصل کرو گے۔ بلکہ سرداری کی سنہری مہمیزین بھی تمھین ملین گی۔“

گرتیم ”جی ہان اسی کے شوق مین تو ہم اتنی کوشش کر رہے ہے۔ لیکن اب مجھے ایک منٹ بھی یہان نہ ضائع کرنا چاہیے۔ آپ میرے الفاظ کو خوب ذہن نشین کر لین۔ لارڈ گلن گائل صبح کو اپنی فوج کے ساتھ قصر سے نکلین گے۔ اور اس بات کے متوقع ہون گے کہ لارڈ ڈنبار اپنے قصر کے اندر کی چھوٹی سی

جماعت کے ساتھ جا کے اُن کے شریک ہو جاہین گے"۔
مارکوس اِلنڈیل "ہان مین سمجھ گیا۔ اور اِن معاملات کو دیکھ لون گا۔لیکن یہ کام تمہارے اور ڈیونانٹ کے ذمے ہے کہ گھاٹی کی فوجین وہین رہین اور وہان سے نہ نکلنے پائین"
گرلیشم "جی ہان اس کے متعلق تو آپ اطمینان رکھین۔خیر اب مین رخصت ہوتا ہون اور کل اُس وقت آپ سے ملون گا جب آپ کے دشمن قتل ہو چکے ہون گے اور آپ کے ہاتھ مین اسیر ہون گے۔اور اُس وقت آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ مین نے اور ڈیونانٹ نے آپ کا مقصد حاصل ہونے مین اپنے اقرار کے مطابق کیسی اعلیٰ خدمت انجام دی"
یہ کہہ کے گریشم مارکوس سے رخصت ہوا۔اور تنگ و تاریک راستے مین جہان ہر جگہ نشیب و فراز تھا گھوڑے کو نہایت تیزی کے ساتھ اُڑاتا ہوا چلا تا کہ مارکوس کے پڑاؤ مین آنے کی وجہ سے جتنی دیر لگی ہے اُس کی تلافی ہو جائے۔دس بجے کے بعد وہ قصر ڈنبار کے پھاٹک پر پہونچا۔فوراً پھاٹک کھولا گیا۔اور اندر داخل ہوتے ہی وہ سیدھا لارڈ ڈنبار کے پاس پہونچا۔
لارڈ ڈنبار نے اُس کی صورت دیکھتے ہی پوچھا "ہان گریشم آ گئے؟ آپ کیا خبر لائے ہین؟ اور شریف گلن گائل نے آپ کے ذریعے سے کیا پیام بھیجا ہے؟"
گریشم "حضور ارل گلن گائل کو اس پیش آنے والی لڑائی کے متعلق کامیابی کا کامل اطمینان ہے۔جاسوسون کے ذریعے سے اُنھین بعد مین معلوم ہوا کہ اِلنڈیل اور ٹمیک آلپین کی متحدہ فوجون کی تعداد کے متعلق بہت مبالغہ کیا گیا تھا۔لہٰذا اب ہماری کامیابی مین کسی قسم کا شک و شبہہ نہین ہو سکتا۔ لیکن مین اِس تجویز کو بھی بتائے دیتا ہون جو ارل گلن گائل نے پیش کی ہے۔واقعی وہ ویسے ہی ہوشیار اور عقلمند ہین جیسے کہ بہادر ہین"۔ یہ کہہ کے گریشم نے ایک کاغذ اُٹھا لیا جس پر لارڈ ڈنبار کے سمجھانے

سکے لیے نقشہ بنایا اور کچھ ضروری باتین زبانی سمجھا دین -
لارڈ ڈنبار "مین سمجھ گیا کہ یہ کارروائی کس طریقے سے انجام پائے گی یعنی یہ کہ مین اپنی چھوٹی سی جماعت کے ساتھ جو اِس قصر مین موجود ہے علی الصباح نکلون اور قریب کے راستے سے جا کے شریف گلن کائل کی فوج مین شامل ہو جاؤن - اور تم میرے لائق دوست گرلشیم اپنے ساتھ ہی ڈیونانٹ سے فوراً جا ملو - مین اپنی اصلی فوج کی سپہ سالاری تم دونون کے سپرد کرتا ہون لہذا جس قدر جلد ممکن ہو گھاٹی مین پہونچ جاؤ - اور سپاہیون کو پیرایہ قطعی حکم ہو چکا دو کہ وہ تیار ہو کر علی الصباح تمھاری سرداری مین روانہ ہو جائین - تاکہ ہمارے دشمنون کو کامل شکست ہو اور ہمین فتح حاصل ہو سکے "
گرلشیم "جس حد تک میرا اور میرے دوست ڈیونانٹ کا تعلق ہے آپ کامل اطمینان رکھین - جہان تک ہمارے امکان مین ہے سب باتین آپ کی مرضی کے مطابق انجام پائین گے تاکہ اس مہم کی کامیابی مین کسی قسم کا شک نہ رہے - حقیقت یہ ہے کہ آپ کے شریف دوست گلن کائل سے اس مہم کے متعلق مین نے کافی بحث کر لی ہے - اور اُن کے مقصد کو ایسا سمجھ گیا ہون کہ اب ہماری ناکامی غیر ممکن ہے "
یون اطمینان دلا کے گرلشیم پھر گھوڑے پر سوار ہو کے قصر سے نکلا - ایک رہبر اس کے ساتھ تھا تاکہ رات کے اندھیرے مین گھاٹی کا راستہ بتا جائے - الغرض آدھی رات کے بعد گرلشیم اُس گھاٹی مین پہونچا اور دیکھا کہ مشعلون کی روشنی مین ڈیونانٹ فوجون کو قواعد سکھا رہا ہے - ڈیونانٹ قرب و جوار کے مختلف مقامات پر گیا ہوا تھا تاکہ سب سوارون کو جمع کر لے - گرلشیم کے پہونچنے کے بعد ہی ڈنبار کا وہ وفادار خادم بھی ایک چھوٹے سے رسالے کے ساتھ گھاٹی مین پہونچ گیا - اور جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے اس ساری فوج کی تعداد آٹھ سو تھی - یہ سب اس وقت مشعلون کی روشنی مین صفین باندھے کھڑے تھے - گرلشیم نے اُن کے سامنے کھڑے ہو کے ایک پُر جوش تقریر کی - جس مین اُس نے وفاداری ہی کی تلقین نہین کی - بلکہ یہ کہا کہ اپنے

آقا اور سردار کی طرف سے جان دیدینے مین بھی ہمین کمی نہ کرنی چاہیے۔“ سپاہیون کو اُس نے قدیم زمانے کے بہادرون کے تاریخی کارنامے یاد دلائے اور بتایا کہ ”تمھارے آباواجداد نے ڈنبار کے جھنڈے کے نیچے کیسی کیسی اہم خدمتین انجام دی ہین۔“ اِس طرح اُنھین جوش دلانے کے بعد اُس نے کہا ”مین اور میرے دوست ڈیونانٹ تمھارے سردار مقرر کیے گئے ہین تاکہ اِس لڑائی مین جو عنقریب شروع ہونے والی ہے ہم تمھین کامیابی کے ساتھ لڑا سکین۔“

اس طرح اپنے الفاظ اور لہجے سے ان وحشی بہادرون کے دلون مین اپنی جانب سے اطمینان پیدا کر کے اُس نے کہا ”تم تیار رہو۔ کل دن کو کسی وقت ہم روانہ ہو جائین گے۔ اس اثنا مین تم اپنی اپنی جگہون پر غارون مین جا کے اطمینان سے ایک گہری نیند لے لو۔“ اس حکم کی فوراً تعمیل کی گئی۔ ڈرماٹ اگرچہ اِن دونون انگریزون کی صورت سے متنفر تھا۔ لیکن لارڈ ڈنبار کے حکم کے مطابق اسے بھی حکم کی تعمیل کرنا پڑی۔ بلکہ اُس کی دلی شرافت اس نفرت پر غالب آگئی۔ لہذا اُس نے مہمان نوازی کے خیال سے اُن سے کہا کہ ”باقی رات آپ میری ہی جھونپڑی مین چل کے بسر کرین جو یہان سے فقط ایک میل کے فاصلے پر واقع ہے۔“ گرنتھم اور ڈیونانٹ نے اس تجویز کو قبول کر لیا اور ڈرماٹ کے ہمراہ نالے کی جانب چلے۔

اکاسی وان باب

سرا کے اصطبل کے دروازہ

ڈرماٹ کے کم حیثیت مگر آرام دہ جھونپڑے مین پہونچ کے گرنتھم اور ڈیونانٹ نے اُس مختصر اور سادے کھانے سے انکار نہین کیا جو میزبان نے اُن کے سامنے لا کے رکھ دیا۔

آتشدان کی آگ اور شراب کی بوتلین جھونپڑی کے اندر کے منظر کو نہایت خوشگوار بنا رہی تھین۔ ڈرماٹ نے نہایت اخلاق کے ساتھ اپنے مہمانون

سے کہا "میں جانتا ہوں کہ یہ جگہ اور یہ سادہ کھانا آپ کی حیثیت کے مطابق نہیں ہے۔ لیکن جو کچھ اس وقت حاضر ہے وہ آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں "

گرنتیم " میرے شریف دوست کسی معذرت کی ضرورت نہیں۔ ہم بے تکلف کمروں کے بھی عادی ہیں اور خیموں کے بھی۔ ہم نے اپنے زمانے میں نہایت عمدہ گائے کا گوشت بھی کھایا ہے۔ اور گھوڑے کا گوشت بھی۔ اسی طرح ہم اس بات کی بھی پروا نہیں کرتے کہ گوشت جو پُرتکلف رکابیوں میں میز پر لا کے رکھا گیا ہے اس کو چھری سے کاٹ کاٹ کے کھاتے ہیں یا کسی خیمے میں آگ کے قریب بیٹھ کے بھونتے اور تلوار سے اُس کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے نگل لیتے ہیں "

ڈیونانٹ " بیشک۔ اسی طرح ہمیں اس کی بھی پروا نہیں کہ خوش ذائقہ شراب پی رہے ہیں یا تیز قسم کی بدمزہ شراب۔ آج کی رات چونکہ غیر معمولی درجے کی سردی ہے لہذا مجھے یقین ہے کہ تمھاری یہ شراب ہمارے جسموں میں کافی گرمی پیدا کر دے گی۔ لیکن ماسٹر ڈرماٹ آؤ اور ہمارے ساتھ شراب پینے میں شریک ہو "

گرنتیم " ہاں میں بھی اپنے دوست کی اس رائے کی تائید کرتا ہوں اور عہد کرتا ہوں کہ جب تک تم شریک نہ ہو گے میں کوئی لقمہ نہ توڑوں گا۔ اور نہ شراب کا گھونٹ حلق سے اتاروں گا۔ این تم لارڈ ڈنبار کے ایک بہادر سپاہی جس پر ہمیشہ لارڈ صاحب کو کامل بھروسہ رہا ہو اور ایک خدمتگار کی طرح ہمارے سامنے کھڑے ہو۔ نہیں نہیں۔ دوست یہ کبھی نہیں ہو سکتا "

ڈیونانٹ " میں نے دیکھا تھا کہ جب لارڈ ڈنبار نے سہ پہر کو ہمیں تم سے ملایا ہے تو تمھارا چہرہ کسی قدر متغیر ہو گیا۔ اور اس وقت بھی جب کہ میرے لائق دوست ماسٹر گرنتیم نے یہ ظاہر کیا کہ لارڈ ڈنبار نے ہمیں ان فوجوں کا افسر مقرر کیا ہے تو اُس وقت بھی تمھارا چہرہ تاریک ہو گیا تھا جسے میں نے مشعل کی روشنی میں دیکھ لیا۔ لہذا ماسٹر ڈرماٹ اگر

تمھارے دل مین کوئی حسد پیدا ہوا ہو تو مین درخواست کرتا ہون کہ اُسے نکال ڈالو۔ کیونکہ یہ بات ایک بہادر جنگ جو کے لیے نہایت نازیبا ہے۔ اس کے علاوہ مین وعدہ کرتا ہون کہ مین اور آسٹر گرتھم دونون اس بات کا خیال رکھین گے کہ کوئی بات بغیر تم سے مشورہ کیے نہ کرین گے۔ چند روز مین جب تم ہماری طبیعتون سے واقف ہو جاؤ گے تو دیکھو گے کہ ہم دونون کیسے نیک اور شریف لوگ ہین۔ خیر اب آؤ ہمارے پاس بیٹھو اور شراب کے دور مین شریک ہو"

ڈرماٹ نہایت شریف ناتجربہ کار اور سیدھا آدمی تھا۔ دونون مہمانون کی لسّانی کے آگے اُس سے کچھ کہتے نہ بن پڑا اور اُس کے دل مین یہ خیال پیدا ہوا کہ "مین نے اِن لوگون پر شبہہ کرنے مین بڑی نا انصافی کی۔ واقعی یہ نہایت شریف۔ لائق اور سادہ مزاج لوگ ہین" چنانچہ وہ اُن کے قریب بیٹھ گیا اور اُن دونون نے اُسے بہلا کے اپنا طرفدار بنانے کی کوشش کی اُنھون نے دیکھ لیا تھا کہ اُس کے دل مین ہماری طرف سے کچھ نہ کچھ بدگمانی ضرور ہے۔ لہذا اندیشہ تھا کہ ایسا نہ ہو کہ یہ شبہات اُس کے دل مین زیادہ بڑھین۔ اور یہ سیدھا قصر ڈنبار مین جا کے دریافت کرے کہ سب باتین لارڈ ڈنبار کے حکم کے مطابق ہو رہی ہین یا نہیں۔ غرض دونون انگریزون نے پوری لسّانی اور خوش اخلاقی سے کام لے کے فقط اتنا ہی نہین کیا کہ اُسے اپنا طرفدار بنانے کی کوشش کرتے ہون بلکہ اُس کی بے انتہا خاطر مدارات کرنے لگے۔ وہ اِس وقت زیادہ شراب پینا نہین پسند کرتا تھا مگر اُن دونون نے بار بار اصرار کر کے اتنی پلا دی کہ اُس کو کافی نشہ ہو گیا۔ اور اُس نشہ مین وہ دل سے اُن کا فریفتہ ہو گیا۔ تھوڑی دیر مین مہمان کی راحت بخش آگ اور اُن دونون انگریزون کی چرب زبانی اور لڑائی مین نام پیدا کرنے کے خیال نے ڈرماٹ کے دل سے وہ بدگمانی کے خیالات زائل کر دیے جو اُن کی صورت دیکھ کر ابتداءً اُس کے دل مین پیدا ہو گئے تھے۔ اب وہ اپنے دل مین یہ کہہ رہا تھا کہ "میرے شریف آقا لارڈ ڈنبار بڑے

خوش قسمت ہین کہ اُنھین گرنشیم اور ڈیونانٹ کے ایسے شریف اور بہادر افسر ہاتھ آگئے"
ڈرمانٹ "تو آپ کا خیال ہے کہ کل ہم سے اور آلنڈیل اور میک آلپین سے ضرور لڑائی ہوگی؟"
گرنشیم "ہان ضرور ہوگی۔ آج ہی شام کو جب مین اس گھاٹی کی طرف آرہا تھا مجھے اس کی خبر ملی۔ اور مجھے یقین ہے کہ کل دوپہر تک ہم مین اور دشمنون مین لڑائی شروع ہوجائے گی۔ لیکن اچھے ڈرمانٹ مین تم سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہون۔ گھاٹی کا راستہ تو مجھے معلوم ہوگیا۔ لیکن یہ نہین معلوم کہ تمھاری جھونپڑی کے آگے یہ راستہ کہان گیا ہے"
ڈرمانٹ "یہ آگے بڑھ کے بڑی سڑک مین مل گیا ہے"
گرنشیم "لیکن دوست ایک بات میری سمجھ مین نہین آتی۔ باوجودیکہ تمھارا طریقۂ جنگ بہت مختلف ہے۔ لیکن پھر بھی یہ سمجھ مین نہین آتا کہ یہ فوجین اس گھاٹی مین ایسی جگہ پر کیون جمع کی گئی ہین۔ اتنا تو تم بھی سمجھتے ہوگے کہ اگر دشمن اِس علاقے مین داخل ہوگئے اور گھاٹی کے گرد پہاڑیون پر قبضہ کرلیا تو پھر یہ ساری فوج بڑی مصیبت مین مبتلا ہوجائے گی اُس کے لیے نکلنے کا کوئی راستہ نہ باقی رہے گا۔ کیونکہ نالے مین سے ہوکے گزرنا عین لڑائی کی حالت مین نہایت خطرناک ہوگا"
ڈرمانٹ "بے شک۔ آپ کا کہنا بجا ہے۔ لیکن آپ کو یہ نہین معلوم کہ یہان بہت سے غار اور سُرنگین ایسی ہین جو وار پار ہین۔ اور پہاڑیون کی دوسری جانب نکلی ہین"
گرنشیم "اخاہ! اب مین اس پُراسرار گھاٹی کو سمجھ گیا یعنی ایک مقررہ اشارہ پاتے ہی تمھارے یہ سب جنگجو بہادر سُرنگون مین سے ہوکے دوسری جانب نکل جائین گے۔ اور یہ گھاٹی ایک لمحہ کے اندر بالکل ویران اور سنسان ہوجائے گی"
ڈرمانٹ "جی ہان یہی بات ہے۔ بعض سُرنگین ان مین سے ایسی ہوشیاری

کے ساتھ بنائی گئی ہیں کہ ساری فوج اِن میں سے ہو کے پہاڑی کی دوسری جانب پہنچ سکتی ہے اور اِس سہولت سے کہ دشمن کو خبر بھی نہ ہو کہ کیا ہوا۔ ہمارے ہیان ایک شخص ہے جو اِن پہاڑی راستون اور سرنگون کو سب سے زیادہ جانتا ہے بلکہ مین کہہ سکتا ہون کہ اِس معاملے مین سارے اسکاٹ لینڈ مین اور کوئی اس کا مقابل نہین ہو سکتا۔ لیکن اس وقت وہ ہماری فوج مین موجود نہین ہے۔ اس کا نام ہارڈن ہے۔ چند روز ہوئے وہ ایک نوجوان بہادر کے ساتھ گیا ہے جس کا کچھ نہ کچھ حال آپ نے بھی ضرور سُنا ہوگا۔ بہرحال وہ لارڈ ڈنبار کی رعایا مین بہت ہردلعزیز ہے اور لارڈ ڈگلن گائل بھی اس سے بہت محبت کرتے ہین کیونکہ یہ بہادر اور شریف کنتھ ——————"

گرئیشم " آہ یہ نام تو مین سُن چکا ہون۔ یہ وہی نوجوان ہے جسے چند عجیب و غریب واقعات پیش آئے۔ کیون وہی ہے نا؟"

ڈرمانٹ " ہان ہان وہی۔ لیکن مجھے تعجب ہے کہ اب تک وہ واپس کیون نہین آیا۔ اُس نے لارڈ اَلنڈیل کی فوجون کی روانگی کا حال ضرور سُنا ہوگا۔ اور اُسے یہ بھی معلوم ہو گیا ہوگا کہ یہ فوجین کہان جا رہی ہین یقین ہے کہ وہ عنقریب آ جائے گا تاکہ اِس لڑائی مین شریک ہو سکے۔ ماسوا اِس کے ہاردِن کی بھی آج کل بہت سخت ضرورت ہے"

گرئیشم اور ڈیونانٹ نے معنی خیز نظرون سے ایک دوسری کی صورت دیکھی اور دونون کے دل مین یہ خیال پیدا ہوا کہ ہاردِن وہی ہے جسے ہم نے کنتھ کو گرفتار کرنے سے پہلے ہلاک کیا تھا۔

گرئیشم " ہان تو تم اِن سُرنگون کا حال بیان کر رہے تھے جو اِس گھاٹی سے باہر کی جانب گئی ہین؟"

اِس موقع پر ہم اپنے ناظرین کو چند واقعات بتا دینا چاہتے ہین۔ گرئیشم اور ڈیونانٹ کا اصلی مقصد یہ تھا کہ لارڈ ڈنبار کی یہ فوج ارل گلن گائل کی مدد پر نہ جا سکے تاکہ مارکوس النڈیل اور میک آلپین کو اپنے دشمنون پر کامل فتح حاصل ہو جائے لیکن اس اندیشے سے کہ کہین ہماری دغابازی کا

جال نہ کھل جائے اِس فکر مین لگے ہوے تھے کہ اپنے نکل جانے کا راستہ بھی ڈھونڈھ رکھین۔ اِسی خیال سے گرتشیم نے یہ سوال کیا تھا کہ جہان تک ممکن ہو اس گھاٹی کے خفیہ راستون سے وہ واقف ہو جائے۔ دل مین کہہ رہا تھا کہ گلن گائل اور ڈنبار کی شکست کی خبر صبح کو یہان ضرور آجائے گی۔ لہذا اُس وقت کے لیے یہ پہلے سے تیار ہو رہے تھے تاکہ اس خبر کے آتے ہی جس قدر جلد ممکن ہو نکل جا سکین۔

ڈرماٹ:۔ آپ تو دیکھ چکے ہین کہ آج تیسرے پہر کو جب ہمارے لارڈ صاحب یہان تشریف لائے ہین ہمارے بہادر انھین غارون اور سرنگون مین سے نکلے تھے۔ اُنھین مین سے بعض غار ایسے ہین جو اندر ہی اندر پہاڑ کی دوسری جانب تک چلے گئے ہین۔ ان غارون کے مُنھ جھاڑیون یا چٹانون کے بیچ مین ایسی جگہ پر واقع ہوئے ہین کہ بلندی پر سے کسی کو نہین نظر آ سکتے۔"

گرتشیم۔ (بے پروائی کے ساتھ) "اور ایسا کوئی غار تمھاری جھونپڑی کے قریب بھی ہے؟"

ڈرماٹ:۔ "حضرت آپ خود ہی سمجھ جائیے کہ کوئی جھونپڑی ایسے ویران اور سنسان جنگل مین بغیر کسی خاص مقصد کے نہین بنائی جا سکتی۔ کسی زمانے مین جب اور سب سُرنگین نہین ظاہر ہوئی تھین اسی جھونپڑی پر دار و مدار تھا جن دنون اس علاقے مین لڑائیان ہو رہی تھین یہ نالہ اور گھاٹی کمین گاہ کا کام دیتے تھے جہان موقع کے لحاظ سے ڈنبار کی فوجین جمع ہو تین۔ آرام کرتین۔ اور اگر شکست ہوتی تو پناہ لے سکتین۔ یہ جھونپڑی اس ساری گھاٹی کی کنجی تھی اور چلیے مین آپ کو دکھا دون۔"

یہ کہہ کے وہ اپنی جگہ سے اُٹھا چراغ ہاتھ مین لیا اور دونون کو لے کے جھونپڑی کی پشت کی جانب گیا۔ جہان ایک چھوٹا سا صحن تھا۔ یہان وہ ایک غار مین داخل ہوا جو اصطبل کا کام دیتا تھا۔ ہمارے ناظرین کو یاد ہوگا کہ کنتھ جب یہان آیا تھا تو یہین اُس نے چار گھوڑے دیکھے تھے۔ اب اِس وقت اصطبل مین فقط دو گھوڑے تھے جو گرتشیم اور ڈیونانٹ کے تھے۔

ڈرماٹ نے غار کے انتہائی سرے پر جا کے لکڑیان اور گھانس

ہٹائی اور کہا "آپ اس دروازے کو دیکھتے ہین؟"

دونون انگریزون نے اُس دروازے کی طرف دیکھا جو غار کے اندر ایک جانب دیوار مین لگا تھا۔

گرلشیم "یہ راستہ کہان گیا ہے؟"

ڈرماٹ "اس پہاڑی کی پشت کی جانب ایک ایسا گہرا غار ہے کہ اُس کے اندر ساری فوج سما سکتی ہے۔ اور اس کے اوپر چٹانین کچھ اس طرح نکل آئی ہین کہ نیچے کی چیز اوپر سے ہزار جھک جھک کے دیکھیے نہین نظر آ سکتی۔ آپ اس چراغ کو اپنے ہاتھ مین لے لین مین ابھی آپ کو سب کچھ دکھائے دیتا ہون"

گرلشیم نے چراغ اپنے ہاتھ مین لے لیا۔ ڈرماٹ ان لکڑیون کو ہٹانے لگا جو دروازے کے سامنے باقی رہ گئی تھین۔ اس کے بعد جیسے ہی اُس نے گرلشیم کے ہاتھ سے چراغ لیا اور اُس خفیہ راستے کے متعلق کوئی خاص بات بتانی چاہی۔ دفعۃً ہوا کا ایک جھونکا آیا اور چراغ گل ہو گیا۔

ڈرماٹ "جناب مین آپ کو یہ دکھانا چاہتا تھا کہ یہ کیسا عجیب و غریب راستہ ہے اور ضرورت کے وقت اس سے کیسا اہم کام لیا جا سکتا ہے۔ ایک مرتبہ لارڈ ڈنبار اور قریب کے ایک بیرن مین لڑائی جاری تھی۔ اسے بہت زمانہ گزرا مین اُس وقت بچہ تھا اور میرے باپ زندہ تھے۔ بیرن بڑی سڑک پر سے ہو کے اس گاؤن مین اپنی فوج کے ساتھ پہونچ گئے۔ میرے والدین اسی دروازے کے ذریعے سے نکل گئے۔ بیرن جب اس جھونپڑی مین آئے تو دیکھا کہ یہ خالی پڑی ہے۔ اُنھون نے اصطبل پر زیادہ غور نہین کیا۔ اور آگے بڑھے تاکہ لارڈ ڈنبار کے زر خرید علاقے پر حملہ کرے۔ مگر میرے والدین پہاڑی کی دوسری جانب سے فوراً قصر ڈنبار مین پہونچے اور ان واقعات کی اطلاع دیدی۔ اس وقتی اطلاع کے مل جانے کی وجہ سے لارڈ ڈنبار اپنی فوج کے ساتھ بیرن کے مقابلے کو نکلے اور اپنے تمام کھیتون اور مویشیون کو بچا لیا"

یہ کہہ کے ڈرماٹ نے دروازہ بند کر دیا۔ اور اصطبل سے باہر نکلا۔ دونون انگریز اُس کے ساتھ تھے جھونپڑے کے اندر داخل ہو کے سب اپنی جگہون پر بیٹھ گئے

اور تھوڑی دیر تک مختلف باتین ہوتی رہین۔ اُس کے بعد ڈرماٹ نے کہا اب تین بج گئے ہین آپ جا کے میرے بستر پہ سو رہین "

گرنشیم " ہان مین بھی یہ خیال کرتا ہون کہ دو ایک گھنٹے کے لیے لیٹ رہون۔ کیون دوست ڈیوٹانٹ اس مین تمھاری کیا راے ہے ؟ "

ڈیوٹانٹ " مجھے اس مین کوئی عذر نہین بشرطیکہ ہمارا میزبان بھی تھوڑی دیر آرام کرے "

ڈرماٹ " مین نے ارادہ کر لیا ہے کہ اسی آگ کے قریب چادر اُوڑھ کے پڑ رہون۔ لہذا اگر آپ میرے سونے کے کمرے مین آرام کرنا چاہین تو کر سکتے ہین "

گرنشیم اور ڈیوٹانٹ یہ نہین چاہتے تھے کہ ڈرماٹ کہین باہر جائے۔ لہذا جب اُنھون نے دیکھا کہ وہ سونے کے لیے تیار ہے تو وہ بھی دوسرے کمرے مین چلے گئے۔ اصل یہ ہے کہ اُن پر نیند کا غلبہ نہ تھا مگر اس بات کا موقع ڈھونڈھ رہے تھے کہ کہین علیحدہ بیٹھ کے آپس مین باتین کرین۔ آج کے دن وہ تھکے بھی زیادہ تھے کیونکہ اُنھین کئی دفعہ آنا جانا پڑا تھا۔ اور چونکہ وہ ایک سازش مین مصروف تھے لہذا اُن کا دماغ بھی پریشان ہو رہا تھا۔ ہر لمحہ اس دُھن سے خالی نہ تھے کہ مقصد مین کامیابی حاصل کر لین۔ اور کوئی ایسی بات نہ ہونے پائے جس سے دغابازی کا حال کھل جائے۔ ساتھ ہی یہ بھی چاہتے تھے کہ دونون ایک ساتھ نہ سو رہین جیسے ہی دوسرے کمرے مین پہونچے۔ ایک پلنگ پر جو وہان بچھا ہوا تھا بیٹھ گئے اور آپس مین سرگوشیان کرنے لگے۔

ڈیوٹانٹ " تمھارا کیا خیال ہے سب باتین ہماری مرضی کے مطابق ہو رہی ہین یا نہین ؟ "

گرنشیم " ہان مجھے تو سب ٹھیک نظر آتا ہے "

ڈیوٹانٹ " لیکن فرض کرو کہ لارڈ ڈنبارٹن کوئی جدید حکم بھیجا اور اُن کے قاصد نے آکے دیکھا کہ بجاے فوری کوچ کے تیاریان ہونے کے گھاٹی مین موت کا سا سناٹا پڑا ہے تو وہ یہ نہ سمجھ جائے گا کہ دغابازی کی جا رہی ہے۔ وہ فوراً جا کے اس بات کو بھی ظاہر کر دے گا کہ تم ایک خاص کام کے لیے بھیجے

سگئے تھے اور اس کی تعمیل نہ کرنے سے تمھارا مطلب یہ ہے کہ اُن کے ساتھ دغا بازی کر رہے ہو۔ فرض کرو کہ ایسا اتفاق پیش آگیا تو یہ نائی لینڈ کے وحشی باشندے سب کے سب یکبارہی ہمارے خلاف اُٹھ کھڑے ہون گے۔ اور پھر اُس وقت کیا ہوگا؟"

گرنشیم۔ (بے صبری کے ساتھ) "فرض کرو۔ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ ہمین پنشن اور سنہری مہمیزین بغیر کسی خطرہ مین پڑنے کے مل جائین گی؟ تمھاری کمزوری دیکھ کے مجھے بڑی شرم آتی ہے"!

ڈیو نانٹ "دوست گرنشیم اگر تم یہ خیال کرتے ہو کہ مین ڈرتا ہون تو تمھاری غلطی ہے میرا فقط یہ مطلب ہے کہ ہم آپس مین ہر طرح کے نشیب و فراز پر خوب غور کر لین"۔

گرنشیم "اور دوست ڈیو نانٹ مین تم سے معافی مانگتا ہون۔ کیونکہ مین نے بہت جلدی مین رائے قائم کر لی۔ لیکن تم دیکھو جب تک ہم اِس چار دیواری کے اندر ہین اُس وقت تک اگر کوئی واقعہ پیش آیا اور ہمین کسی قسم کا شبہ محسوس ہوا تو ہمین نکل جانے کا راستہ بھی معلوم ہو گیا ہے۔ یہ ہم نے بہت اچھا کیا کہ اپنے دوست ڈرنانٹ سے اس خفیہ دروازے کا حال معلوم کر لیا جو اصطبل کے اندر ہے۔ آؤ دیکھین وہ جاگتا اور ہماری باتین تو نہین سُن رہا ہے"۔

یہ کہہ کے گرنشیم دروازے کے پاس آیا اور ایک درز مین سے جھانک کے دیکھا کہ ڈرنانٹ آگ کے قریب اپنی چادر مین لپٹا ہوا پڑا ہے آگ اور چراغ کی روشنی مین یہ بھی نظر آیا کہ اُس کی آنکھین بند ہین اور وہ بظاہر بالکل غافل سو رہا ہے۔ اس بات کا اطمینان کر کے گرنشیم پھر ڈیو نانٹ کے قریب جا کے پلنگ پر بیٹھ گیا۔ اب اُن کی تھکن ناقابل برداشت ہو گئی تھی لہذا یہ طے پایا کہ ایک شخص ایک گھنٹے کے لیے سو رہے۔ اور دوسرا جاگتا رہے تاکہ کوئی اہم اور خطرناک واقعہ نہ پیش آ سکے۔ ایک چیت پڑنے فیصلہ کر دیا کہ پہلے گرنشیم سو رہے۔ لہذا وہ پہلے لیٹ کے سو گیا۔ ڈیو نانٹ سے جہان تک ممکن ہوا ہوشیار رہنے کی کوشش کی۔ یہان تک کہ ایک گھنٹہ

گذر گیا۔ اب گرتیشم کے جاگنے اور ڈیونانٹ کے سونے کی باری تھی۔ اور یہ گھنٹہ بھی اُسی اطمینان سے گزر گیا۔

اب صبح کے چھ بجے تھے اور دونوں انگریز اس بات پر غور کر رہے تھے کہ پھر باری باری ایک نیند لے لیں۔ دفعتہً جھونپڑی کے باہر سے گھوڑے کی ٹاپوں کی آواز آئی جس کے بعد کسی نے دروازہ کھٹ کھٹایا۔

ڈیونانٹ۔ (آہستہ سے) "یہ کیا ہے؟"

گرتیشم "چپ رہو۔ دیکھیں کون ہے"

اس آواز سے ڈرمانٹ جھٹ پٹ چونک کے اُٹھ بیٹھا تھا۔ اُس نے فوراً چراغ جو میز پر جل رہا تھا اُٹھا لیا۔ کیونکہ ابھی اندھیرا تھا۔ اور دروازہ کھولا۔ اندھیرے میں اُس نے دیکھا کہ ایک سوار باہر کھڑا ہے۔ لیکن جیسے ہی چراغ کی روشنی میں اُس کا چہرہ نظر آیا ڈرمانٹ مارے خوشی کے اُچھل پڑا کیونکہ اُس نے پہچان لیا کہ یہ وہی شریف اور خوبصورت نوجوان کنتھ ہے۔

ڈرمانٹ نے فوراً آگے بڑھ کے اُس نوجوان کا ہاتھ شوق سے پکڑ لیا اور کہا "خدا کا شکر ہے کہ تم آگئے میں ابھی تمھاری ہی باتیں کر رہا تھا۔۔۔۔"

کنتھ "(گھوڑے پر سے اُتر کے) "میرے شریف دوست مجھے ضرورت سے زیادہ ایک لمحہ بھی یہاں نہ روکو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ زیادہ دیر ہو جائے۔ فوراً مجھے ایک گھوڑا دو تاکہ میں اُس پر سوار ہو کے آگے روانہ ہوں"

ڈرمانٹ۔ (کنتھ کی طرف غور سے دیکھ کے) "میاں کنتھ تم پریشان اور متفکر نظر آتے ہو۔ اندر آؤ کچھ کھا لو۔ تھوڑی دیر آرام لے لو۔ اور مجھے بتا دو۔۔۔"

کنتھ "آرام اور کھانا۔ نہیں نہیں جب تک میں لارڈ ڈنبار سے نہ مل لوں گا کھانا پینا حرام ہے۔ ایک گھڑی بھی نہیں ٹھہر سکتا۔ مگر یہ بتاؤ اور جلدی بتاؤ کہ میرے قاصد گلبرٹ اور جافرے لارڈ ڈنبار کے پاس پہونچے یا نہیں؟ اور اُن کو اُس دغابازی کی خبر ہوئی جو اُن کے اُن کے ساتھ کی جانے والی ہے؟"

ڈرمانٹ "مجھے اس کی بالکل خبر نہیں۔ لیکن دغابازی۔ کیا کوئی دغابازی کی گئی ہے؟"

کنتھ "ہاں دغابازی اور نہایت ذلیل دغابازی۔ مجھے اندیشہ ہے کہ ایسا نہ ہو

میرے قاصد نہ پہونچے ہون مین خود جا رہا ہون تاکہ اُنھین آگاہ کر دون۔ مجھے کئی گھنٹے دیر ہو گئی۔ کیونکہ میرا تعاقب کیا گیا مجھ پر حملہ کیا گیا۔ اور شکاری کتے میرے پیچھے چھوڑے گئے تھے۔"

ڈرمارٹ "خدا کی پناہ۔ میان کنیتھ۔ تمھارے پیچھے اور شکاری کتے!"

کنیتھ "ہان تم نہین جانتے کہ مجھ پر یہان سے جانے کے بعد کیا کیا گزری۔ نہایت خوفناک واقعات پیش آئے۔ دغابازی قتل سب ہی کچھ ہو گیا۔ مین یہان کئی گھنٹے قبل پہونچ گیا ہوتا لیکن مجھے اپنی جان بچانے کے لیے آدمیون اور کتون سے لڑنا پڑا۔ اور مجھے معلوم ہوتا ہے کہ میرے دشمن اِن وحشی جانورون سے زیادہ خوفناک ہین۔ لیکن ان خطرون سے نکل آیا اور مجھ کو پھیر کے راستے سے چکر کھا کے آنا پڑا۔ جن مین کئی دفعہ مین پہاڑون مین راستہ بھول گیا۔"

ڈرمارٹ "تم کہتے ہو کہ قتل ہوا۔"

کنیتھ "ہان قتل۔ افسوس غریب مارون قتل کر ڈالا گیا۔ اور نہایت دغابازی کے ساتھ دو انگریزون نے ———"

ڈرمارٹ۔ (تعجب سے) "دو انگریز!"

کنیتھ "ہان دو انگریز۔ اور انھین بدمعاشون نے قسم کھائی کہ لارڈ ڈنیارکو تباہ و برباد کر کے دم لین گے۔"

ڈرمارٹ "اور اُنکا نام گریشم اور ڈیونانٹ ہے؟"

کنیتھ "ہان ہان تمھین کیسے معلوم ہوا؟"

ڈرمارٹ "وہ دونون یہان موجود ہین۔" یہ کہہ کے اُس نے اندر آنے کی اشارہ کیا۔ فوراً کنیتھ اور ڈرمارٹ نے اپنی تلوارین میانون سے نکال لین اور زور سے کمرے کا دروازہ کھول کے اندر گھس پڑے۔ لیکن کمرہ خالی تھا۔ اس لیے کہ دونون انگریز بھاگ گئے تھے۔ ایک کھڑکی کھلی ہوئی تھی جس سے معلوم ہوا کہ وہ اس طرف سے نکل گئے ہین۔

ڈرمارٹ "اصطبل مین چلو۔ وہان اُن کے گھوڑے موجود ہین۔" یہ کہہ کے وہ ایک ہاتھ مین تلوار اور دوسرے مین چراغ لیے ہوئے جھونپڑی کے باہر

نکلا - اور پشت کی جانب چلا کنتھ اُس کے پیچھے پیچھے تھا۔ ناگہان ہوا کا ایک جھونکا آیا اور چراغ گل ہو گیا۔ اب کسی قدر روشنی ہو چلی تھی - قریب کی چیزین بہت دھندلی نظر آنے لگی تھین - ڈرماٹ اور کنتھ اصطبل کے قریب آ کے ٹھہر گئے کہ سنین اور کیا ہوتا ہے۔ لیکن بالکل خاموشی تھی - اب ڈرماٹ نے آگے بڑھ کے دونون گھوڑون کو ٹٹولا اور معلوم ہوا کہ دونون موجود ہین - اب اُس کے دل مین خیال پیدا ہوا کہ شاید دونون انگریز بجاے اصطبل مین آنے کے کسی طرف پیدل بھاگ گئے - قبل اس کے کہ اپنے اِس خیال کو وہ ظاہر کرے - ہوا کا ایک تیز جھونکا اندر سے اصطبل کے اندر سے آیا - اور فوراً اصل واقعہ اُس کی سمجھ مین آ گیا - ڈرماٹ آگے بڑھا اور اُس دروازے کو جا کے ٹٹولا جو اصطبل کے خاتمے پر لگا ہوا تھا اُس کے دونون پٹ کھلے ہوئے تھے نسیم سحر کے خنک جھونکے تیزی کے ساتھ آ رہے تھے - اور معلوم ہوتا تھا کہ اُن کی ٹھنڈک ہڈیون کے اندر گودے کو جائے دیتی ہے - مگر ابھی تک کنتھ کی سمجھ مین کچھ نہین آیا تھا - اصطبل کے اندر بالکل تاریکی تھی - دروازے کو کھلا دیکھتے ہی ڈرماٹ کے مُنھ سے حیرت و استعجاب کا ایک کلمہ نکل گیا -

کنتھ "یہ کیا ہوا ؟"

ڈرماٹ " وہین ٹھہریے خدا کے لیے آگے نہ بڑھیے گا - بس وہین کھڑے رہیے "

کنتھ " لیکن ہوا کیا ؟ آپ اس قدر متعجب کیون ہین ؟ اور وہ دونون دغاباز انگریز کہان ہین ؟ "

ڈرماٹ " جی نیچے غار مین پڑے ہوئے مر رہے ہین یہ دروازہ ایک چٹان کے اوپر واقع ہے اور وہ چٹان نہایت ہی ڈھالو ہے "

کنتھ " فوراً سمجھ گیا اُس کی پیشانی پر ٹھنڈا پسینہ آ گیا - اور اُسے معلوم ہو گیا کہ اِن انگریزون کا کیا حشر ہوا ہو گا -

بیاسی وان باب

اقرار گناہ

کنتھ اور ڈرماٹ اصطبل کے اندر اندھیرے مین دروازے کی چوکھٹ پر

جو ایک گہرے غار کے دہانے پر قایم تھا چند لمحون تک خاموش کھڑے رہے دونون پریشان تھے لیکن کنتھ کو زیادہ پریشانی تھی۔ دونون انگریز اگرچہ نہایت ذلیل دغا بازی کی غرض سے آئے تھے اور بڑے شرمناک کام مین مصروف تھے۔ لیکن کنتھ کا دل ایسے لوگون کے ساتھ بھی بے رحمی سے دور اور ان تنگ خیالیون سے بہت اعلیٰ وارفع تھا۔ لہذا اُس کے دل مین یہ خیال ضرور پیدا ہوا۔ کہ جہان تک ممکن ہو اُن انگریزون کے ساتھ ہمدردی کرنی چاہیے"

کنتھ "ہائے ہائے۔ تم نے یہ آواز سُنی؟ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شخص سخت تکلیف کی وجہ سے کراہ رہا ہے۔ یہ انسانی آواز ہے یا ہوا کے سناٹے نے یہ آواز میرے کان مین پیدا کر دی؟ نہین اُسی آواز کو مین پھر سُن رہا ہون"

ڈرماٹ "جی ہان مین بھی سُن رہا ہون۔ آیئے ذرا غور سے سنین" یہ کہہ کے وہ دروازے مین سے سر نکال کے آگے کی طرف جھکا۔ نیچے بہت ہی گہرا غار تھا۔ ذرا بھی اُس کا ہاتھ پھسل جاتا یا اُسے خفیف سا بھی دھکا لگ جاتا تو وہ بھی سیدھا اُسی مقام پر پہونچ جاتا جہان وہ دونون انگریز پڑے ہوئے تھے۔

چند لمحون کے بعد کنتھ نے پوچھا "آپ کو کچھ سنائی دیتا ہے؟"

ڈرماٹ "جی ہان معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شخص جانکنی کی حالت مین پڑا کراہ رہا ہے۔ کیا ہمین نیچے اُترنا چاہیے؟"

کنتھ "بیشک ممکن ہو تو ضرور چلیے۔ مین تو ایک کتّے کو بھی اس حالت مین مرتے نہین چھوڑ سکتا۔ گو کہ یہ دونون دغا باز باغی تھے تاہم اُن کو اس حالت مین چھوڑ دینا انسانیت سے بعید ہے۔ یہ بڑی بے حمیتی ہو گی"

ڈرماٹ "تو چلو نیچے اُترین"

کنتھ "کیونکر؟"

ڈرماٹ "نیچے جانے کا ایک ڈھالو راستہ بھی ہے۔ بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ چٹان کو کسی قدر ہموار کر دیا گیا ہے۔ اس مین اُس کثرت کے ساتھ درختون کی جڑین پیدا ہو گئی ہین کہ انسان اُن کو پکڑ کے بڑی آسانی کے ساتھ نیچے اُتر سکتا ہے دیکھیے مین آگے چلتا ہون"

یہ کہہ ڈربائٹ دروازے سے نکل کے اُس غار میں اُترا۔ اب تاریکی اور کم ہو گئی تھی اور آنکھیں بھی اُس تاریکی کی عادی ہو گئی تھیں۔ لہذا کنتھ نے جھک کے دیکھ لیا کہ یہ نشیبی راستہ کس طریقے پر واقع ہوا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اِس غار میں اُترنا نہایت خطرناک تھا۔ کہیں بھی پاؤں پھسل جاتا یا کوئی جڑ ہاتھ سے چھوٹ جاتی تو اُترنے والا سیدھا نیچے جا رہتا۔ لیکن اُس شخص کے لیے جو کیلیڈونیہ کے نشیب و فراز سے واقف تھا۔ اور خطرناک زندگی بسر کرنے کا عادی ہو چکا تھا۔ یہ نشیبی راستہ کچھ زیادہ خوفناک نہیں نظر آیا۔ تقریباً ۶۰ فٹ تک وہ سیدھا نیچے کی جانب چلا گیا تھا۔ وہاں پر ایک نالہ تھا جو ایک سو بیس فٹ گہرا تھا۔

ڈربائٹ اور کنتھ دونوں اُس غار میں اُترے۔ اب صبح کی روشنی نمودار ہونے لگی تھی۔ اور اب وہ دونوں عین اُس مقام پر پہونچے جو اصطبل کے دروازے کے نیچے تھا۔ یہاں نظر آیا کہ ڈیونانٹ مر چکا تھا کیونکہ اُس کا سر پھٹ گیا تھا۔ اور چہرہ پہچانا تک نہ جاتا تھا۔ لیکن دوسرا انگریز ابھی زندہ تھا۔ کیونکہ وہ گرتے وقت جڑوں یا ناہموار چٹانوں کے کگروں میں کئی جگہ ٹکراتا اور رُکتا ہوا زمین پر پہونچا تھا۔ سارا اینڈا ہر جگہ پر زخمی تھا۔ لیکن ایسا صدمہ نہیں پہونچا تھا جیسا کہ اُس کے ہمراہی کو پہونچا۔ اُسی کے منھ سے کراہنے کی آواز آ رہی تھی۔ اور معلوم ہوتا تھا کہ ابھی وہ بے ہوش نہیں ہے۔

اُس کو کنتھ دیکھتے ہی اپنے دلی بغض کو بھول گیا اُسے نظر آیا کہ ایک انسان جان کنی کی مصیبت میں مبتلا ہے۔ لہذا وہ اُس کے اوپر جھکا۔ اور کوشش کرنے لگا کہ زرہ بکتر کو کھول کے اُس کے جسم سے اتارے۔

گرنیشم۔ نہیں نہیں۔ کنتھ۔ یہ بالکل بیکار ہے۔ بس تم اپنا کان قریب لاؤ بلکہ بہت قریب۔ یہ الفاظ بڑی مشکل سے اُس کے منھ سے رُک رُک کے نکلے۔ معلوم ہوتا تھا کہ جیسے اپنے جرم کا اقرار کر کے وہ اُس دلی تکلیف کو کم کرنا چاہتا ہے جو اِس وقت اُس کے دل پر طاری ہے۔

کنتھ اپنا کان اُس کے منھ کے قریب لے گیا تو ڈربائٹ کو اشارہ کیا

کہ آپ ہی جھک کے سنیئے۔ اس لیے ہمارے نوجوان بہادر کے دل مین خودبخود
یہ خیال پیدا ہوا کہ یہ مرنے والا شخص کوئی ایسی بات کہنے والا ہے جس کی تصدیق
کے لیے ایک گواہ کی بھی ضرورت ہوگی۔ کنتھ کے اشارے کے مطابق ڈرمارٹ بھی
جھکا اور اپنا سر نوجوان بہادر کے قریب لے گیا۔ تاکہ وہ بھی ان الفاظ کو سن لے
جو گرلشیم کے منھ سے نکلنے والے ہین۔

گرلشیم "ہان یہ بھی ٹھیک ہے ڈرمارٹ کو بھی سُن لینے دو۔ کنتھ مجھے معلوم ہو گیا کہ
تمھاری زندگی ایک راز ہے۔ کوئی خطرہ تمھارے قریب تک نہین پہونچ سکتا۔ تم
ہر آفت سے بچ کے نکل جاتے ہو۔ خدا تمھین برکت دیتا ہے اور وہی تمھین ہر معاملے
مین کامیاب کرتا ہے۔ مین بڑا بدنصیب ہون کہ مین نے اس شخص کی جان لینے کی
کوشش کی جس پر خدا مہربان ہے۔ شاید اسی کا پاداش ہے کہ ایسی مصیبت سے
مر رہا ہون۔ بیشک۔ بیشک یہ تمھارے رفیق کے مار ڈالنے کا نتیجہ ہے جس کو
مین نے اُس روز پتھر لڑھکا کر قتل کیا تھا۔"

کنتھ "(ڈرمارٹ سے) "دیکھو یہ آرون کا ذکر ہے۔"

گرلشیم "ہان ہان مین ہی نے اُس کو قتل کیا۔ لیکن اکیلی یہی ایک جان نہین ہے
جو مین نے اپنی زندگی مین لی۔ کنتھ اپنا کان بہت قریب لاؤ۔ خودبخود یہ بات میرے
دل مین پیدا ہو گئی کہ اُس روز جو نقصان تم کو پہونچایا تھا اُس کی کچھ تلافی کر دون
تو مین خوشی کے ساتھ مرون گا۔ مارکوس الندیل تمھارے نہایت ہی سخت
دشمن ہین اور اس بات کو تم بخوبی جانتے ہو۔ لہذا مین تمھین ایک ایسی بات
بتائے دیتا ہون جس سے وہ تمھارے قبضے مین آجائین گے۔ یعنی اُن
کی عزت۔ اُن کی دولت۔ اُن کا رتبہ اور اُن کی جان تک تمھارے ہاتھ مین
ہو جائے گی۔ کیونکہ ہر شخص جانتا ہے کہ قانون اور انصاف ایسی چیزین
ہین اور اس قدر قوت رکھتی ہین کہ ظالم کو ہر وقت پکڑ سکتی ہین۔"

کنتھ "کہو کہو۔ جلدی بتاؤ کہ کیا واقعہ ہے۔" یہ الفاظ کنتھ نے ایسی گھبراہٹ
کے ساتھ کہے کہ ڈرمارٹ کو بڑا تعجب معلوم ہوا۔

گرلشیم "ہان مین خود کہے دیتا ہون۔ کنتھ اپنا کان قریب لاؤ اور ڈرمارٹ

تم بھی اپنا کان میرے پاس لا کے سنو۔ ایسا نہ ہو کہ میرا کوئی لفظ تمھارے کانون تک نہ پہونچ سکے۔ چوبیس برس گزرے اور اب کی موسم خزان مین پورے چوبیس سال ہو جائین گے۔ اس وقت مین اور یہی مارکوس جو اُن دنون لارڈ کریشم کہلاتے تھے لندن سے گھوڑون پر سوار ہو کے قصر النڈیل کے قریب آ گئے اور جنگل مین چھپ رہے۔ انگلس دشمن ہم سے آ کے ملا۔ مگر آہ مین مر رہا ہون میری جان نکل رہی ہے۔ کنتھ اپنا کان زیادہ قریب لاؤ مین اپنی آخری سانس کے ساتھ اپنے اس جرم کو ضرور ظاہر کر دون گا جو میری روح کو پریشان کر رہا ہے"

اس کے بعد وہ چند لمحون کے لیے خاموش ہو گیا۔ کنتھ اور ڈرماٹ دونون اسی طرح اپنے کان اُس کے مُنھ کے قریب لگائے ہوئے تھے اور نہایت خاموشی کے ساتھ سننے کے مشتاق تھے۔ اتنے مین ٹوٹے اور غیر مربوط الفاظ مین جو بہ مشکل سنے جا سکتے تھے گریشم نے اپنے ایک نہایت ہی سخت اور خوفناک جرم کا حال ظاہر کر دیا۔

ڈرماٹ کو شک ہوا کہ مجھ سے سننے مین کچھ غلطی ہوئی ہے۔ لیکن کنتھ کے لیے یہ معاملہ زیادہ تعجب خیز نہ تھا۔ کیونکہ یہی باتین وہ پُراسرار عورت کی زبان سے سُن چکا تھا۔ اب اس وقت گریشم کی زبانی سُن کے اُسے یقین ہو گیا کہ جو کچھ اُس عورت نے بیان کیا وہ اب بالکل ٹھیک تھا۔

گریشم کی زبان ابھی بند نہین ہوئی تھی۔ ابھی تک غیر منتظم الفاظ ادا کر سکتا تھا۔ دفعتًہ پھر ایک خیال اُس کے دل مین آیا۔ جس سے اُس کی آنکھین یکایک چمک اُٹھین۔ اور کہنے لگا "افوہ! اب مین سمجھا کہ مارکوس النڈیل تمھارے ایسے دشمن کیون ہین؟ تو ہان کنتھ مین سب سمجھ گیا۔ بس اتنا ہی کہون گا کہ خدا تمم... دلائے"

ان الفاظ کے ساتھ ہی گریشم کی

روح پرواز کر گئی۔

کنتھ اور ڈرماٹ دونون اُٹھ

کی بے جان لاش کی طرف دیکھتے رہے۔ دونون کے دلون مین اِس وقت وہی خیالات موج زن تھے جو گرٹیم کی زبانی سُن چکے تھے۔ تھوڑی دیر مین گرٹیم کے آخری الفاظ کا مطلب ڈرماٹ کی سمجھ مین آگیا اور اُس نے کہا "شریف و نیک نوجوان۔ بے شک خدا سے دعا ہے کہ وہ آپ کو آپ کا حق دلائے۔ آپ کی شرافت آپ کی پیشانی سے نمایان ہے۔ اور آپ ویسے ہی خوبصورت ہین جیسا کہ کسی شریف زادے کو ہونا چاہیے۔ ان سب باتون سے معلوم ہوتا ہی کہ آپ کی رگون مین نہایت معزز نسل کا خون دوڑ رہا ہے۔ خیر اب اے بہادر نوجوان۔ ڈنبار کے سپاہیون کو آپ ہی میدان جنگ مین لے جائین۔ اور جلدی کیجیے کہ کہین ایسا نہ ہو ان دونون کی دغا بازی سے ہمین کوئی سخت نقصان پہونچ جائے۔" یہ کہتے ہی وہ کنتھ کے قدمون پر گر پڑا۔

کنتھ۔ (ڈرماٹ کو اُٹھا کے) "بیشک اب ہمین ایک لمحہ بھی نہ ضائع کرنا چاہیے اگر ہم اِس لڑائی مین زندہ بچے تو اُن دونون کو واپس آ کے دفن کردین گے۔"

ڈرماٹ "کنتھ افوہ! آپ کا دل کس قدر شریف ہے آپ ایسے شخص کے ساتھ بھی شریفانہ برتاؤ کرنا چاہتے ہین جس نے ابھی بتا دیا کہ وہ دو آدمیون کو قتل کر چکا ہے جو کہ ــــــــ"

ڈرماٹ کا یہ جملہ ختم نہین ہونے پایا تھا کہ کنتھ فوراً اوپر چڑھنے لگا۔ اور ڈرماٹ بھی اُس کے پیچھے ہو لیا۔ اس غار مین اوپر چڑھنا نیچے اُترنے کی بہ نسبت زیادہ آسان تھا۔ اس کے سوا اب صبح کی روشنی بھی بہت تیز ہو گئی تھی۔ چڑھتے وقت کنتھ نے اس منظر کو بخوبی دیکھ لیا اور یہ خیال کر کے اُس کا دل کانپ گیا کہ دونون انگریزون نے کس خوفناک طریقے سے جان ... نے سُن لیا تھا کہ کنتھ یہان آ پہونچا ہے۔ لہذا وہ کھڑکی مین سے ... دروازہ کھولا اور جلدی مین دونون باہر نکلے۔

... کے نیچے ہی ایک گہرا غار ہے۔ فوراً نیچے جا رہے ... قتل کرنے کی یہ سزا ملی تھی۔

... اصطبل مین پہونچ گئے۔ اُنھون نے

ایک لمحہ بھی بیکار ضائع نہین کیا۔ بلکہ لڑائی کے لیے فوری تیاریان کرنے لگے ڈرماٹ نے زرہ پہن لی اور کنتھ نے بھی وہ زرہ بکتر کا جوڑا اپنے جسم پر آراستہ کیا جو سر جمیس لنڈسے لا تھا۔ اور جس کو وہ نہایت احتیاط کے ساتھ یہان تک لے آیا تھا۔

یہ جوڑا اُس کے جسم پر بالکل ٹھیک تھا۔ پہننے کے بعد بھی اُس کے جسم کا تناسب اور خوبصورتی بخوبی ظاہر ہوتی تھی۔

اس کا گھوڑا بہت تھک گیا تھا لہذا وہ اصطبل مین باندھ دیا گیا۔ اور ڈلیو نانٹ کا گھوڑا جو دونون مین زیادہ مضبوط اور اچھا نظر آتا تھا۔ کنتھ کے حوالے کیا گیا۔ ڈرماٹ گریشم کے گھوڑے پر سوار ہوا۔ اور جس وقت آفتاب کی کرنین بخوبی نظر آنے لگین وہ دونون اُس گھاٹی مین پہونچے جس مین ڈنبار کی فوج والے جمع تھے۔ پہلے پہل ان لوگون کو یہ دیکھ کے کہ ایک مسلح سوار ڈرماٹ کے ساتھ آرہا ہے بہت تعجب ہوا۔ لیکن جب کنتھ ان کے قریب پہونچا اور اُنھون نے اُس کی صورت دیکھی تو سب مین ایک قسم کا غیر معمولی جوش پیدا ہو گیا۔ اُن مین سے ہر ایک کو اُس نوجوان کے ساتھ محبت تھی۔ کیونکہ اُس نے تھرآسٹرلنگ مین ان کے سردار کی جان بچائی تھی۔ لہذا جیسے ہی اُنھون نے کنتھ کو جنگی لباس مین آراستہ دیکھا۔ خود بخود اُن کے دل مین یہ خیال گزرا کہ گویا یہی سردار ہے جسے خدا نے ہماری سربراہی کے لیے بھیجا ہے۔

ڈرماٹ نے ان لوگون سے بیان کیا کہ گریشم اور ڈلیو نانٹ دونون ذلیل جاسوس تھے۔ اور اُنھین اپنی دغابازی کی سزا مل گئی۔ اب اس بات کا خوف ہے کہ اُن کی دغابازی سے دیکھیے ہمین کیسا نقصان پہونچتا ہے۔ اسی لیے کنتھ یہان آگئے ہین کہ تھمین التذیل اور میک آبین کی متعدد جماعت کے مقابلے پر لے جائین۔ یہ سنتے ہی ڈنبار کے سپاہی مسرت خیز نعرے بلند کرنے لگے۔ فوراً بگل کے ذریعے سے سب سپاہی بلائے گئے۔ اور پیدل اور سوار سب جمع ہو گئے۔

اب کنتھ نے دیکھا کہ مین اس چھوٹی سی فوج کا سپہ سالار ہون جس نے اپنا

پانچ سو بہادر پیدل سپاہی ہین۔ اور تین سو سوار جو زرہ بکترون سے آراستہ ہین۔
تھوڑی دیر مین ہمارے نوجوان بہادر نے اپنی فوج کا معائنہ کر لیا۔ اس کے بعد اُس نے کوچ کا حکم دیا۔ یہ فوج گھاٹی سے نکلی اور سب سے قریب راستے سے ہو کے اُس طرف چلی جہان دشمنون کا پڑاؤ تھا۔ اور اب پہاڑون مین بگل کی آواز اور ڈنبار کے مخصوص نعرۂ جنگ کی آوازین گونج رہی تھین۔

یہ ایک عجیب وغریب منظر تھا۔ چھوٹی سی فوج جس کا سپہ سالار ایک حسین اور نوجوان شخص تھا آگے بڑھتی چلی جاتی تھی۔ جنگجو بہادر جو بہت سی خونریز لڑائیون مین تجربہ حاصل کر چکے تھے ایک نوجوان سردار کی ماتحتی مین خوش خوش چلے جا رہے تھے۔ اور کیسا سردار جو کبھی کسی لڑائی مین نہین شریک ہوا تھا۔ اُس کے نام مین ایک جادو تھا اور ہر شخص کا دل کہہ رہا تھا کہ اِس کی ماتحتی مین ہم فتح حاصل کرین گے۔

تراسی وان باب

شکست

طلوع آفتاب سے ایک گھنٹہ قبل لارڈ ڈنبار اپنی مختصر جماعت کے ساتھ قصر سے نکلے۔ اور قصر گلن گائل کی جانب چلے۔ اُنھین اِس بات کی بالکل خبر نہ تھی کہ دیگر مقامات مین کیا ہو رہا ہے۔ یہ بات اُن کے وہم وگمان مین بھی نہ تھی کہ دونون انگریز جن پر مین نے کامل بھروسہ کر لیا ہے اور جنھین ایسے اہم کامون کا ذمہ دار بنا دیا ہے وہی میری تباہی اور بربادی کی فکر مین ہین۔ انھین اُس تجویز پر جو لارڈ گلن گائل نے پیش کی تھی اپنی کامیابی کا کامل یقین تھا۔ لہذا وہ اپنی مختصر جماعت کے آگے خوشی خوشی چلے جاتے تھے۔ اور دل مین خیال کر رہے تھے کہ چند گھنٹون کے اندر رانلڈیل اور میک آلپین کی فوجین بھوسے کی طرح ہوا مین اُڑ جائین گی۔

یہ چھوٹی فوج تنگ گھاٹیون اور پہاڑی راستون مین خاموش چلی

جا رہی تھی - اور ہر سپاہی اس لمحے کے شوق میں بیتاب تھا جب کہ بگل کے ذریعے سے حملے کا اشارہ ہو گا -

ہم بتا چکے ہیں کہ قصر ڈنبار سے قصر گلن گائل تقریباً بیس میل کی مسافت پر تھا - آدھا راستہ بخیر و خوبی طے ہو گیا - دفعتہ ایک پہاڑی پر سے جس کی گھاٹی میں یہ مختصر فوج چلی جا رہی تھی بگل کی آواز آئی - لارڈ ڈنبار اور اُن کے ہمراہی فوراً سمجھ گئے کہ کیا ہوا - ساتھ ہی اُنھیں اس بات کا بھی یقین ہو گیا کہ ہمارے ساتھ دشمنی اور دغا بازی کی گئی - اس پر بھی ہر شخص نے فوراً اپنی تلوار کے قبضے پر ہاتھ ڈال دیا - اور جیسے ہی بگل کی آواز دوبارہ گونجی - وہ تلواریں میانوں سے نکل پڑیں - پھر لارڈ ڈنبار کے ایک فوری حکم کی تعمیل میں اُن کی مختصر جماعت دو صفوں میں آراستہ ہو گئی - دونوں صفیں ایک دوسرے کی طرف اپنی پیٹھ کیے تھیں - اس طرح دونوں صفوں کا رُخ دونوں طرف کی بلندیوں کی جانب تھا - یہ ترتیب قائم ہوتے ہی دونوں جانب کی بلندیوں اور گھاٹیوں میں سے میک آلپین کی پوری فوج نکل پڑی - اور دونوں خونخوار سپاہی اُس کے سردار تھے - ایک ہزار سپاہیوں نے ایک ساتھ لارڈ ڈنبار کی اس چھوٹی سی فوج پر حملہ کر دیا - اور دم بھر میں دونوں جانب کے بارہ آدمی گر پڑے - لیکن اتنی ہی دیر میں لارڈ ڈنبار کی فوج محصور ہو چکی تھی - آخر لارڈ صاحب کو انڈلف کے آگے ہتھیار ڈال دینا پڑے تاکہ اُن کے وفادار ہمراہی بیکار نہ مارے جائیں - اُنھوں نے بڑھ کے اپنی تلوار انڈلف کے حوالے کر دی - اور ڈنبار کے تمام ہمراہیوں کو بھی اپنے سردار کی تقلید کرنی پڑی -

اب لارڈ ڈنبار میک آلپین کے ہاتھ میں قید تھے - میک آلپین دو جماعتوں میں تقسیم ہو گئے اور لارڈ ڈنبار کے ہمراہیوں کو اپنے بیچ میں لے کے گھاٹی کے باہر نکلے - سر انڈلف اور سر ایتھو اس فتحمند فوج کے آگے آگے تھے -

لارڈ ڈنبار کے دل میں اب ایک قسم کا شبہ پیدا ہوا جو گرشم کے متعلق تھا - اُنھوں نے اپنے دل میں کہا " یقیناً اُسی نے میرے اِس ارادے کا حال دشمنوں پر ظاہر کر دیا - ورنہ یہ بات کہ میں اتنے سویرے اپنی مختصر فوج کے ساتھ قصر

گلن گائل کی جانب جاؤن گا دشمن کو کیونکر معلوم ہو سکتی تھی کہ اس طرح چھپ کے دفعۃً آپڑا - لیکن اگر گریشم واقعی دغا باز جاسوس ہے تو پھر میری بڑی فوج کا کیا حشر ہوگا جس کی سرداری یہ مین نے اُس کو بھیجا ہے؟"

بغیر اُس فوج کے آئے لارڈ گلن گائل کی چھوٹی سی فوج کو بھی یقیناً شکست ہو جائے گی - یہ ہُوا تو پھر مارکوس النڈیل اور خونخوار ہیک آبین کی کامیابی کا کیا نتیجہ ہوگا؟" قصر گلن گائل اور تعرڈنبار دونون لوٹ لیے جائین گے - دونون علاقے تباہ و برباد ہون گے - قصبے اور گاؤن جلا دیے جائین گے - اور مویشی ہنکا لیے جائین گے - غرض یہ سارا ضلع تباہ و برباد ہو جائے گا"

یہ افسوس ناک خیالات تھے جو لارڈ ڈنبار کے دل مین اُس وقت گزرے، جبکہ وہ اپنی جماعت کے آگے آگے ایک جنگی قیدی کی حیثیت سے چلے جاتے تھے - اُن کے بہادر اور بدقسمت ہمراہیون کے دلون مین بھی یہی خیال تھا - اُن کے چہرون سے اس شکست پر افسوس نہ ظاہر ہوتا بلکہ اس بات کی خواہش ہر شخص کے دل مین تھی کہ جس طرح بنے دشمنون سے انتقام لینے کا موقع ملنا چاہیے -

جس وقت ڈنبار کے قیدی اور اُن کے قید کرنے والے میک آبین سپاہی پہاڑی کی گھاٹیون سے نکل کے اُس میدان مین آئے جس کے سامنے قصر گلن گائل واقع تھا صبح کی روشنی افق مشرق سے نمودار ہونے لگی تھی - اُنھون نے دیکھا کہ ارل گلن گائل کی فوجین قلعے سے باہر نکل رہی ہین - تھوڑی دور آگے النڈیل کے جنگ جو بہادر بھی نظر آرہے تھے - یہ دیکھتے ہی لارڈ ڈنبار کے منھ سے ایک افسوس ناک آہ نکلی - کیونکہ اُنھین فقط اس بات کا افسوس نہ تھا کہ مین اس لڑائی مین کوئی حصہ نہ لے سکون گا - بلکہ زیادہ اس کا افسوس تھا - کہ میرے دوست گلن گائل کی مختصر جماعت تباہ و برباد ہونے سے نہ بچ سکے گی - کیونکہ اُن کی تعداد بہت ہی کم ہے -

اب ہم اپنے ناظرین کو اُس مختصر فوج کی طرف لیے چلتے ہین جو ارل گلن گائل اور لارڈ ملکم کی ماتحتی مین لڑائی کے لیے نکل رہی ہے - اس مین ایک ہزار جنگ جو بہادر ہین! ارل اور اُن کے بیٹے لارڈ ملکم دونون چست و چالاک

جنگی گھوڑوں پر سوار ہیں۔ لارڈ گلن گائل کے چہرے سے سنجیدگی ظاہر ہوتی ہے۔ اور لارڈ کا چہرہ اولوالعزمی کے جوش سے چمک رہا ہے۔ ایک بُرج کے اوپر جو قصر گلن گائل کے پھاٹک کے اوپر واقع ہے نازآفرین لیڈی اودی لینا کھڑی ہے۔ اُس کی خادمہ آرسولا بھی اُس کی خدمت مین حاضر ہے اودی لینا کی آنکھون سے آنسو نکل آئے ہین۔ مگر نازک ہونٹوں پر ایک تبسم نمایان ہے۔ افسوس تو اس بات کا ہے کہ اُس کے باپ اور بھائی میدان جنگ مین جا رہے ہین۔ اور خوشی اس بات کی ہے کہ مین ہی پہلی لڑکی نہین ہون جو قلعے کے برج پر کھڑی ہو کے اپنے بہادرون کی لڑائی کا تماشا دیکھ رہی ہو۔ یہان کھڑے اُس کو زیادہ دیر نہین ہوئی تھی کہ بگل کی آواز ہوا مین گونجی جس سے اُس کے دل مین بھی ایک عجیب وغریب جوش پیدا ہو گیا۔

یہ سمان قائم تھا کہ شرقی پہاڑیون سے آفتاب طلوع ہوا۔ اور اُس کی کرنین بہادرون کے خودون اور زرہون پر پڑنے لگین۔

اودی لینا نے آرسولا کی طرف مخاطب ہو کے کہا "دیکھو دشمن کس جوش سے بڑھ رہے ہین۔ تم اُس سرخ جھنڈے کو دیکھتی ہو جو اس مرغزار مین بڑھتا چلا آتا ہے؟ یہان سے تقریباً دو میل کے فاصلے پر ہو گا۔ اخاہ! مین پہچان گئی۔ یہ آلنڈل کا جھنڈا ہے۔ خدا نکرے کہ کبھی یہ اِن دیوارون کے اوپر نصب ہو۔" یہ کہہ کے اودی لینا نے اپنے قصر کے بلند ترین برج کی طرف پلٹ کے دیکھا جس کی چوٹی پر گلن گائل کا پھریرا اُڑ رہا تھا۔

ارسولا: "آمین۔ لیکن اسی جھنڈے کے نیچے مجھے کوئی چمکدار شے نظر آ رہی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کوئی سپاہی پوری زرہ بکتر سے آراستہ ہے۔"

اودی لینا: "ہان آرسولا تمھارا خیال ٹھیک ہے۔ یہی اُن کا سردار ہے۔ جس کی زرہ آفتاب کی روشنی مین چمک رہی ہے۔ غالباً یہی آرکوس النڈیل ہین۔"

ارسولا: "اگر یہ النڈیل کی سپاہ ہے تو تیک آپلین کی فوجین کہان ہین؟ کیا دونون ایک ہی مین شامل ہو گئی ہین؟"

اودی لینا: "غالباً یہی ہو گا۔ لیکن مین تو میک آپلین سردار کو کہین نہین دیکھتی

اُن مین تو مارکوس کے سوا کوئی نہین نظر آتا۔“
ارسولا:- لو اُدھر دیکھو۔ اُس گھاٹی کی طرف سے بھی تو کچھ فوجین آرہی ہین؟
اوی لینا:- (خوشی کے ساتھ) ”ہان ہان یہ لارڈ ڈنبار کی فوجین ہین جو قصر کے باہر ابا جان کی فوجون مین شامل ہونے کو آتی ہین۔ مگر یہ کیا؟ وہ تو ادھر نہین آتین! بلکہ الندیل کی فوجون مین جا رہی ہین!“
ارسولا:- غالباً اُن کا یہ مقصد ہوگا کہ دشمن کی پشت کی جانب سے جا کے حملہ کرین اور آپ کے ابا جان سامنے کی جانب سے حملہ آور ہون۔“
اوی لینا:- ممکن ہے کہ ایسا ہی ہو۔ لیکن مین نے تو ابا جان اور بھائی ملکم کو یہ کہتے سُنا تھا کہ لارڈ ڈنبار اپنے دو سو سپاہیون کے ساتھ آ کے قصر کے باہر ہم سے مل جائین گے۔ لیکن یہ فوج جو گھاٹی سے نکلی ہے یہ تو اس سے بہت زیادہ ہے۔ دیکھو ابا جان نے اپنی فوج کو ٹھہرنے کا حکم دیا۔ اور اب وہ اُس فوج کی طرف اشارہ کر رہے ہین۔ اور دیکھو بھائی ملکم گھوڑا دوڑا کے جاتے ہین کہ قریب سے اُنھین دیکھ آئین۔“
یہ کہہ کے اوی لینا خاموش ہو گئی۔ اور سامنے کے منظر کو غور سے دیکھنے لگی۔ اُس نے دیکھا کہ لارڈ ملکم اپنا گھوڑا بڑھا کے اُس فوج کی طرف گئے جو پہاڑون مین سے نکلی تھی۔ پھر گھوڑا پھیر کے اپنے والد کے پاس واپس آئے۔ اوی لینا نے یہ دیکھ کے کہا ”اس کا کیا مطلب؟ بھائی ملکم نے ان لوگون کو دیکھتے ہی اس طرح اپنا گھوڑا پھیر لیا گویا بجائے دوستون کے دشمن نظر کے سامنے آ گئے۔ مگر وہ دیکھو اب میری سمجھ مین آ گیا۔ دیکھو وہ میک آلپین ہین وہ اُن کا جھنڈا ہے۔ اور وہ دونون خونخوار بھائی بھی نظر آ رہے ہین۔“
ارسولا:- لیکن بیوی اُن کے درمیان مین ایک چھوٹی جماعت کے آگے کون ہے؟
اوی لینا:- مین خود کی کلغی تک پہچانتی ہون۔ بیشک وہی ہین۔ تو کیا اُنھون نے دغا بازی کی؟ اور دشمنون سے مل گئے! خود اُن کے ساتھ دغا بازی کی گئی؟ اور گرفتار کر لیے گئے۔ افسوس میرا دوسرا خیال غالباً صحیح ہے۔ معلوم ہوتا ہے شریف ڈنبار اور اُن کے ہمراہی کسی کمین گاہ مین پھنس گئے۔ اور اب وہ

جنگی قیدی ہین جو خونخوار میک آلپین نے انھین گرفتار کر لیا ہے۔ اے ہے تو اب
ابا جان اور بھائی کو اپنے چند ہمراہیون کے ساتھ اتنی بڑی عظیم الشان فوج کا
مقابلہ کرنا پڑے گا۔ اور کوئی اُن کی مدد کے لیے نہ آئے گا۔ یہ ہوا تو یقیناً انھین
شکست ہو جائے گی۔"

ارسولا "بیوی دیکھیے آپ کے ابا جان اور بھائی اپنے سپاہیون کے سامنے
کھڑے کچھ کہہ رہے ہین جسے سنتے ہی سب نے زور و شور سے نعرہ بلند کیا۔"

اور حقیقت یہ ہے کہ آرل گلن گائل اور لارڈ ملکم کے پُرجوش الفاظ نے
ایک ہزار بہادرون کو لڑائی پر آمادہ کر دیا تھا۔ اُنھون نے زور و شور سے
نعرہ بلند کیا اور بگل کی آواز ین بھی گونجنے لگین۔ لیڈی آدی لینا اور اُس کی
خادمہ دونون بخوبی دیکھ رہی تھین کہ سامنے میدان مین کیا واقعات پیش
آرہے ہین۔ لارڈ ملکم نے اپنا گھوڑا بڑھا کے اُس فوج کو دیکھ لیا تھا جو پہاڑون
مین سے نکلی تھی۔ اور پہچان گئے تھے کہ میک آلپین کے سپاہی ہین۔ لارڈ ڈنبار
اور اُن کے ہمراہیون کو بھی اُنھون نے دیکھ لیا تھا۔ جن کی حالت سے صاف
ظاہر تھا کہ اِن خونخوار بھائیون کے ہاتھ مین قید ہین۔ یہ دیکھتے ہی فوراً اپنے
باپ کے پاس واپس آئے۔ اور جو کچھ دیکھا تھا بیان کر دیا۔ ارل نے کہا "اگرچہ
اب ہمین کسی مدد کی امید نہین ہے مگر جب تک ہو مین آگے بڑھ کے دشمن سے مقابلہ
کرون گا۔"

اس کے بعد ارل اور ملکم دونون نے یکے بعد دیگرے اپنے لوگون
کے سامنے مختصر اور پُرجوش تقریرین کین اُنھین بتا دیا کہ ہمارے مددگار دوست
لارڈ ڈنبار خدا جانے کیونکر سخت مصیبت مین مبتلا ہو گئے ہین۔ لیکن ہمین
امید ہے کہ اُن کی بڑی فوج دشمنون کی پشت کی جانب سے عنقریب نمودار
ہو گی۔ اور جو تجویز آج صبح کے لیے قرار پا چکی تھی وہ ضرور عمل مین آئے
گی۔ پھر ارل اور ملکم نے کہا "ہمارے بہادرون کو چاہیے کہ اپنے آباواجداد
کی سی بہادری ظاہر کرین" اسی کے جواب مین وہ پُرجوش نعرہ بلند
ہوا تھا جو قصر کے برج کے اوپر آدی لینا اور ارسولا کے کانون تک پہونچا تھا۔

اب ہر لمحہ ایک محفوظ مقام سے دیکھنے والے کے لیے زیادہ دلچسپ ہوتا جاتا تھا۔ ٹیک آلپین بھائی لارڈ ڈنبار اور اُن کے ہمراہیون کو اس طرح گرفتار کیے ایک مکان مین لے گئے جو قصر سے دو میل کی مسافت پر تھا۔ اُن کے احاطے مین یہ جنگی قیدی بند کر دیے گئے۔ ٹیک آلپین کے ایک سو آدمی اُن کی حفاظت کے لیے مقرر ہوئے۔ یہ تعداد اس کام کے لیے کافی تھی۔ اس لیے کہ ڈنبار کی فوج والے اسلحہ سے محروم کر دیے گئے تھے۔ بقیہ نو سو لوگون کو لے کر ڈنڈلف اور ایتھ ہار کوس اِلنڈیل کی فوج مین شامل ہو گئے۔ اور اُس کے آدھ گھنٹے کے اندر لڑائی شروع ہو گئی۔

نازک دل والی آدی لینا کے لیے یہ نہایت نازک وقت تھا۔ اُس کے نازک دل مین طرح طرح کے خیالات پیدا ہوتے۔ کبھی چہرہ خوشی سے چمکنے لگتا کبھی سارا بدن کانپنے لگتا۔ کبھی جوش سے مُٹھیان کس لیتی۔ اور ہونٹ کھل جاتے لیکن آدی لینا کی نظر فقط ایک طرف جمی ہوئی تھی۔ وہ لڑائی کو نہین دیکھ رہی تھی بلکہ اُس کی نظر اپنے باپ اور بھائی کے ساتھ ساتھ رہتی۔ جو پہلو بہ پہلو لڑ رہے تھے۔ اُرسولا کا دل فقط آرل اور نکلم مین نہین لگا ہوا تھا۔ بلکہ اُس کی نظرین میدان جنگ مین ہر جانب دوڑ تین۔

ایک گھنٹہ اسی حالت مین گزر گیا۔ اور کسی جانب ذرا سی بھی کامیابی نہین حاصل ہوئی۔ گلن گائل کی فوج اگرچہ تعداد مین بہت کم تھی لیکن استقلال کے ساتھ لڑتی رہی۔ اتنی دیر مین دونون جانب کے بہت سے لوگ زخمی ہو کے گر چکے تھے۔ اور آدی لینا اپنے باپ اور بھائی کو اُسی طرح نظر جمائے ہوئے دیکھ رہی تھی۔ یکایک اُس نے دیکھا کہ نکلم اور لارڈ اِلنڈیل سے مقابلہ ہو گیا۔ لیکن اُسی مقام پر ایسی شدید لڑائی ہونے لگی کہ دونون علحدہ ہو گئے۔

مگر افسوس آدی لینا کا چہرہ دفعتہً زرد کیون پڑ گیا؟ اور اب اُس پر مُردنی کیون چھائی ہوئی ہے؟ شاید اس کی یہ وجہ ہو کہ وہ اپنے والد کی فوجون کو پیچھے ہٹتے دیکھ رہی ہے افسوس گلن گائل

کی فوج بے ترتیب ہو گئی اور بھاگ رہی ہے۔ ہر شخص پریشان اور منتشر ہے۔
یہ دیکھتے ہی آدی لینا نے عاجزی سے زمین پر گھٹنے ٹیک دیے۔ اس مین اُم سولانے
بھی اُس کا ساتھ دیا۔ اور آدی لینا نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھائے۔
اور درگاہ الٰہی مین دعا مانگی کہ "یہ لوگ جو مجھے عزیز ہین اس لڑائی مین زندہ و
سلامت رہین"

یہ دعا مانگتے ہی آدی لینا اُٹھ کھڑی ہوئی۔ اور پھر میدان مین نظر
دوڑائی۔ "اپنے باپ اور بھائی کہین نہین نظر آتے تھے" ہئے ہئے! کیا وہ بھی
مارے گئے؟ اور دیکھو النڈل کے خونخوار وحشی ہر طرف گلن گائل کے لوگون
کو قتل کر رہے ہین۔ اُن کی صفین گلن گائل کے منتشر لوگون کی طرف برابر
بڑھتی آتی ہین۔ اور جو شخص سامنے آتا ہے اُسے وہ قتل کر ڈالتے ہین" آدی لینا
نے اپنے باپ اور بھائی کی سفید کلغیون کو پہچان لیا۔ اب وہ لڑتے نہین ہین۔ بلکہ
دشمنون کی صفون کے بیچ مین ہین۔ اور دشمن اُنھین اپنی فوج کے پیچھے لیے جاتے
ہین۔ ہائے ہائے! وہ قید ہو گئے۔ اور آدی لینا دل مین کہہ رہی کہ ایسے دشمنون سے
رحم کی امید رکھنا بیکار ہے۔

اب وہ بار بار النڈل کی فوج کے پیچھے پہاڑون کی جانب نظر
دوڑاتی ہے۔ جدھر سے ڈنبار کی فوجین آنے والی تھین۔ اُسے معلوم تھا کہ وہ
مدد اسی طرف سے آئے گی لیکن دو گھنٹے گزر گئے ابھی تک پتہ نہین۔ لارڈ ڈنبار
اور اُن کی چھوٹی سی فوج کو دشمنون مین دیکھ کر اُسے خیال ہوا تھا کہ دغا بازی
کی گئی ہے۔ مگر افسوس معلوم ہوتا ہے کہ ڈنبار کی بڑی فوج نے بھی آنے
مین دیر کی اور اسی وجہ سے النڈل اور ٹیک آپین کو کامیابی
حاصل ہو گئی۔

بدقسمت آدی لینا نے اپنے باپ کی فوج کا شکست کھانا اور اُن لوگونکا
قتل ہونا اپنی آنکھون سے دیکھ لیا تھا۔ پھر یہ بھی دیکھا کہ باپ بھائی دشمنون کے
ہاتھ مین گرفتار ہو گئے۔ اس کے بعد اب وہ اس طرف دیکھنے لگی جدھر سے
مدد کے آنے کی امید تھی۔ دیکھتے ہی دیکھتے اُس کی زبان سے نکلا "ہائین یہ کون

چیز ہے؟ آفتاب کی شعاعیں لوہے پر چمک رہی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ بیشمار ننگی تلواریں۔ تبر۔ اور نیزے گھاٹی میں چمک رہے ہیں۔ اب ایک بگل کی آواز بھی کان میں آئی۔ کیا حقیقت میں یہ وہی مددگار فوج ہے یا دشمنوں کی کوئی نئی کمک زیادہ خونریزی کرنے کی غرض سے آرہی ہے؟"

اب ہم یہ بتلادینا چاہتے ہیں کہ لڑائی کے خاتمے پر حملہ آور فوجیں قصر کے بہت قریب تک آگئی تھیں۔ کیونکہ گلن گائل سیاہ کو شکست ہوتے ہی دشمنوں نے اُن کا تعاقب کیا تھا۔ اور قصر کے قریب تک آپہونچے تھے۔ خونریزی بدستور جاری تھی کیونکہ گلن گائل کی فوج جس کی تعداد دوسو سے زائد نہیں رہی تھی اتنی دور پیچھے ہٹ کے پھر مقابلہ کرنے لگی۔ یہی لڑائی ہو رہی تھی جب کہ آدی لینا نے وہ منظر سامنے دیکھا جس کی وجہ سے اس کے سارے جسم میں ایک خوشی کی لہر سی دوڑ گئی۔

لیکن النڈیل اور میک آلپین کی متحدہ فوجوں کو ابھی کسی بات کی خبر نہ تھی۔ کیونکہ وہ فتح کے نشہ میں مست ہو رہے تھے اور خونریزی میں مصروف تھے۔ اُنھوں نے پلٹ کے بھی نہیں دیکھا کہ اُن کی پشت کی جانب کیا ہو رہا ہے۔ اُدھر سے بگل کی آواز ان کے کانوں میں آئی تو اُن کی سمجھ میں بھی نہ آیا کہ یہ آواز کدھر سے آرہی ہے۔ لیکن فوراً خونریزی موقوف ہوگئی۔ اور گلن گائل کے لوگوں کو موقع مل گیا کہ قصر کے اندر داخل ہوجائیں جن کے اندر آتے ہی اُنھوں نے پھاٹک بند کر لیے۔ اور مارکوس النڈیل اور میک آلپین بھائیوں نے اپنی فوجوں کو از سر نو مرتب کیا۔ تاکہ اُس نئی آنے والی فوج کا مقابلہ کریں۔

اُن لوگوں کے ذریعے سے جو قصر میں واپس آئے آدی لینا کو یقینی طور پر معلوم ہو گیا کہ اُس کے باپ اور بھائی قید کر لیے گئے ہیں۔ اور دشمنوں نے اُنھیں اسی احاطے میں بھیج دیا ہے جہاں لارڈ ڈنبار اور اُن کے ہمراہی قید تھے۔ یہ معلوم کرکے اُسے کسی قدر اطمینان ہوا کہ اُنھیں کسی قسم کا صدمہ نہیں پہونچا ہے۔ اب آدی لینا نے غلاموں اور خدمتگاروں کو حکم دیا کہ

زخمیون کی خوب اچھی طرح خبرگیری کرین۔ اس کے بعد وہ پھر اُسی برج پر گئی جہان سے اُس نے اپنی چھوٹی سی فوج کو بہادری کے ساتھ لڑتے دیکھا تھا۔ اب کی اُس نے دیکھا کہ آلنڈیل اور تیک آبیین کی فوجین صفین باندھے کھڑی ہین۔ لیکن اب یہ فوج قصر گلن گائل سے اس قدر قریب تھی کہ آدی لینا نہایت صفائی سے لارڈ النڈیل کو گھوڑے پر سوار دیکھ رہی تھی جب کہ وہ اپنی فوجون کو جوش دلاتے پھرتے تھے۔ اس نے خونخوار تیک آبیین بھائیون کو بھی دیکھا۔ جن کے ہاتھ مین خون آلود تلوارین تھین۔ اور جو اپنے لوگون کی صفون مین چکر لگا رہے تھے اپنے وحشیانہ طریقے پر اُن بھائیون کی تعریف کرتے جنھون نے لڑائی مین بہادری ظاہر کی تھی۔ اور قصر گلن گائل کی طرف اشارہ کر کر کے کہتے تھے کہ اگر اس دوسری لڑائی مین جو اب پیش آنے والی ہے تم نے کامیابی حاصل کر لی تو یہ مال غنیمت تمھارے لیے موجود ہے۔"

آدی لینا نے زیادہ دیر تک اس فوج کو نہین دیکھا بلکہ بہت جلد اُس کی آنکھین پہاڑون کی طرف اٹھ گئین۔ جدھر سے نئی فوج آ رہی تھی۔ اب اُس نے دیکھا کہ ایک چھوٹی فوج ایک جنگی بہادر کی ماتحتی مین بڑھتی چلی آتی ہے جو زرہ بکتر سے آراستہ سر سے پاؤن تک دریائے آہن مین غرق اور خوشنما گھوڑے پر سوار ہے۔ تین سو سوار اُس کے پیچھے ہین اور اُن کے بعد پانچسو پیدل سپاہی چلے آتے ہین۔ جن کے بیچ مین ڈنبار کا جھنڈا بلند ہے۔

لیکن یہ افسر کون ہے جو اس چھوٹی سی جماعت کو میدان جنگ مین لیے آتا ہے؟ اُس کا چہرہ خود مین چھپا ہوا ہے۔ لہذا یہ معلوم کرنا غیر ممکن ہے کہ وہ کون ہے۔

چوراسی وان باب

فتح

آدی لینا نے اِس فوج کو آتے دیکھا تو اُس کا دل دھڑکنے لگا۔ جب اُس کے

فوری جذبات کچھ کم ہوئے تو اُسے نظر آیا کہ یہ فوج جو آرہی ہے دشمنوں یعنی آنندپال اور میک آلپین کی متحدہ فوجوں کے تہائی حصے کے برابر بھی نہین ہے۔ لیکن اِس پر غور کرنے کا اُسے زیادہ موقع نہین ملا تھا کہ اُس کے دیکھتے ہی دیکھتے ایک دوسری لڑائی شروع ہو گئی۔

جس طرح کوئی تلاطم خیز ندی پہاڑون پر سے اُتر کے میدان مین پھیل جاتی ہے اُسی طرح اِس وقت کنتھ کی فوج نے پھیل کے آنندپال اور میک آلپین پر حملہ کیا۔ سب کے آگے ہمارا نوجوان بہادر تھا۔ اور اب دونون فوجون مین تلوارین چل رہی تھین۔ بگل بجے اور لوگون نے زور و شور سے جنگ کے نعرے بلند کیے۔ کنتھ کی پیدل فوج سوارون کے ایک پہلو سے نکل کے آنندپال اور میک آلپین کی فوجون پر حملہ آور ہوئی۔

کنتھ کے دل مین اِس وقت عجیب و غریب جوش بھرا ہوا تھا۔ اس نے اپنے گھوڑے کو ایڑ لگائی جو اپنے سوار کا اشارہ پاتے ہی تیزی کے ساتھ دشمن کی صفون مین گھس پڑا۔

اتنے مین کنتھ کی نظرین اُس برج پر پہونچین جہان آدی لینا کھڑی لڑائی کا تماشا دیکھ رہی تھی۔ اس خیال نے اُس کے دل مین اور ولولہ پیدا کر دیا کہ مین اپنی معشوقہ کے سامنے جنگ کر رہا ہون۔ یہ اثر اس کے عضو عضو مین سرایت کر گیا۔ وہ ہمیشہ بہادر تھا لیکن جیسی بہادری اُس وقت اِس سے ظاہر ہو رہی تھی ناقابل بیان ہے۔

اب لڑائی زور و شور کے ساتھ ہو رہی تھی۔ گھوڑون کی ٹاپون سے اس قدر گرد اُڑی کہ لوگون کو سانس لینا مشکل ہو گیا۔ ناہ کوس آنندپال اور میک آلپین بھائی یہ سمجھتے تھے کہ اِس تازہ وارد فوج پر فتح حاصل کر لینا کوئی مشکل امر نہ ہوگا۔ لیکن اب اُنھین نظر آیا کہ یہ تمنا آسانی کے ساتھ نہین پوری ہو سکتی۔ بلکہ اب یہ خیال بھی اُن کے دل مین پیدا ہوا کہ دیکھین ہمین فتح حاصل بھی ہوتی ہے یا نہین۔ کنتھ کی بہادری نے ہمراہیون مین سے ہر شخص کے دل مین جوش پیدا کر دیا تھا۔ ہر شخص کو یہی دُھن تھی کہ اپنے نوجوان سردار کی ماتحتی مین اچھا

کی سی بہادری اور جرأت ظاہر کرے۔ اُن کے قدم کسی طرح آگے بڑھنے سے نہ رکتے۔ جو سامنے آتا اُسے کاٹ کے ڈال دیتے۔ یکایک سرانڈلف اور ایتھ نے اپنے گھوڑون کو آگے بڑھایا کہ اس تازہ وارد فوج کے سپہ سالار کا مقابلہ کرین۔ اُن کو آتے دیکھ کر کنتھ نے پیچھے ہٹنے کا خیال نہین کیا بلکہ اپنی تلوار زیادہ مضبوطی کے ساتھ پکڑ لی اور زین پر خوب جم کے بیٹھ گیا تاکہ اُن کے مقابلے کے لیے تیار رہو جائے۔ اُن دونون نے کنتھ پر ایک ساتھ حملہ کیا تھا۔ لیکن کنتھ سر سے پاؤن تک دریائے آہن مین غرق تھا۔ میک آلپین بھائی اپنی معمولی وضع مین تھے تاہم اُن کے جسمون پر ہلکی زرہین تھین۔ اور تلوارون کے علاوہ اُن کے پاس جنگی تیر بھی موجود تھے۔ جو ایک مضبوط دیوار کو منہدم کرنے کے لیے بھی کافی تھے۔ لہذا انسانی جسم گو کہ لوہے مین چھپا ہوا ہو اُن کا کیسے مقابلہ کر سکتا تھا؟

اوی لینا کو خبر نہ تھی کہ اس فوج کا افسر کنتھ ہے اُس کے دل مین اِس بات کا وہم و گمان بھی نہین گزرا تھا۔ مگر قدرتی طور پر اُسے اُس کے ساتھ ایک قسم کی ہمدردی پیدا ہو گئی۔ مگر جب اُس نے دیکھا کہ دونون میک آلپین بھائی ایک ساتھ اس سردار پر حملہ کر رہے ہین تو اُس کا نازک دل کچھ بجھ سا گیا۔ دل مین کہنے لگی کہ اس نوجوان کے لیے تو اکیلا ایک ہی میک آلپین سردار کافی تھا نہ کہ دونون نے ایک ساتھ حملہ کر دیا۔ مگر یہ لڑائی برابر کی لڑائی ہرگز نہین کہی جا سکتی۔

غرض لڑائی شروع ہو گئی یعنی کنتھ پر دونون میک آلپین بھائی ایک ساتھ ٹوٹ پڑے۔ آس پاس دونون طرف کے بہادرون نے لڑنے سے ہاتھ روک لیے اور اپنے سردارون کی لڑائی کا تماشا دیکھنے لگے۔ مگر یہ لڑائی زیادہ دیر تک نہین قائم رہی۔ کنتھ نے ایک بھائی کا وار خالی دیا اور دوسرے سے اس طرح بچا کہ اپنے گھوڑے کو یکبیک دوسری طرف موڑ دیا۔ اب پھر وہ دونون دوبارہ حملہ کرنے کی تیاری مین مصروف تھے کہ کنتھ نے اپنے گھوڑے کو ایڑ بتائی جو اشارہ پاتے ہی دونون میک آلپین بھائیون کے درمیان مین جا پہونچا۔ ساتھ ہی کنتھ نے اپنی تلوار کے ایک وار سے سرایتھ کا چہرہ بائین جانب زخمی کر دیا۔ لیکن یہ وار اتنی زور سے پڑا تھا کہ ایتھ اپنے گھوڑے پر نہ سنبھل سکا لڑھک کے

زمین پہ آ رہا۔ ساتھ ہی سر آنڈلف کو اُس نے اپنی تلوار کے ایک ہولے سے ڈھکیل دیا۔ چنانچہ وہ بھی اپنے گھوڑے سے الگ جا گرا۔ اُس کے مُنھ سے خون بھی جاری تھا۔ اور بیہوش پڑا ہوا تھا۔

یہ لڑائی دیکھتے ہی لیڈی اوی لینا کے دل پر سے ایک بہت بڑا بار ہٹ گیا۔ کنتھ کی اس کامیابی نے لڑائی میں جادو کا کام کیا۔ اُس کے ساتھ والے سپاہیوں کا دل بڑھ گیا۔ اور دشمنوں کے حوصلے پست ہو گئے۔ مگر اس لڑائی میں اس گھڑی تک لارڈ اللنڈیل کا اور ہمارے نوجوان بہادر کا مقابلہ نہیں ہوا تھا۔ اور نہ لارڈ آلنڈیل کو معلوم تھا کہ اس تازہ وارد فوج کا سردار کون شخص ہے۔ کیونکہ کنیتھ کا چہرہ خود میں چھپا ہوا تھا۔ اور اسنے ہمراہیوں کو اُس نے پہلے سے تاکید کر دی تھی کہ نعرہ بلند کرنے میں اُس کا نام نہ لیں۔ بلکہ اُن کے پُرجوش نعرے فقط ڈنبار کے نام سے ہوں۔

بہر حال لارڈ اللنڈیل اور میک آلپین کی فوجوں میں یہ خبر مشہور ہو گئی کہ ڈنبار کی تازہ وارد فوج کے سردار نے دو نوجوان میک آلپین بھائیوں کو زمین پر گرا دیا۔ لارڈ اللنڈیل کے دل میں دھڑکا پیدا ہوا کہ یہ حالت دیکھ کے فوج والے بد دل نہ ہو جائیں۔ لہذا اُنھوں نے گھوڑا بڑھایا تاکہ کنتھ سے مقابلہ کریں۔ لیکن اتنی ہی دیر میں آلنڈیل اور میک آلپین کی فوجوں میں پریشانی پیدا ہو گئی۔ اور سپاہی ہر طرف سے پیچھے ہٹنے لگے۔ یہ دیکھ کے مارکوس غصے کے لہجے میں چلائے "کمزور۔ بزدلو! کیا تمھیں یہ گوارا ہے کہ یہ چند لوگ تمھیں شکست دے دیں؟"

اس جواب میں آلنڈیل کے ایک سپاہی نے یہ کہا "کیا آپ یہ نہیں دیکھتے کہ ان چند لوگوں کا سردار کون ہے؟ جن یا فرشتہ ہے"

ساتھ ہی کنتھ کے سواروں نے ایک پُرجوش نعرہ بلند کیا۔ اور مارکوس اللنڈیل گھبرا کے اُس طرف دیکھنے لگے۔ اُنھیں نظر آیا کہ مذکورہ سوار متحدہ فوجوں کے درمیان میں سے ہو کے گزر گئے ہیں۔ اور اب پشت کی طرف سے میک آلپین فوجوں پر حملہ کر رہے ہیں۔ وہاں بھی کنتھ اُن کے آگے تھا

اور اپنی تلوار سے بڑے بڑے کارہائے نمایان انجام دے رہا تھا۔ ارکوس النڈیل نے کوشش کی کہ اپنی فوجون کو جمع کر کے اپنے دوستون کی مدد کرین لیکن اُن کی صفین بھی درہم اور برہم ہو چکی تھین۔ اور چند منٹ کے اندر آلنڈیل اور ہیک آلپین کی متحدہ فوجین ہر طرف بھاگ رہی تھین۔

اس وقت دشمنون کے مقابلے مین کنتھ کی شرافت و نیک نفسی بخوبی ظاہر ہو گئی۔ کیونکہ اُس نے اپنے سپاہیون کو حکم دیا "بس اب کوئی وار نہ کرو۔ یہ لوگ بھاگ رہے ہین تو اب ان کو پناہ دینی چاہیے۔ مگر ان تھین جتنے مل سکین گرفتار کر لو اب اس کے بعد اگر کوئی شخص بے ضرورت تلوار سے کام لے گا تو مین اُسے اپنا دشمن خیال کرون گا۔"

یہ بتانے کی ضرورت نہین کہ جس طرح کنتھ نے پہلے سپاہیون کو جوش دلا کر بہادری کے ساتھ لڑنے پر آمادہ کر دیا تھا اسی طرح اب اُنھین رحم اور ترس کھانے پر آمادہ کیا۔ اُس کی فتح مند سپاہ نے لوگون کے اسیر کرنے ہی پر قناعت کی اور بہتون کو قید کر لیا۔

اب کنتھ نے اپنے سوارون کی طرف مخاطب ہو کے کہا "میرے بہادرو! اب تم آکورس النڈیل کا تعاقب کرو اور جہان تک بنے اُنھین گرفتار کر لاؤ۔ مگر اُنھین کسی قسم کا صدمہ نہ پہونچنے پائے۔ وہ مقابلہ کرین تو بھی اُنکی جان نہ لی جائے۔ لیکن اُنھین جانے بھی نہ دو۔" کنتھ کے یہ الفاظ پوری طرح ختم نہین ہوئے تھے کہ سب سوار آرکوس النڈیل کے تعاقب مین روانہ ہو گئے۔

اِس اثنا مین میک آلپین کے ان سو سپاہیون نے جو قیدیون کی حراست پر مامور تھے لڑائی کا یہ انجام دیکھا تو خود بھی جگہ چھوڑ کے بھاگ گئے۔ یون قیدیون کو آزادی ملی اور وہ نکل کے اس مقام پر آئے جہان لڑائی ہوئی تھی۔ اور اُس وقت شریف کنتھ زخمیون کے احتیاط سے اُٹھانے کا انتظام کر رہا تھا۔ ضروری تدابیر کے بعد وہ اُن لوگون کے استقبال کے لیے بڑھا جو قید سے چھوٹ کے آرہے تھے۔ اب اُس نے اپنے خود کا اگلا حصہ اٹھا

اور گھوڑے سے اُتر کے لارڈ گلن گائل کے سامنے ادب سے گھٹنے ٹیک کے کھڑا ہو گیا۔

لارڈ گلن گائل نے اُس کو اُٹھا کے اپنے سینے سے لگا لیا! اور اُنھین اپنے دل مین ناز تھا کہ یہی وہ نوجوان ہے جسے مین نے اس کے بچپن سے پالا تھا۔ اور اب اس مین وہ تمام اعلیٰ صفات موجود ہین جو اسکاٹ لینڈ کے ایک بہادر کے لیے ضروری ہین۔ لارڈ ملکم۔ جافرے۔ لارڈ ڈنبار۔ گلبرٹ۔ اور بہت سے لوگ ہمارے نوجوان بہادر کے گرد جمع ہو گئے۔ اور اُن سب کے بشاش اور متبسم چہرون سے ظاہر ہوتا کہ وہ کنتھ کے کس قدر ممنون احسان ہین۔ کیونکہ اسی نے اُن سب کو اس قید سے چھڑایا۔ جس مین نہین معلوم اُن کا کیا انجام ہوتا۔

اب قصر گلن گائل کا پھاٹک کھلا۔ اور لیڈی آدی لینا اپنی خادماؤن کے ہمراہ نکلی۔ اس لیے نہین کہ اپنے باپ اور بھائی سے بغلگیر ہو۔ بلکہ اُس بہادر کا شکریہ ادا کرنے کے لیے جس کے جسم پر زرق برق زرہ تھی۔ اور جس کی بہادری نے ایسی نمایان کامیابی حاصل کی۔ حسین لڑکی یہ نہین جانتی تھی کہ مین کس سے ملون گی۔ اُس کے وہم و گمان مین بھی نہ تھا کہ یہ بہادر جس نے آج کے دن کارہائے نمایان انجام دیے جسکی سپہگری سے اُس کے اعزا اور دوستون کے جانین بچین وہی شخص ہے جس کی تصویر اُس کے دل مین موجود تھی۔

اب وہ نوجوان سردار جو زرق برق زرہ پہنے تھا اُس کو آتے دیکھ کے خود آگے بڑھا اور جھک کے اُس کے قدمون پر گر پڑا۔ اب اس وقت آدی لینا نے اُس کا چہرہ دیکھا "آئین! یہ تو نوجوان کنتھ ہے!" فوری تعجب کی وجہ سے آدی لینا گھبرا گئی۔ اور اضطراب کے ساتھ پیچھے ہٹنے لگی۔ کنتھ فوراً اُٹھ کھڑا ہوا اور بڑھ کے اُسے سنبھال لیا۔ ورنہ وہ یقیناً گر پڑی ہوتی۔

کنتھ کی زندگی مین یہ عجیب و غریب گھڑی تھی جب کہ وہ ایک فاتح کی حیثیت سے گلن گائل کی معزز بیٹی کو اپنے بازون پر سنبھالے ہوئے تھا!"

اب کنتھ نے حیرت زدہ آدی لینا کو اُس کی خادماؤن کے سپرد

کر دیا۔ اتنے مین کنتھ کا ہاتھ کسی نے اپنے ہاتھ مین لے لیا اور کہا "شریف نوجوان تم نے آدی لینا کو جیت لیا۔ اور وہ تمھاری دلھن بنے گی"۔

یہ الفاظ ارل گلن گائل کے تھے اور انھین نے کنتھ کا ہاتھ پکڑا تھا کنتھ کا چہرہ خوشی سے چمکنے لگا اور بولا "لارڈ صاحب آپ نے اپنی بیٹی کے دینے کا وعدہ فرمایا میرے لیے دنیا مین اس سے بڑی کوئی مسرت نہین ہو سکتی لیکن جس دن مین حسین آدی لینا کو اپنے ساتھ گرجا مین لیجاؤن گا۔ اُس روز مین بھی اسکاٹ لینڈ کا ایک نہایت معزز خطاب اس کو دون گا"۔

جن لوگون نے کنتھ کے یہ الفاظ سُنے متعجب ہو گئے لیکن اُس کا اصل مطلب بجز وفادار ڈرہات کے اور کوئی نہین سمجھ سکا۔ اور خود کنتھ بھی اس کے سمجھانے کے لیے اِس مقام پر نہین ٹھہرا۔ اُس نے دوڑ کے آدی لینا کا ہاتھ پکڑ لیا جس کی گھبراہٹ اور پریشانی اب دور ہو چکی تھی چنانچہ وہ شرماتی اور مسکراتی ہوئی کنتھ کے ساتھ قصر گلن گائل کی طرف واپس چلی۔ اُس کے باپ بھائی اور بہت سے لوگ اُس کے پیچھے تھے۔

پچاسی وان باب

ایک مہینے کے بعد

اب ہم مختصر طور پر ان دونون لڑائیون کا نتیجہ بتانا چاہتے ہین ان تین ہزار آدمیون مین سے جو صبح کے وقت النڈیل اور میک آلپین کے جھنڈون کے نیچے کھڑے ہوئے تھے پانچسو میدان جنگ مین بیجان پڑے تھے۔ اور اتنے ہی کنتھ کے سپاہیون نے قید کر لیے تھے۔ تین سو مارکوس النڈیل کے ساتھ بھاگ گئے تھے اور باقی مختلف راستون پر منتشر ہو گئے تھے۔ ارل گلن گائل کے ایک ہزار لوگون مین سے فقط دو سو زندہ بچے تھے۔ کیونکہ اُن کی زیادہ تعداد النڈیل اور میک آلپین کی بیرحمی سے قتل ہوئی تھی۔ کنتھ کی سپاہ مین سے فقط پچاس میدان جنگ مین مارے گئے۔ اور تقریباً دو سو زخمی ہوئے

جن مین سے بعض کے زخم نہایت خطرناک تھے۔ قیدیون مین سر آنڈلف اور ہنر آتھ سیک آلبین بھی تھے۔ کیونکہ یہ دونون بھائی کنتھ کے مقابلے مین زخمی ہو کے گرے تھے۔ اور پکڑ لیے گئے تھے۔

قصر گلن گائل مین پھر ہر طرف چہل پہل پیدا ہوگئی۔ دونون جانب کے زخمی قصر کے اندر اُٹھا لائے گئے۔ اور قیدیون کو بھی قصر کے اندر جگہ دی گئی۔

شام کے وقت اُن قیدیون کو جنھون نے اپنے گھر واپس جانا چاہا یہ اقرار لے کے واپسی کی اجازت دی گئی کہ وہ پھر کبھی ارل گلن گائل کے مقابلے پر نہ آئین گے۔ لیکن اُن مین سے بہتون نے اس بات کی درخواست کی کہ اُنھین ارل گلن گائل کی ملازمت مین داخل ہونے کی اجازت دیجائے اور اُن کی یہ درخواست قبول کر لی گئی۔

یہ کہنا بیکار ہے کہ زخمیون کی خوب اچھی طرح خبرگیری کی گئی۔ قصر کے کمرے جن مین زخمی ٹھہرائے گئے اُن مین دوست دشمن کا امتیاز نہ تھا۔ بلکہ گلن گائل اور ڈنبار والون کی طرح سیک آلبین اور آلنڈیل کے لوگون کی بھی خبر لی جاتی تھی۔

سیک آلبین بھائی ایک خوشنما کمرے مین رکھے گئے۔ اور اس زمانے کے اصول کے مطابق بحیثیت سردار کے ان کی عزت کی گئی۔ لیکن فاتحون کے اس شریفانہ طرز عمل نے ان وحشی بھائیون پر کوئی اچھا اثر نہین کیا۔ اپنی شکست سے وہ اُسی طرح رنجیدہ اور بھونے رہے۔ بلکہ انتقام کی تجویزین بھی سوچ رہے تھے۔

کنتھ کے رسالے نے شام کے اندھیرے تک مارکوس آلنڈیل کا تعاقب کیا۔ لیکن اُس مغرور سردار اور اُس کی شکست خوردہ فوج کو نہ پا سکے مزید تعاقب بیکار خیال کیا گیا۔ کیونکہ رات کی تاریکی مین اُن لوگون کے لیے نکل جانے کا کافی موقع پیدا ہو گیا تھا۔

دوسرے دن صبح کو ایک قاصد قصر گلن گائل مین آیا جس سے معلوم ہوا کہ جو سردار ہنر جمیس لنڈسے کے قصر مین جمع ہوئے تھے اُنھون نے

ارل گلن گائل کی مدد کے لیے اپنی فوجین جمع کی ہین- اور اب اُن فوجون کے ساتھ آرہے ہین- اُسی دن سہ پہر کو یہ دوست فوجین قصر گلن گائل کی دیوارون کے نیچے آپہونچین- یہ سر ڈونلڈ کنمور- سر جیمس لنڈسے- بیرن کیلڈ ر وڈ- سر ایبرٹ باربور اور دیگر سردارون کی فوجین تھین جن مین پانچ ہزار سپاہی تھے-

ابتدائی انتظام کے مطابق سر ڈونلڈ کنمور اس متحدہ فوج کے اعلی سردار تھے- لیکن یہان پہونچ کے اُنھون نے ارل گلن گائل کو اپنا اعلی سردار مقرر کرلیا- کیونکہ یہ سب لوگ اُنھین کے حمایت اور مدد کے لیے جمع ہوئے تھے- اب چونکہ لڑائی چھڑ چکی تھی لہذا ان لوگون کو جنھون نے جدید نیابت کے خلاف ہتھیار اُٹھائے تھے اپنا کوئی خاص مقصد ظاہر کردینا ضروری تھا- چنانچہ متحدہ فوجین جیسے ہی قصر گلن گائل مین پہونچین اُن کے سردارون نے جمع ہو کے باہم مشورہ کیا-

کنتھ کے ذریعے سے یہ بات ظاہر ہوگئی تھی کہ جدید نیابت نے لارڈ گلن گائل اور لارڈ ملکم کی گرفتاری کے حکمنامے جاری کیے تھے- لہذا سمجھنا چاہیے کہ اُنھین کی طرف سے باہمی لڑائی کی چھیڑ ہوئی- اگر ارل گلن گائل اور اُن کے دوست اس معاملے کو رفع کرنا چاہتے تو ایسا ان واقعات کے بعد یہ معاملہ اُن کے اختیار سے باہر تھا- یہ بات یقینی تھی کہ نائبین اپنے دوست اور طرفدار مارکوس النڈیل کی شکست کا انتقام ضرور بالضرور لینا چاہین گے اور فوج بھیجین گے کہ ان حکمنامون کی زبردستی تعمیل ہو جو مارکوس النڈیل کے پاس موجود ہین- لہذا یہ سمجھنا چاہیے کہ نائبون نے اعلان جنگ کردیا تھا- اور گلن گائل کے طرفدارون نے اسے قبول کرلیا تھا-

اب صورت واقعہ یہ تھی- اور کسی فریق کو دبنے کی ضرورت نہین محسوس ہوتی تھی- نیابت کے لیے لازم تھا کہ اپنے حکم کی تعمیل کرائے ورنہ اُس کا اقتدار زائل ہوا جاتا تھا- رہے نیابت کے مخالف یعنی گلن گائل کے طرفدار وہ اس بات کو ہرگز نہین گوارا کرسکتے تھے کہ نائبون کے

اس حکم کی تعمیل ہو۔ کیونکہ اس سے زیادہ کوئی چیز اُن کی قوت کو توڑنے والی نہ ہو سکتی تھی۔

لہذا ملک میں اندرونی جنگ و پیکار ہونا اب ایک لابدی شے تھا۔ اور ہر فریق اُس کے لیے امکانی تیاریاں کر رہا تھا۔

قصر گلن کائل میں سرداروں نے ان تمام پہلوؤں پر نظر ڈالی اور اس نتیجے کو پہونچے جو ہم نے بیان کر دیا۔ مگر اس کا اظہار اس طریقے پر ہوا کہ لڑائی کے دوسرے ہی دن گلن کائل اور ڈنبار کی پہاڑیوں کی چوٹیوں پر اور دونوں قصروں کے برجوں پر آگ روشن کر دی گئی۔

یہ روشنی فقط ڈنبار اور گلن کائل کے علاقوں میں نہ تھی بلکہ قرب و جوار کے اور سرداروں نے بھی اپنے قصروں اور پہاڑوں کی چوٹیوں پر آگ روشن کر دی تھی۔

کنتھ کی اس فتح نے سارے علاقے میں ہل چل ڈال دی تھی۔ لہذا بہت سے سردار جو اُس سے پہلے جدید نیابت کی طرفداری ظاہر کر چکے تھے۔ یا اس وقت تک پس و پیش کر رہے تھے کہ کس طرف شریک ہوں انہوں نے علانیہ ارل گلن کائل کی طرفداری اختیار کر لی۔

کئی دن تک گلن کائل اور ڈنبار کے علاقوں میں عجیب و غریب ہلچل رہی۔ ہر پہاڑی پر آگ روشن تھی جس سے رات کو ہر وادی اور میدان میں روشنی پھیل جاتی۔ اور دن کو ہر طرف سے فوجوں کی نقل و حرکت جاری رہتی جس کا سلسلہ ختم ہونے ہی کو نہ آتا۔

لارڈ گلن کائل اور اُن کے مشیروں نے فوراً کارروائی شروع کر دی اسکاٹ لینڈ کے باشندوں کے نام ایک عام اعلان شائع کیا گیا جس میں بتایا گیا کہ جدید نیابت نے ارل گلن کائل کے خلاف بغیر کسی واقعی وجہ کے دشمنی ظاہر کر دی ہے۔ اسی اعلان میں یہ بھی بتایا گیا کہ ان خود ساختہ نائبوں کی فوجوں کو قصر گلن کائل کی دیواروں کے نیچے ایک بڑی بھاری شکست دی جا چکی ہے۔ اسی اعلان میں یہ بھی خواہش کی گئی کہ کے لی ڈونیا کے

تمام بہادر جنھیں اپنے ملک کے ساتھ محبت ہو اور انصاف و آزادی کو پسند کرتے ہوں آرل گلن گائل کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو جائیں۔ اُس اعلان میں کنتھ کا ذکر بھی نہایت عمدہ الفاظ میں کر دیا گیا تھا۔ لیکن اس کی کوئی خاص ضرورت نہ تھی۔ اس لیئے کہ اتنے ہی دنوں میں دور دور تک اُس کی شہرت ہو گئی تھی۔ اگرچہ یہ وہ زمانہ تھا جب ذرائع آمد و رفت بہت محدود اور دشوار تھے۔ لیکن ہمارے نوجوان بہادر کا نام چند ہی روز کے اندر اسکاٹ لینڈ کے ہر حصے اور کونے کونے میں پہونچ گیا۔ ہر شخص کو اس نوجوان کے نام سے دلچسپی تھی۔ گویا اُس کا نام ایک جادو تھا کہ جس کسی کے کان میں پڑ جاتا وہ جوش و خروش کے ساتھ اُس کا طرفدار ہو جاتا۔ اُس کے گذشتہ کارنامے نہایت ہی دلچسپی کے ساتھ سُنے جاتے اور کہا جاتا کہ خدا اُس نوجوان پر مہربان ہے کیونکہ قصر آلنڈیل میں بہت سے خلاف قیاس واقعات پیش آئے ہیں۔ جن میں عجیب و غریب منظر دیکھے گئے۔ اور حیرت ناک آوازیں سُنی گئیں۔ یہ سب ایسی باتیں تھیں کہ عوام کے دلوں پر اُن کا بڑا اثر ہوا۔ اور سب بے دیکھے کنتھ کے نام کے عاشق ہو گئے۔

غرض ہر شخص یہی چاہتا تھا کہ اس نوجوان بہادر کی طرف سے لڑے جو ایسے عجیب و غریب کارنامے ظاہر کر چکا ہے۔ جس کا استقلال ضرب المثل ہے۔ اور جو نہایت ہی شریف و نیک نفس ہے۔ ایسی حالت میں یہ کوئی زیادہ تعجب کی بات نہ تھی کہ حسین لڑکیاں اور خطاب یافتہ سرداروں کی بیٹیاں اُس نوجوان کا نام سُن کے متحیر ہو جائیں اور اُن کے دل دھڑکنے لگتے۔ مختصر یہ کہ گلن گائل کی طرفداری میں کنتھ کے نام نے بڑا اثر کیا۔ روزنئے سردار اپنی فوجوں کے ساتھ آکے آرل گلن گائل کی فوج میں شریک ہوتے۔ اور سب محض اس وجہ سے تھا کہ کنتھ کے نام نے بڑا اثر پیدا کر لیا تھا۔

اس اثنا میں ہمارا نوجوان بہادر ارل گلن گائل کے مزاج میں بے انتہا دخیل ہو گیا۔ ہر اہم معاملے میں وہ اسی سے مشورہ کرتے۔ چنانچہ اُس نے بھی فقط آرل گلن گائل پر اپنا دہ راز ظاہر کر دیا جس سے ہمارے

ناظرین واقف ہو چکے ہین۔ اور کنیتھ نے وہ سب خلاف قیاس واقعات بھی ارل گلن گائل سے بیان کر دیے جو قصر النڈیل مین اُس کو نظر آئے تھے۔ ہمارے نوجوان بہادر نے وہ سارا قصہ بھی بیان کر دیا جو پُر اسرار عورت کی زبانی سنا تھا۔ اور جو کاغذ پر لکھا ہوا اگنےٹیس کے پاس محفوظ تھا۔ پھر کنیتھ نے گرٹشیم کے وہ الفاظ بھی بیان کر دیے جو مرتے وقت اُس کی زبان سے نکلے تھے۔ اور جن کا ڈرماٹ بھی گواہ تھا۔

یہ عجیب غریب واقعات سُن کے ارل گلن گائل کا عجیب حال ہوا۔ لیکن اِن واقعات کو جو ارل اور کنیتھ کے درمیان مین اُس وقت پیش آئے ہم یہان تفصیل کے ساتھ نہین بیان کرنا چاہتے۔ خلاصہ یہ کہ ارل گلن گائل نے ہمارے نوجوان بہادر کو نہایت اشتیاق کے ساتھ اپنے سینے سے لگا لیا۔ اور کہا کہ خدا نے اس راز کو کیسے عجیب و غریب طریقے سے ظاہر کیا"۔ اور دونون مین طے پایا کہ کنیتھ ابھی اِس راز کو اپنے سینے ہی مین بند رکھے۔ اور اب اِس کے بعد کسی پر کبھی ان باتون کو نہ ظاہر ہونے دے تا وقتیکہ کوئی مناسب موقع نہ ہاتھ آئے۔ اور کوئی ایسی عدالت نہ قائم ہو جو بغیر جنبہ داری کے فیصلہ کر سکے غرض لارڈ گلن گائل نے یہ مشورہ دیا اور ہمارا نوجوان بہادر اُس پر کاربند ہوا۔

اب ہمارے ناظرین خود ہی اندازہ کر لین کہ کنیتھ کو قصر گلن گائل کے قیام مین کیسی خوشی حاصل ہوئی ہو گی۔ وہ لڑائی کی تیاریون مین مصروف تھا۔ لیکن جو وقت بچتا اُس کو آڈی لینا کی صحبت مین بسر کرتا۔ آہ اب یہ حسین لڑکی بھی کیسی خوش تھی۔ اس کا چہرہ گلاب کے پھول کے مانند شگفتہ تھا۔ اُس کی آنکھون سے مسرت ظاہر ہوتی کیونکہ اب اُسے موقع ملا تھا کہ اپنے دل کے مالک بہادر کنیتھ کے ساتھ اپنا وقت بسر کرے۔ دونون اکثر قصر گلن گائل سے دُور نکل جاتے اور گزشتہ باتون کا تذکرہ کرتے ہوئے پہاڑ دن اور ہوا دیون کی سیر کرتے۔ انھین تعجب ہوتا کہ ہماری زندگی مین کیسے عجیب و غریب واقعات پیش آ چکے ہین۔ اور آخر مین اِس بات کی خوشی ہوتی کہ وہ سب

خطرے رفع ہو چکے ہین اور اب ہمین کسی بات کا خوف نہین۔
اکثر عورتین بھی ہمارے اس قصے کو پڑھین گے اور وہی اس بات کا اندازہ کر سکتی ہین کہ آدی لینا کے دل مین آج کل کیسی مسرت اور خاطر جمعی ہوا کرتی ہو گی جب وہ اپنے نوجوان عاشق کے بازو پر سہارا دیے ہوئے اس کے خوبصورت چہرے کو دیکھتی ہو گی۔ اُن دونون کے لیے یہ انتہا درجے کی خوشی کے دن تھے۔ لیکن یہ زمانہ اور یہ حالت زیادہ زمانے تک نہین قائم رہ سکی۔ ایک مہینہ فوجی تیاریون مین صرف ہوا۔ اس کے بعد ضرورت محسوس ہوئی کہ آگے بڑھ کے دشمن کا مقابلہ کیا جائے۔ کیونکہ جاسوسون کے ذریعے سے معلوم ہوا۔ دشمن اپنی فوجون کے ساتھ بڑھ رہے ہین۔
اب یہ بتا دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مارکوس الندیل اپنی بقیۃ السیف فوج کے ساتھ جس قدر جلد ممکن ہوا بھاگ کے آڈنبرا پہونچے۔ مگر اُن کی شکست کی خبر اُن سے پہلے پہونچ چکی تھی۔ قاعدہ ہے کہ شکست کی خبر ہمیشہ بھاگنے والون اور پناہ گزینون سے پہلے پہونچا کرتی ہے۔ مارکوس الندیل اس دارالسلطنت مین پہونچے تو دیکھا کہ نائب نہایت خوف زدہ اور پریشان ہین۔ اگرچہ وہ خود ہی دہشت زدہ ہو رہے تھے۔ لیکن نائبون کو اس حالت مین پایا تو اُنھین بہت لعنت و ملامت کی۔ مارکوس الندیل کے آجانے سے تینون نائبون کو کسی قدر اطمینان ہوا اور اُنھون نے مارکوس سے پوچھا "اب بتائیے کیا تدبیر اختیار کی جائے؟" اُنھون نے کہا جس قدر خزانہ اور روپیہ ممکن ہو خرچ کر کے فوراً ایک بہت بڑی فوج جمع کیجائے اس بغاوت کو دور کرنا ضروری ہے۔ قصر گلن گائل کے سامنے دشمنون کو فتح حاصل ہو جانے سے آپ لوگون کو بہت بڑا نقصان پہونچ گیا ہے۔ اتنا ہی نہین کہ تین ہزار سپاہی ضائع ہوئے۔ بلکہ لاکھون آدمیون کو جدید نیابت کی طرف سے بے اطمینانی ہو گئی۔ اس کے علاوہ مارکوس الندیل نے کہا "مجھے افسوس کے ساتھ اقرار کرنا پڑتا ہے کہ کنتھ کے نام نے قومی ہر دلعزیزی حاصل کر لی ہے۔ لہذا اگر فی الفور اس کی بیخ کنی نہ کی گئی تو اس کا استیصال غیر ممکن ہو جائے گا۔ غرض

ان بناؤں پر مارکوس الفنڈیل نے اصرار کیا کہ جہاں تک بنے اس بغاوت کے دبانے کی فوراً کوشش کی جائے۔ نائبوں نے اس تجویز کو پسند کیا اور مارکوس کی ہدایتوں پر عمل کرنے لگے۔

مارکوس الفنڈیل کے خیال میں بعض ذاتی وجوہ بھی تھے جن کی بنا پر وہ اس بغاوت کو جس قدر جلد ممکن ہو رفع کرنا چاہتے تھے۔ اصل یہ ہے کہ اُن کے معاملات کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا۔ اس کے لیے لازم تھا کہ اپنے نزدیک وہ کسی بات کو اُٹھا نہ رکھیں۔ یہ ضروری تھا کہ اُن کو کنتھ پر قابو مل جائے ورنہ کنتھ اُنھیں نیست و نابود کر دے گا۔ گویا یہ سمجھنا چاہیے کہ اُن کے لیے اب یہ زندگی و موت کا مسئلہ تھا۔ اُن میں اور کنتھ میں کسی قسم کی معاملت یا صلح غیر ممکن تھی۔ خلاصہ یہ کہ کنتھ کو کامیابی حاصل ہوئی تو مارکوس کی تباہی یقینی تھی۔ برخلاف اس کے مارکوس بھی اگر اپنی عزت اپنے رتبے اپنی دولت اور اپنی جان کی حفاظت کرنا چاہتے ہوں تو یہ اُسی صورت میں ممکن تھا کہ وہ کنتھ کو تباہ و برباد کر دیں۔

انھیں ذاتی مصلحتوں سے مارکوس نے نائبوں کو آمادہ کر دیا کہ جس قدر جلد ممکن ہو کنتھ گائل اور اُن کے طرفداروں کا استیصال کر دیا جائے۔ نائبانِ سلطنت جب اس بات پر آمادہ ہو گئے تو مارکوس نے اُن سے درخواست کی کہ مجھے آپ شاہی فوج کا سپہ سالارِ اعظم مقرر کر دیں اس درخواست کو اُنھوں نے فوراً منظور کر لیا۔ یہ عہدہ حاصل کرنے کے بعد مارکوس الفنڈیل خاموش نہیں رہے۔ اُنھوں نے عام اعلان شائع کر دیا کہ جو لوگ شاہی جھنڈے کے نیچے جمع ہو کے لڑیں گے اُنھیں نہایت فیاضی کے ساتھ انعام دیا جائے گا۔ اُنھوں نے اسکاٹ لینڈ کے آس پاس کے چھوٹے چھوٹے جزائر کے سرداروں کو لکھا اور تاکید کی کہ اپنے بہم دستی بہادروں کے ساتھ اسکاٹ لینڈ میں آجائیں۔ اس سلسلے میں اُنھوں نے نائبوں سے شاہ ہنری ہشتم شاہ انگلستان کے دربار میں خطوط بھجوائے جن میں درخواست کی گئی تھی کہ اسکاٹ لینڈ کی بغاوت کے رفع

کرنے کے لیے آپ ہماری مدد کریں اور کچھ فوج بھیجدیں۔ بہرحال آرکوس نے باغیوں کے مقابلے اور استیصال کے لیے کوئی امکانی کوشش اُٹھا نہیں رکھی۔

مارکوس کے اعلان کا نتیجہ یہ ہوا کہ بہت سے غیر مہذب بدمعاش اُن کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو گئے۔ لیکن جب یہ لوگ جمع ہونے لگے تو آخراجات کے لیے روپیہ کی ضرورت پیش آئی۔ مگر خزانہ خالی تھا۔ اس کا انجام یہ ہوا کہ اب نائب بالکل مارکوس کے ہاتھ میں تھے۔ اور مجبوراً اُنھوں نے ظلم و جور اختیار کیا تاکہ روپیہ ہاتھ آئے۔ چنانچہ اڈنبرا کے تاجروں جوہریوں۔ اور تمام دکانداروں پر ایک ٹکس لگایا گیا۔ اور فہرستیں تیار کی گئیں کہ کون کون لوگ یہ ٹکس ادا کر سکتے ہیں ٹکس کے وصول کرنے میں بھی زیادتیاں کی گئیں اور لوگوں پر طرح طرح کے مظالم ہوئے۔ ٹکس وصول کرنے والے لوگوں سے ایسی بیہودگی کے ساتھ پیش آتے اور اُن پر ایسی زیادتیاں کرتے کہ اُن کی کارروائیاں عام طور پر نفرت کی نظر سے دیکھی جانے لگیں۔ چند مستقل مزاج اور خودسر باشندوں نے اُس ٹکس کے دینے سے انکار کر دیا۔ لہٰذا وہ پکڑ بلائے گئے۔ اور قصر کے اندر قید کر دیے گئے۔ اسی سلسلے میں اڈنبرا کے اندر کئی بلوے ہو گئے۔ لیکن مارکوس نے اُن کو فوراً اپنی فوج کے ذریعے سے دبا دیا۔ اپنے بدمعاش سپاہیوں کو اُنھوں نے ان لوگوں کے مکانوں پر مقرر کر دیا جن کی نسبت شبہہ تھا کہ لارڈ گلن گائل کے طرفدار ہیں۔ یا جو ٹکس ادا کرنے میں تاخیر کرتے ہیں۔ اسی طرح اڈنبرا میں روز بروز زیادہ مظالم ہو رہے تھے۔ مارکوس نے اسی پر اکتفا نہیں کی۔ بلکہ اپنے لوگوں کو گلاسگو اسٹرلنگ۔ پرتھ۔ ایبرڈین۔ اور دیگر بڑے شہروں میں بھیجا تاکہ اسی قسم کا ٹکس اُن شہروں کی رعایا سے بھی وصول کیا جائے۔ انجام یہ ہوا کہ ان مظالم سے عاجز ہو کر وہ ارل گلن گائل کے طرفدار ہو گئے۔ یہ عموماً وہ لوگ تھے جو اول تو نائبوں کا ساتھ دیتے اور اگر یہ نہ بن پڑتا تو خاموش بیٹھے رہتے اُن کے دشمنوں سے ہرگز نہ ملتے۔ لیکن مارکوس النڈیل کی کارروائیوں کا یہ نتیجہ ہوا کہ سب گلن گائل کے طرفدار ہو گئے۔

نائبان سلطنت اور اُن کے بے رحم سپہ سالار اعظم کے حالات قصر گلن گال میں بھی پہونچ گئے۔ جن کو سُن کے شریف آرل اور اُن کے طرفدار مطمئن ہو گئے کہ اب ہم یقیناً فتحیاب ہون گے۔ لارڈ گلن گال کی فوج مین ایک ہی مہینے کے اندر اتنے سپاہی جمع ہو گئے کہ فوراً کوچ کرنا ضروری نظر آیا۔ کیونکہ وہ ضلع اتنی فوج کو دو تین دن سے زیادہ سامان رسد نہین پہونچا سکتا تھا۔ اُنھون نے یہ بھی سُنا تھا کہ اڈنبرا مین ارل آرڈ الینڈیل کی ماتحتی مین بہت بڑی فوج جمع ہو گئی ہے اور روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ لہذا یہ بھی مصلحت سے خالی نہ تھا کہ ہم ہی پیش قدمی کرکے دشمنون کے یون روز بروز بڑھنے کا سلسلہ روک دین تاکہ اُن کی بہت کثرت نہ ہونے پائے۔ مگر مقابلے کے لیے اِدھر بھی ایک بڑی فوج درکار تھی۔ لہذا آرل گلن گال اور اُن کے دوست اپنی فوجین جمع کرنے لگے۔ چنانچہ ایک مہینے مین تقریباً پندرہ ہزار سپاہی جمع ہو گئے۔ اور اس فوج کے لیے رسد پہونچنا دشوار رہا تو اُنھین فوراً پیش قدمی کرنا پڑی۔

الغرض اپریل کی ایک مسرت خیز صبح کو جب نسیم سحر مست خرامی مین مصروف تھی۔ اس فوج نے اڈنبرا کی طرف کوچ کیا۔ کنتھ اڈی لینا سے رخصت ہوا۔ اور فوج کے ساتھ آگے کی راہ لی۔

قبل اس کے کہ ہم اس باب کو ختم کرین یہ بتا دینا چاہتے ہین کہ گلبرٹ اسلحہ ساز ارل گلن گال کے قصر ہی مین ٹھہرا ہوا تھا۔ وہ بھی فوج کے ہمراہ چلا آتا۔ اسے اس بات کی جراُت نہ ہوئی کہ اڈنبرا مین واپس جائے۔ کیونکہ اُسے مارکوس الینڈیل سے بہت اندیشہ تھا جو آج کل امراے سلطنت مین حکومت کر رہے تھے۔ مگر اُس کو اپنی بیٹی گلن ڈورا کی طرف سے اطمینان تھا۔ اس لیے کہ اسکے خیال مین تھا کہ مارکوس الینڈیل اس سے بالکل ناواقف ہین۔ اپنی بیٹی کے پاس کسی ذریعے سے اُس نے ایک خط بھی بھیجا جس مین اپنے متعلق اطمینان دلایا تھا اور جو وہ واقعات کی خبر دی تھی۔ انڈلف اور سرایتھ میک لیبن قصر گلن گال سے نکال کے دفعہ

ڈنبار میں بھیجدیے گئے تھے تاکہ اُسی عمارت میں نہ رہیں جس میں اوی لینا رہتی ہو۔ علاوہ بریں واقعات نے مجبور کیا تھا کہ اُس کے باپ بھائی اور عاشق تینون اُسے تنہا چھوڑ جائیں۔ قصر ڈنبار میں میک آلپین بھائی اس فوج کی حراست میں تھے جو قصر کی نگرانی کے لیے چھوڑ دی گئی تھی۔ اب اُن کے زخم اچھے ہو گئے تھے۔ لہذا اس قید کی حالت میں وہ اپنے اوپر اس طرح غصہ کرتے جیسے کوئی وحشی درندہ کٹھرے میں بند کر دیا گیا ہو۔ لیکن چونکہ لڑائی کے معزز قیدی تھے۔ اس لیے انھیں رہنے کو وسیع اور خوشنما کمرے دیے گئے۔ اُن کی خدمت کے لیے آدمی مقرر کیے گئے۔ اور یہ بھی اجازت تھی کہ قصر کے احاطے کے اندر جہان جی چاہے جا کے ٹہلا کریں۔

چھیاسی وان باب

زیور اور جواہرات

ناظرین کو یاد ہو گا کہ جب کنتھ۔ گلبرٹ۔ اور جافرے تینون ایک ساتھ اڈنبرے سے روانہ ہوے ہیں تو گلن ڈورا آرمور کے ساتھ اپنے مکان میں ٹھہر گئی تھی۔ ناظرین کو یہ بھی یاد ہو گا کہ بوڑھے دارو غہ اینگس و ہنن اندلیف میک آلپین اور چند اور سپاہیوں نے اسلحہ ساز کے مکان کی تلاشی لی تھی لیکن اُنھیں کوئی ایسی چیز نہیں ملی تھی جس کی وجہ سے نوجوان لڑکی یا بوڑھے قوال کو اُن لوگون سے کچھ زیادہ سابقہ پڑتا۔ دس دن اسی حالت میں گزر گئے اور کوئی اہم واقعہ نہیں پیش آیا۔ لیکن گلن ڈورا ہر وقت اپنے باپ اور عاشق کو یاد کیا کرتی۔ اور ہر وقت اُنھیں کی فکر میں رہتی۔ اُسے نظر آیا کہ وہ دونون کنتھ کے معاملات میں اس حد تک شریک ہو چلے ہیں کہ عنقریب وہی خطرے جو کنتھ کو درپیش ہیں اُن لوگون کے لیے بھی پیش آجائیں گے۔ آرمور اُسے ہر وقت تسلی و تشفی دیتا رہتا۔ مگر اس کا دل کسی طرح مطمئن نہ ہوتا۔

دس دن کے بعد اڈنبرا مین خبر آئی کہ کنتھ نے میک آلپین اور انڈیل کی متحدہ فوجون کو شکست دے دی۔ یہ سنتے ہی گلن ڈورا بہت خوش ہوئی۔ اور اُسے یقین ہو گیا کہ میرے والد اور جافرے دونون صحیح وسالم ہین۔ یہ خیال اُس کے دل مین اس قدر راسخ تھا کہ گویا واقعی اُس نے اُن کی خیریت سُن لی تھی۔ تین چار دن کے بعد اُس کے اس خیال کی تصدیق ہو گئی کیونکہ وہ جاسوس جسے لارڈ گلن گائل نے نابون کے خیالات کا پتہ لگانے اور عام لوگون کی حالت کا اندازہ کرنے کو اڈنبرا مین بھیجا تھا وہان پہونچ گیا۔ اُسی کی معرفت گلبرٹ اور جافرے کے خطوط گلن ڈورا کو ملے۔ کنتھ ہمیشہ اپنے دوستون کو یاد رکھتا تھا۔ لہذا اس نے بھی چند سطرین لکھ کے بڈھے قوال کے پاس بھیدین جس مین اُس فتح کا حال لکھا تھا جو اڈنبرا مین پہلے سے مشہور ہو چکی تھی۔ ساتھ ہی اُس نے اطمینان دلایا تھا کہ مجھے آیندہ کامیابی کی امید ہے۔

مارکوس النڈیل اس خفیہ جاسوس سے ایک دن پہلے دارالسلطنت مین پہونچ گئے تھے۔ اور فوراً حکم جاری کر دیا تھا کہ کوئی شخص اڈنبرا چھوڑ کے باہر نہ جانے پائے۔ اگر کسی نے اس حکم کی خلاف ورزی کی تو اُسے جرمانے اور قید کی سزا دی جائے گی۔ یہ حکم مزید مکسون کا دیا ہوا تھا۔ یہ امتناعی حکم نہ جاری کیا جاتا تو دارالسلطنت کی آدھی سے زیادہ آبادی شہر چھوڑ کے چلی گئی ہوتی۔ اِس قدیم شہر کے چارون طرف فوجین پھیلا دی گئین۔ اور کوئی شخص بغیر تحریری حکم کے اس حد سے باہر نہ نکل سکتا تھا۔ گویا اڈنبرا محاصرے کی حالت مین تھا۔ گلن ڈورا بھی کنتھ کی فتح کی خبر سنتے ہی قصر گلن گائل مین چلی گئی ہوتی۔ لیکن اُس کو بھی اس حکم کی بنا پر اپنے کنین گیٹ کے گھر مین ٹھہر جانا پڑا۔

کئی ہفتے گزر گئے اور اُس کے پا تا ر مور کے متعلق کوئی غیر معمولی واقعہ نہین پیش آیا۔ گلن ڈورا نے بلا تامل وہ رقمین ادا کر دین جو جدید حکومت نے مارکوس النڈیل کے اشارے سے اڈنبرا کے باشندون کے ذمے عائد کی تھین۔ بوڑھا قوال اور وہ خود ہر وقت اپنے گھر مین بیٹھے رہے۔ لہذا انھین خیال تھا کہ ہمارے ساتھ کوئی زیادتی نہ ہو گی۔

اس کے بعد مہینہ بھر تک وزیر یہ خبرین مشہور ہوتی رہین کہ آرل گلن گال فوجین جمع کر کے لڑائی کی تیاریان کر رہے ہین - اس خبر کی تصدیق اس طرح ہوئی کہ لوگون نے دیکھا کہ تینون نائب اور مارکوس التڈیل بھی اُن باغیون کے مقابلے کے لیے غیر معمولی تدبیرین اختیار کر رہے - گلن ڈورا کو پورا یقین تھا کہ میرے باپ اور جاذرے دونون ملکی لڑائی مین ضرور شریک ہون گے - لیکن اُس نے کسی قسم کا خوف نہین ظاہر کیا - وہ ضرور چاہتی تھی کہ دونون صحیح وسالم رہین - لیکن ایک اسکاٹ لینڈ کی لڑکی تھی - دل مین ملکی جوش بھرا ہوا تھا - لہذا آرزو مند تھی کہ اس میدان مین میرے باپ اور عاشق دونون نام پیدا کرین اور اُنھین نمود حاصل ہو -

ایک مہینے کے بعد ایک دن کا واقعہ ہے کہ شام کے وقت مارکوس التڈیل اور نائب بیٹھے آپس مین مشورہ کر رہے تھے - اور سوچ رہے تھے کہ کس طرح کامیابی حاصل کی جاے سامنے میز پر کاغذون کا انبار لگا تھا - جن مین صوبہ جات کے حاکمون کے خطوط تھے دارالسلطنت کے حکام کی اطلاعین تھین - فوجون کا شمار اور آمدنی و مصارف کے حسابات تھے - ایک کاغذ مین یہ حساب لکھا ہوا تھا کہ اس وقت فوج کا شمار ۲۰ ہزار ہے - جو زیادہ تر انعامات کے وعدون اور جدید نیابت کے طرفدار سردارون کی کوششون سے جمع ہوئی ہے - یہ ظاہر ہے کہ ایسی فوج اُسی وقت فوج کہی جا سکتی ہے جب تک اُس پر برابر روپیہ صرف ہوتا رہے - ایک دوسرے کاغذ پر آمدنی و مصارف کے حسابات تھے جن سے ظاہر ہوتا کہ اتنی سختیون پر بھی جو روپیہ جمع ہوا وہ تعداد مصارف کو دیکھتے بہت کم ہے - لہذا خزانہ بالکل خالی ہے

تو پھر اب کیا کیا جائے؟ کسی نہ کسی تدبیر سے روپیہ ضرور فراہم ہونا چاہیے - مزید ٹکسون کی گنجایش نہین رہی - انھون نے اس سے پہلے ہی اتنا ٹکس وصول کر لیا تھا کہ لوگ عام طور پر ناراض ہو رہے تھے - اور اُن کا جوش انتہا درجے کو پہونچ گیا تھا - اور اندیشہ تھا کہ ایسا نہ ہو کسی ادنی بات پر بے صبر ہو کے علانیہ بغاوت پر آمادہ ہو جائین -

نائبین اور مارکوس اننڈیل بار بار ایک دوسرے سے پوچھتے "آخر اب کیا کیا جائے؟" جو اُن کے پاس تھا۔ اور جو کچھ وہ حاصل کر سکتے تھے سب شاہی خزانے مین داخل کر دیا تھا۔ اڈنبرا مین تین چار بڑے مالدار آدمی تھے یہ نائبون کے بڑے پرجوش طرفدار تھے۔ اور اُن کے اثر نے اس وقت تک بڑی بڑی شورشون کو دبائے رکھا تھا۔ نائب لوگ اُن کو ہرگز اپنا دشمن نہین بنانا چاہتے تھے۔ اور نہ پسند کرتے تھے کہ کوئی غیرمعمولی اور ناجائز دباؤ ڈال کے اُن سے روپیہ وصول کرین۔ مگر اس احتیاط پر بھی اُنھون نے ان مالدار لوگون سے قرض لینے کی خواہش کی۔ اُنھون نے جواب دیا "قابل طمینان ضمانت پر ہم قرض دینے کو حاضر ہین" جواہرات جو نائبون اور اُن کے مالدار طرفدارون کے پاس موجود تھے اتنی بڑی رقم کے لیے کافی نہ تھے جس کی اُنھین اسوقت فوراً ضرورت تھی۔

مارکوس اننڈیل اپنے ذاتی مقاصد کے لحاظ سے بھی اس غرض مین کامیابی حاصل کرنا چاہتے تھے۔ لہذا سب سے زیادہ اُنھین کو اس کی فکر تھی دفعتہً اُنھون نے کہا "ایک تدبیر میری سمجھ مین آئی ہے جس سے ہماری یہ فوری ضرورت رفع ہو سکتی ہے۔ اڈنبرا کی عورتون سے اُن کے زیور اور جواہرات مستعار لے لیے جائین تاکہ ہمارا یہ مقصد پورا ہو" نائبون نے اس تجویز کو بہت پسند کیا۔ اور اس خیال سے کہ لوگون کو ظلم اور زیادتی کا خیال نہ ہو اُنھون نے ظاہر کیا کہ ہمارے خاندان کی تمام عورتون نے اپنے زیور و جواہرات حکومت کے حوالے کر دیے ہین۔ لہذا اڈنبرا کی دیگر معزز عورتون کو بھی اُن کے نقش قدم پر چلنا چاہیے"

اسی دن شام کے پانچ بجے سارا شہر اڈنبرا دفعتہً مشتعل ہو گیا۔ کیونکہ نقیبون نے شہر کے ہر حصے مین پکار دیا کہ "سب عورتین جن کے پاس زیور ہو عام اس سے کہ وہ اعلی طبقے کی ہون یا ادنے طبقے کی۔ اس بات کے لیے تیار رہین کہ اپنا زیور اُن ٹکس وصول کرنے والون کے حوالے کر دین۔ جو اُن کے گھرون پر اس غرض کے لیے آئین گے۔ آخر مین یہ دھمکی بھی دی گئی تھی کہ جو عورتین اپنا

زیور مستعار دینے مین تامل کرین گی۔ یا اُس کا کوئی حصہ چھپا رکھین گی اُنھین سخت سزائین دی جائین گی " اس حکم نے نائبون اور مارکوس النڈیل کی امیدون کے خلاف شہر مین بڑی شورش پیدا کر دی نقیبون کے اعلان کے ایک گھنٹے بعد سارے شہر مین ایسا جوش پیدا ہو گیا کہ جواہرات کے وصول کرنے والے جنھون نے فوراً گشت شروع کر دی تھی۔ اور اُن کے ساتھ لارڈ النڈیل کے سپاہی بھی موجود تھے گھرون مین داخل ہونے سے زبردستی رد کیے گئے۔ اور اُنھین دھمکیان دی گئین غرض مغرب کے وقت نظر آیا کہ قدیم دار السلطنت اڈنبرا مین ہر جگہ شورش مچی ہوئی ہے اور لوگ بغاوت پر آمادہ ہین۔ نائبون کو اس کا نہایت افسوس ہوا کہ ہم نے ایسا حکم کیون جاری کیا۔ لیکن مارکوس النڈیل نے کہا کوئی اندیشے کی بات نہین اب ہم اس حکم کو واپس نہین لے سکتے۔ کیونکہ اس سے ہماری کمزوری ظاہر ہوگی لہذا لازم ہے کہ لوگون سے زبردستی اس کی تعمیل کرائی جائے۔

چنانچہ مارکوس النڈیل نے کہا " آپ مجھے اجازت دین کہ مین ان دس بارہ کم عقل اور بیہودہ عورتون کو گرفتار کرا لون۔ جن کے رونے دھونے اور پیٹنے بہانے سے اُن کے شوہر اور باپ بھائی ہمارے ٹکس وصول کرنے والون کی مزاحمت کر رہے ہین۔ جہان اُن مین سے چند گرفتار ہو کے اس قصر مین آگئین پھر مین آپ کو یقین دلاتا ہون کہ ساری شورش دور ہو جائے گی اور شہر کی اور عورتون پر بھی کافی اثر پڑ جائے گا "

یہ کہتے ہی مارکوس النڈیل نے ایک فوجی افسر کو بلایا جو قصر ہولی رود مین موجود تھا۔ اور اُسے حکم دیا ایک بڑی جماعت ساتھ لے کر فوراً جاؤ۔ اور ایسی پندرہ بیس عورتون کو گرفتار کر لاؤ جنھون نے نائبون کے اس حکم کی تعمیل نہ کی ہو۔ اس کی بھی ضرورت نہین کہ وصول کرنے والون سے دریافت کیا جائے کہ کن کن مکانون مین حکم کی تعمیل نہین ہونے پائی یا کن لوگون نے اُن عہدہ دارون کی توہین کی۔ بلکہ تم بلا لحاظ اِسکے اِدھر اُدھر نکل جاؤ۔ اور معزز عورتون مین سے چند کو پکڑ لاؤ۔ بس سختی سے ہمارا مقصد حاصل ہو جائے گا۔ جس افسر کو اس کام کے لیے مارکوس النڈیل نے منتخب کیا اُن کی مرضی کا تھا۔ اور اُن کے احکام بجا لانے

کے لیے خوب موزوں تھا۔ اُس نے سپاہیوں کا ایک دستہ اپنے ہمراہ لیا۔ اور تعمیل کے لیے چلا۔

اب ہم اپنے ناظرین کو اسلحہ ساز کے مکان کے اندر لیے چلتے ہیں۔ رات کے دس بج گئے ہیں مگر مارموز اور گلن ڈورا ابھی تک جاگ رہے ہیں اور مکان کے اندرونی حصے میں چپکے چپکے بیٹھے باتیں کر رہے ہیں۔ ڈرے ہوئے ہیں کہ شام کے حکم اور اُس کے بعد کی شورشوں کا دیکھیے کیا انجام ہوتا ہے۔ چند جواہرات اور زیور جو گلن ڈورا کے پاس موجود تھے اُن کو اس نے اوپر نکال لیا تھا۔ اور میز پر سامنے رکھے ہوئے تھے کہ جس وقت کوئی سرکاری عہدہ دار آئے فوراً اُس کے حوالے کر دے۔ گلن ڈورا نے دیر کی خاموشی کے بعد کہا "آج رات کو میرا دل خود بخود بیٹھا جاتا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ اڈنبرا میں اب مظالم کی انتہا ہو چکی ہے۔ اور عنقریب کوئی نہ کوئی خوفناک واقعہ پیش آنے والا ہے۔ میرا دل آج کی طرح کبھی پریشان نہیں ہوا تھا۔"

مارموز۔ "بیشک مجھے بھی حالات اچھے نہیں نظر آتے۔ لیکن تمھیں پریشان نہ ہونا چاہیے۔ اس لیے کہ جن لوگوں سے تمکو تعلق ہے وہ لارڈ گلن گائل کے پاس محفوظ ہیں۔ اور یقین ہے کہ اب تم سے وہ اُسی وقت ملیں گے جب اُن کی فتحمند فوج اس شہر میں داخل ہو گی۔ اب تو بہت رات جا چکی۔ مجھے امید نہیں کہ سرکاری عہدہ دار آج رات کو یہاں آویں۔ اس لیے تم اپنے کمرے میں جا کے سو رہو۔"

گلن ڈورا۔ "نہیں جناب۔ ابھی تو مجھے بالکل نیند نہیں آتی۔ دیکھیے سنیے۔ یہ کیسی سڑک پر سے آوازیں آ رہی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے ابھی تک شورش رفع نہیں ہوئی۔ اگر شہر کے صلح پسند باشندے بیرحم فوجی سپاہیوں کے حوالے کر دیے گئے۔ جو ہمارے شہر کو گھیرے ہوئے ہیں تو مجھے یقین ہے کہ مارکوس انڈیل نہایت آسانی سے اپنے ہر حکم کی تعمیل کرا لیں گے۔"

مارمور" مگر آج شام کا حکم بہت سے صلح جو باشندون کو اس پر آمادہ کر دے گا کہ ہر طرح کی مصیبت برداشت کرنے کو تیار ہو جائین۔ کیا یہان کے باشندے اس بات کو گوارا کر لین گے کہ اُن کی بویان بہنین مائین اور بیٹیان یون بے رحمی سے لوٹ لی جائین؟ اور وہ خاموش بیٹھے دیکھا کرین؟ مگر گلن ڈورا تم تو بتاؤ تمھین ان زیورون کے چھن جانے کا افسوس ہو گا یا نہین؟"

گلن ڈورا" نہین بالکل نہین"

مارمور" بری جہال لڑکی مجھے معاف کرنا کہ مین نے تم سے ایسا سوال کیا۔ لیکن مین جانتا ہون کہ بڑی مستقل مزاج عورتون مین بھی اپنے زیورون کا کچھ نہ کچھ خیال ضرور ہوتا ہے کیونکہ اُن کے ذریعے سے اُن کا قدرتی حسن بڑھ جاتا ہے"

گلن ڈورا" میرا تو یہ خیال نہین ہے" لیکن دفعۃً اُسے یاد آ گیا کہ جافرے کے ساتھ محبت ہونے سے پہلے مین وہ اس زیور کو کس قدر عزیز رکھتی تھی۔ چنانچہ اُس نے ذرا تامل کے بعد کہا "ہان چند روز پہلے البتہ مین ان چیزون کی بڑی قدر کرتی تھی۔ اُس وقت کہین یہ واقعہ پیش آتا تو مجھے بڑا صدمہ ہوتا لیکن وہ حماقت اب مجھ مین نہین رہی۔ مگر مارمور خدا کرتا کہ ان ظالم نائبون اور مارکوس کی قوت کا مین مقابلہ کر سکتی۔ یہ نہ سمجھیے گا کہ مین یہ اپنے زیور کی وجہ سے کہتی ہون۔ مگر ہان یہ خیال کر کے میرا خون کھولنے لگتا ہے کہ یہ ظلم فقط عورتون کے لیے مخصوص ہے"

قوال" گلن ڈورا۔ اپنے جوش کو رد کو ابھی ابھی تھوڑی دیر ہوئی مین نے کہا تھا کہ اپنی طبیعت کی پستی دور کرو۔ لیکن اب مجھے کہنا پڑتا ہے کہ اپنے جوش کو روکو"

گلن ڈورا" ابھی تک نائبون کے اس حکم کا اصلی مقصد میری سمجھ مین نہین آیا تھا۔ لیکن اب مین بخوبی سمجھ گئی کہ یہ کتنی بڑی توہین ہے۔ ہر وہ یادگار چیز جو بیٹی کو اپنی مرحومہ مان سے ملی ہو۔ یا کسی اور دوستی و محبت کی یادگار ہو اُن کے حوالے کر دی جائے! اور کس غرض کے لیے؟ یہی کہ وہ اور

سختی کے ساتھ ظلم کریں"

مارمورا"آہ گلن ڈورا - اڈنبرا کی سب عورتوں میں ایسا ہی جوش وخروش پیدا ہو جائے جیسا کہ اس وقت تمھارے لفظوں سے ظاہر ہو رہا ہے تو مجھے یقین ہے کہ اپنے شوہروں اپنے باپوں اور اپنے بھائیوں کو وہ اتنا جوش ضرور دلا سکتی ہیں کہ سب ایک دل ہو کر اُن ظالموں کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوں جو ہمیں پیسے ڈالتے ہیں"

دفعۃً دروازے پر کسی کے کھٹ کھٹانے کی آواز آئی - نوجوان لڑکی کا چہرہ سرخ ہو گیا - مگر ایک ہی لمحے میں وہ رنگ جاتا رہا اور اب اُس کا چہرہ متین اور خاموش تھا - اُس نے بتی اُٹھا لیا اور کمرے سے نکلی - مارمورا اُس کے پیچھے پیچھے تھا اس لیے کہ اُس کے باپ کی عدم موجودگی میں وہ اپنے آپ کو اُس کا محافظ جانتا تھا - چنانچہ اُس نے نوجوان لڑکی کے کان میں آہستہ سے کہدیا کہ "دیکھو اپنے جذبات کو دبائے رکھنا"

گلن ڈورا"نہیں میرے شریف دوست تم اطمینان رکھو مجھ سے کسی قسم کی برہمی نہ ظاہر ہو گی - اپنے جواہرات اور زیور کو خاموشی کے ساتھ اُن کے حوالے کر دوں گی - مگر ہاں اپنی توہین کو میں ہرگز گوارا نہ کر سکوں گی" یہ کہہ کے اُس نے وہ خنجر نکال کے دکھایا جو اُس کے باپ نے اُسے دیا تھا -

مارمورا اس کا کچھ جواب نہ دے سکا - کیونکہ ایک شریف لڑکی کو وہ ایسے قابل تعریف جوش سے کیونکر روک سکتا تھا ؟

دونوں زینے سے نیچے اُترے اور گلن ڈورا نے دروازہ کھولا - فوراً ٹکس وصول کرنے والے افسر نے اپنا قدم دروازے کے اندر رکھدیا - اُس کے پیچھے بارہ مسلح سپاہی تھے اور ان میں سے دو کے ہاتھ میں مشعلیں بھی تھیں - جن کی روشنی میں اُن کی زرہیں اور خود چمک رہے تھے اسی روشنی میں اُن کے چہرے نہایت خوانخوار نظر آئے - اُن سپاہیوں کے پیچھے چند بازاری لوگ تھے جو اس بات کا تماشا دیکھنے کو کھڑے ہو گئے تھے کہ زیور اور جواہرات کس طرح وصول کیے جاتے ہیں

گلن ڈورا نے جیسے ہی اُن لوگون کی صورت دیکھی اُس کا چہرہ ایک لمحے کے لیے زرد پڑ گیا۔ پھر لمحہ ہی بھر مین اس کا فوری خوف رفع ہو گیا۔ اور نہ منتظر ہوئی کہ ٹکس وصول کرنے والا کیا کہتا ہے۔ اُس نے اِس لڑکی کو دیکھ کے اپنے معمولی گستاخانہ لہجے مین کہا "بتاؤ آج رات کو میرے جواب کرنے کے لیے تم نے کون کون سی چیزین نکال رکھی ہین۔ خوب معلوم ہے کہ گلبرٹ اسلحہ ساز بہت امیر آدمی ہے۔ اس لیے ہمین یقین ہے کہ اُس کی بیٹی کے پاس تھوڑے جواہرات نہ ہون گے"

یہی مضمون اگر اچھے لفظون مین شائستگی کے ساتھ ادا کیا جاتا تو کوئی لڑکی اسے اپنی توہین نہ خیال کرتی۔ لیکن اِس گستاخانہ لہجے اور اُن لوگون کی شوخ نگاہون سے پوری توہین ہو رہی تھی۔

گلن ڈورا "میرے پاس اس قسم کی چند چیزین ہین۔ اور جو کچھ ہین آپ کی خدمت مین حاضر کیے دیتی ہون۔ آپ اندر چل کے لین گے۔ یا مین اُنھین یہان لے آؤن؟"

ٹکس وصول کرنیوالا "نہین تمھین فوراً جا کے لے آؤ۔ تم سمجھ سکتی ہو کہ ایک سرکاری عہدہ دار کو اتنی فرصت کہان کہ وہ مکان کے اندر جائے۔ اور دو تین زینے چڑھے"

گلن ڈورا "اچھا تو مین ابھی لائے دیتی ہون۔ آپ کو چند لمحون سے زیادہ نہ ٹھہرنا پڑے گا"

ٹکس وصول کرنیوالا "ہان ہان جلدی لاؤ" گلن ڈورا فوراً چراغ لیے ہوئے زینے پر چڑھ گئی۔ اور سرکاری عہدہ دار نے مارمور کی طرف دیکھا۔ جس کا چہرہ مشعل کی روشنی مین صاف نظر آ رہا تھا۔ اور کہا "او میان سفید ڈاڑھی والے تم کون ہو؟ صورت سے تو قوال معلوم ہوتے ہو"

مارمور "بیشک میرا یہی پیشہ ہے۔ لیکن آج کل تو مین اس گھر مین مہمان ہون۔ کیونکہ میرا لائق دوست اسلحہ ساز آج کل موجود نہین ہے"

ٹکس وصول کرنیوالا "تو پھر وہ کہان گیا؟ آج کل تو اچھے اور شریف آدمی کو اس بات کے لیے تیار رہنا چاہیے کہ نیابت کے جھنڈے کے نیچے اظہار وفاداری کرے لیکن وہ دیکھو اُس کی لڑکی واپس آ رہی ہے۔ یہ بڑی اچھی لڑکی ہے۔ اور اِس طرح چلتی ہے کہ اُس کے نازک پاؤن کے نیچے انڈا بھی

پڑے تو نہ ٹوٹے۔"

اب گلن ڈورا مکان کے صدر دروازے پر آگئی۔ جہاں یہ سب لوگ کھڑے تھے۔ مگر سرکاری عہدہ دار کے یہ آخری الفاظ اُس نے نہیں سنے تھے۔ آتے ہی اپنے چند زیور اور جواہرات حوالے کر دیے۔

سرکاری عہدہ دار: "این بس یہی! واہ! اِتنا زیور تو محتاجون اور بھیک منگون کے یہان بھی نکل آتا ہے۔ اسے لو ایک جوڑی بُندے۔ اور وہ بھی بالکل معمولی۔ یہ ایک کم قیمت گلوبند ہے جو معلوم ہی نہیں ہوتا کہ سونے کا ہے اور لیجیے اور ایک سادی کیل۔ یہ زیور شہر کی تمھاری سی معزز لڑکی کے لیے کافی نہیں ہے۔ اور تم تو مالدار گلبرٹ اسلحہ ساز کی بیٹی ہو۔ مجھے کچھ نہ کچھ اور ضرور ملنا چاہیے۔"

گلن ڈورا: "لیکن میرے پاس تو اب کچھ نہیں ہے۔ اور مین ایک شریف لڑکی کی طرح کہتی ہون کہ جو کچھ میرے پاس تھا تمھارے حوالے کر دیا۔ اور جھوٹ نہیں بولتی۔"

سرکاری عہدہ دار: "نہین تم مجھے دھوکا دینا چاہتی ہو۔"

یہ سنتے ہی گلن ڈورا کی آنکھین چمکنے لگین۔ اُس کا چہرہ تمتما اُٹھا۔ اور وہ سیدھی سرو قد کھڑی ہو گئی۔ یہ دیکھ کے سرکاری عہدہ دار نے کہا "این! نوجوان لڑکی۔ تو مجھے خوفناک نظرون سے دیکھتی ہے؟ مین اپنا فرض انجام دے رہا ہون۔ اور جس طرح ممکن ہو گا اپنا مقصد پورا کرون گا۔ جاہے جاتا ہون میری توہین ہوتی ہے تمھارے گھر پر بھی ویسے ہی سلوک کو مین ہرگز نہ برداشت کرون گا۔"

گلن ڈورا: "تم مجھے جھوٹا سمجھتے ہو۔ مگر مین کہتی ہون کہ جو کچھ میرے پاس تھا لا کے تمھارے حوالے کر دیا۔ اور اب میرے پاس کچھ نہیں ہے۔"

سرکاری عہدہ دار: "اچھا تو ہم خود دیکھ لین گے۔" یہ کہہ کے اُس نے وہ زیور جو گلن ڈورا سے لیے تھے۔ اپنی جیب مین ڈال لیے۔ پھر گلن ڈورا کا بایان ہاتھ پکڑ کے چاہا کہ اُس کی چادر چھین لے۔ اور کہا "سب سے پہلے

مین یہ دیکھنا چاہتا ہون کہ تمھارے جسم پر کون سے زیور موجود ہین"

گلن ڈورا: "چھوڑ چھوڑ۔ مین کہتی ہون کہ مجھے چھوڑ دے" یہ کہتے ہی اُس نے اپنے داہنے ہاتھ مین خنجر نکال لیا جو شعلون کی روشنی مین چمکا۔

ٹکس وصول کرنیوالا: "ارے یہ تو مجھے ڈراتی اور میرا مقابلہ کرتی ہے اس نے میری جان لینے کا ارادہ کیا" اور یہ کہتے ہی وہ خوفزدہ ہو کے پیچھے ہٹا۔

مارمور: "نہین اِس نے اپنے بچانے کے لیے خنجر کھینچا"

عین اِس وقت فوج کا وہ عہدہ دار جسے مارکوس الندیل نے عورتون کے گرفتار کرنے کو بھیجا تھا اپنے سپاہیون کے ساتھ اسی محلہ کینن گیٹ مین گزر رہا تھا۔ یہ دیکھ کر کہ اسلحہ ساز کے مکان مین کچھ جھگڑا ہو رہا ہے پوچھنے لگا "کیا ہے کیا؟" سرکاری ٹکس وصول کرنے والا قصّے کو اپنے مقصد کے مطابق رنگ کے بیان کرنے لگا۔ فوج کے افسر نے بغیر اس کے کہ پورا بیان سُنے بھی سپاہیون کو حکم دیا کہ گلن ڈورا کو گرفتار کر لو۔ اس غیر منصفانہ حکم سے پریشان ہو کر مارمور نے گلن ڈورا کے ہاتھ سے خنجر چھین لیا۔ اور خود سامنے آ کے کہنے لگا "مین آخر تک گلن ڈورا کی حفاظت کرون گا" لیکن ایک ہی لمحے مین سپاہی اُس پر غالب آ گئے اور اُس کو زور سے ڈیوڑھی کے اندر ڈھکیل دیا۔ بوڑھا قوال گرتے ہی بے ہوش ہو گیا۔ اور چند لمحے کے بعد اُسے ہوش آیا تو دیکھا کہ مین اکیلا پڑا ہون۔ اور ظالم وحشی سپاہی گلن ڈورا کو پکڑ لے گئے ہین

بوڑھا قوال زینے کے نیچے سر پکڑ کے بیٹھ گیا۔ پھر افسوس کے ساتھ ہاتھ ملنے لگا اور کہا خداوندا! اُس لڑکی پر رحم کر۔ اگر اِسے کوئی صدمہ پہنچا تو اُس کے باپ اور عاشق کو کتنا بڑا رنج ہو گا؟ آہ گلن ڈورا مین تجکو اپنی بیٹی کی جگہ سمجھتا ہون تو مجھ سے جدا ہو گئی۔ خدا تیری مدد کرے اور ان وحشیون کے ہاتھ سے تجھے بچائے۔

ستّاسی وان باب

دو لڑائیان

ان طریقون سے جو گذشتہ باب مین بیان کیے گئے نابُون اور مارکوس النڈیل نے قرض کی ضمانت کے لیے کافی زیور اور جواہرات حاصل کر لیے۔ لیکن دار السلطنت مین لوگون کی بیچینی کا یہ عالم تھا کہ مارکوس النڈیل کو اپنی فوج کے تین ہزار سپاہی شہر کے اندر مقرر کرنا پڑے۔ جن کی وجہ سے لوگ شورش نہ کر سکے۔ یہ سپاہی رات دن شہر کی سڑکون پر گشت کرتے۔ چوراہون اور گزرگاہون پر آگ روشن کر دی گئی اور اُس کے پاس سپاہی کھڑے کر دیے گئے۔ جو نہایت سختی سے نگرانی کرتے رہتے۔ اب فقط یہی نہین تھا کہ دار السلطنت اڈنبرا مین ایک نہایت ظالمانہ حکومت قائم تھی۔ بلکہ شہر بالکل ایک محاصرے کی حالت مین تھا۔

ہم ان واقعات کو زیادہ تفصیل کے ساتھ نہین بیان کرنا چاہتے۔ مختصر طور پر اتنا بتائے دیتے ہین کہ جیسے ہی مارکوس النڈیل کو اپنی فوری ضرورت کے مطابق روپیہ مل گیا۔ اُنھون نے اپنے تین ہزار سپاہی دار السلطنت کے اندر مقرر کر دیے۔ اور باقی چوبیس ہزار فوج کے ساتھ آرل گلن گائل کے مقابلے کو نکلے۔

اس اثنا مین ارل گلن گائل اپنے پندرہ ہزار ہمراہیون کے ساتھ اڈنبرا کی جانب پیش قدمی کر رہے تھے۔ لہذا دار السلطنت سے تقریبًا چودہ میل کے فاصلے پر دونون فوجون کا سامنا ہو گیا۔

مارکوس النڈیل نے اپنی فوج کے تین حصے کیے۔ خود درمیانی فوج کے سپہ سالار تھے اور داہنے بائین جانب کی فوجین اُنھون نے اپنے دو نہایت وفادار ہمراہیون کی ماتحتی مین دین۔ اِسی طرح آرل گلن گائل نے بھی اپنی فوج کے تین حصے کیے۔ خود وہ اگلی اور درمیانی فوجون کے سپہ سالار تھے۔ لارڈ ڈنبار داہنی جانب کے افسر تھے۔ اور مسٹر ڈونلڈ کینور بائین جانب کے۔ لارڈ ملکم رسالے کے افسر تھے۔ کنتھ کو اس کی اعلیٰ خدمتون کے

معاوضے میں وہی سات آٹھ سو سپاہی دیدیے گئے جنھیں لے کر اُس نے
لارڈ گلن گائل کی دیواروں کے نیچے فتح حاصل کی تھی۔

کنتھ کی اس مختصر فوج کے ذمے یہ کام تھا کہ فوج کے آگے دیکھ بھال
کرتا ہوا چلے۔ اور اصلی فوج سے تقریباً ایک میل آگے رہے۔ یہ کارروائی
اس غرض سے کی گئی کہ مارکوس النڈیل کی فوجیں زیادتی تعداد کی وجہ سے
لارڈ گلن گائل کی مختصر فوج کو چاروں طرف سے نہ گھیر سکیں۔ یہ خدمت
نہایت خطرناک اور اہم تھی۔ لیکن خود کنتھ نے اسے اپنے لیے منتخب کیا۔ وہی
براق زرہ کا جوڑا جو سر جیمس لنڈسے نے اُس کو دیا تھا اُس کے جسم پر تھا۔
ایک مشکی گھوڑے پر سوار تھا جو لارڈ ڈنبار کا عطیہ تھا۔ سر کے اوپر سُرخ کلغی
لگی تھی بائیں ہاتھ میں ڈھال تھی اور داہنے ہاتھ میں تلوار چمک رہی تھی جو آج
پھر اُس کی قوت اور بہادری کا ثبوت دینے والی تھی۔

جافرے ہمارے نوجوان بہادر کو بہت چاہتا تھا۔ اور اُس
کے دل میں اُسی دن سے کنتھ کا وقار بہت بڑھ گیا تھا جس دن قصر گلن گائل
کے سامنے اُس نے وہ نمایاں فتح حاصل کی تھی۔ اسی وجہ سے اُس نے اصرار کیا
کہ آپ مجھے اپنے خدمتگار کی حیثیت سے اپنے ساتھ رکھیں۔ کنتھ جانتا
تھا کہ وہ کیسا وفادار ہے۔ لہذا باوجودیکہ وہ کرنل کمانڈنٹ کا عہدہ
رکھتا تھا لیکن اپنے وفادار نوجوان ہمراہی کی درخواست کو اُس نے نامنظور
نہیں کیا۔ چنانچہ جافرے بھی آدھی زرہ پہنے اور ایک پست وچالاک گھوڑے
پر سوار کنتھ کے پیچھے پیچھے تھا۔ ڈنراٹ بھی کنتھ کے ساتھ ساتھ تھا۔ کیونکہ اسے
ہمارے نوجوان بہادر کے ساتھ ایک خاص محبت ہو گئی تھی گلبرٹ اسلحہ ساز بھی کنتھ
ہی کے ہمراہیوں میں شریک ہو گیا تھا۔ اور اُس کے زبردست بازو میں
ایک تلوار تھی جو پیش آنے والی لڑائی میں معمولی بچوں کا کھیل نہیں ثابت ہوتی

۱۵ اپریل کی ایک خوشنما صبح کو دونوں فوجیں ایک دوسرے کے
مقابل صف آرا ہوئیں۔ مارکوس النڈیل نے اپنی فوج کے سپاہیوں کو اس
بات کا لالچ دلایا تھا کہ فتح کے بعد تمھیں خوب جی بھر کے لوٹنے کی اجازت دی

جائے گی۔ اسی لالچ میں اُنھوں نے غیر معمولی جرأت سے کام لیا۔ اُن کے افسروں نے اُنھیں یقین دلادیا تھا کہ اگر اس لڑائی میں کامیاب ہوگئے تو پھر قصر گلن گائل اور قصر ڈنبار تک کوئی روک نہیں ہے۔ لہذا ہم بہت ہی جلد وہاں پہونچ کے ان قلعوں کو لوٹ لیں گے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لارڈ گلن گائل کی فوج پر مار کوس انڈیل کے سپاہیوں نے ایسے زور و شور کے ساتھ حملہ کیا کہ اُن کی ایک جانب کی صفیں درہم و برہم ہوگئیں۔ اور لڑائی کے آغاز ہی میں یہ بات نہایت منحوس سمجھی گئی۔ مگر لارڈ ملکم اپنے رسالوں کے ساتھ فوراً وہاں پہونچ گئے۔ اور لارڈ آنڈیل کی فوجوں کی روک تھام کرنے لگے۔ مگر سواروں کی مدد پہونچنے پر بھی ارل گلن گائل کی فوجیں اپنے نقصان کی تلافی نہ کرسکیں۔ اس طرح مسلسل دو گھنٹے لڑائی ہوتی رہی۔ اور گلن گائل کی فوجوں کو اُسی طرح نقصان پہونچتا جاتا تھا۔

بائیں جانب سر ڈونلڈ کینور نے دشمن کی داہنے جانب کی فوج کا بڑی بہادری سے مقابلہ کیا۔ گو کہ دشمنوں کی تعداد بہت زیادہ تھی لیکن وہ لوگ قدم جمائے رہے۔ داہنے جانب لارڈ ڈنبار کی فوج نے ابتداءً دشمنوں کے مقابلے میں خفیف سی کامیابی حاصل کرلی تھی۔ لیکن چونکہ دشمنوں کی تعداد بہت زیادہ تھی اس لیے آخر میں اس زیادتی کا اثر نمایاں ہونے لگا۔ صبح کے دو گھنٹے گذرے ہوں گے اور آفتاب مشرقی پہاڑیوں سے زیادہ اُونچا نہیں ہونے پایا تھا کہ ارل گلن گائل کی فوج کے درمیانی اور داہنی جانب کے حصے نہایت ہی خطرناک حالت میں تھے۔ دفعۃً یہ خبر مشہور ہوئی کہ سر ڈونلڈ کینور کی فوج کو بھی شکست ہوئی جاتی ہے۔ یہ نہایت نازک وقت تھا۔ اور نظر آتا تھا کہ ارل گلن گائل کی بہادر فوج بالکل تباہ و برباد ہو جائے گی۔

ایک مقام پر ارل گلن گائل لڑائی میں مصروف تھے۔ سو بہادر نبرد آزما نیزے لیے ہوئے اُن کے گرد کھڑے ہوگئے تاکہ اُنھیں دشمنوں کے حملے سے بچائیں۔ اتنے میں لارڈ ملکم اپنا تیز گھوڑا دوڑاتے ہوئے اُن کے پاس آئے اور پوچھا "اباجان اب کیا کیا جائے؟"

ارل گلن گائل: "میرا دل بھی دھڑک رہا ہے کہ ہمیں اِس لڑائی میں شکست ہو جائے گی۔ لیکن جو کچھ ہو ہمیں عزت کو ہاتھ سے نہ دینا چاہیے ہم آج کی لڑائی میں بہادری کے ساتھ لڑتے ہوئے مارا جانا اس سے بدرجہا اچھا ہے کہ ہم شرمناک طریقے پر میدان جنگ سے بھاگیں۔ اور کسی کو مونہہ دکھانے کے قابل نہ رہیں"

ملکم: "بے شک بے عزتی سے موت بہتر ہے" یہ کہہ کے لارڈ ملکم پھر اپنی جگہ گئے اور لڑائی میں مصروف ہو گئے۔

گر گنتھ کہاں ہے! ہمارا برو گھنٹے سے ارل گلن گائل کی فوجوں کو نقصان پہونچ رہا ہے اور اُسے خبر نہیں ایسا نہیں ہے۔ اُس نے ایک بلندی پر سے دیکھا کہ لارڈ ڈنبار نے شاہی فوج کے بائیں حصے کو مغلوب کر لیا ہے۔ دل میں کہا "انھیں یقینی کامیابی حاصل ہو گی" لہذا اُس نے دیر نہیں لگائی اور فورا اپنی فوج کر کے ایک وادی میں اُتر گیا تاکہ شاہی فوج کے بائیں حصے کے بھاگنے کا راستہ روک دے۔ تھوڑی دیر کے بعد اُسے معلوم ہوا کہ لارڈ ڈالنڈل کی بائیں جانب کی فوج کو شکست ہونے پر آئی اور لارڈ ڈنبار کی فوجیں جگہ چھوڑنے لگیں اور پیچھے ہٹ رہی ہیں۔ یہ دیکھتے ہی پھر اپنی فوج کے ساتھ اُسی بلندی پر چڑھ گیا جہاں پہلے تھا۔ اب کی اُس مقام پر وہ اس وقت پہونچا جب لارڈ گلن گائل کی فوجیں ہر طرف سے پیچھے ہٹ رہی تھیں۔ یہ دیکھتے ہی گنتھ نے تلوار کھینچ کے اُس کو اپنے سر کے اوپر ہوا میں گردش دی اور ہمراہیوں سے کہا "دوستو یہی موقع ہے" یہ کہہ کے وہ اپنے تین سو سواروں کے ساتھ شاہی فوج کی پشت کی جانب برآمد ہوا اور ایسے زور و شور کے ساتھ حملہ کیا کہ لارڈ کوس الِنڈل کی فوجیں منتشر ہو گئیں۔

دفعتہً شاہی فوج میں غل مچا کہ "دیکھو یہی گنتھ ہے" اور بہت تھوڑی ہی دیر میں اُس کے سواروں کو شاہی فوج نے ہر طرف سے گھیر لیا۔ گنتھ کی پانچ سو پیدل سپاہ بھی پیچھے آ رہی تھی۔ جنھوں نے [illegible]

دشمنون کی صفین درہم وبرہم کین - اور اپنا راستہ نکال لیا - جیسے لکڑہارے جنگلون کو کاٹ کے اپنا راستہ نکال لیا کرتے ہین - بعینہ اُسی طرح وہ لوگ شاہی فوجون کو کاٹتے ہوے کنتھ کے سوارون سے آملے - کنتھ کی یہ کامیابی دیکھتے ہی لارڈ ڈنبار نے اپنی فوجون کو پھر اکٹھا کیا - اور از سر نو حملہ شروع کیا -

اب لڑائی بڑے زور وشور کے ساتھ ہورہی تھی شاہی فوج کے سپاہی کنتھ کی فوج سے لڑ رہے تھے - لیکن ایسے غیر معمولی زور وشور سے کہ معلوم ہوتا ان سب مین لڑائی کا جنون پیدا ہوگیا ہے اور وجہ یہ ہوئی کہ مارکوئس النڈیل نے حکم دے دیا تھا کہ جو کوئی کنتھ کا سر کاٹ لائے گا اُسے بڑا بھاری انعام ملے گا - لہذا ہزارون حریص اور روپیہ کے بندے اس کوشش مین لگے ہوئے تھے کہ کنتھ کا خاتمہ کر کے وہ انعام حاصل کرلین - لیکن کنتھ کی بھی یہ حالت تھی کہ معلوم ہوتا وہ کسی ساحرانہ قوت سے لڑرہا ہے - اُس کی خون آشام تلوار موت کے فرشتے کا کام کررہی تھی اور اُس کے گرد خون کا دریا بہہ رہا تھا - اُس کے چارون دشمن سپاہی یون گر رہے تھے جیسے کاشتکار کے ہنسیے سے تیار غلے کے درخت کٹ کٹ کر گرتے ہین - اِس کو خدا ہی جانتا ہے کہ اُس نے کتنے آدمیون کو قتل کیا اور کسی طرح اس خونریزی سے اُس کا ہاتھ نہین رکتا تھا -

اس طرح خلاف توقع کنتھ کے آپہونچنے سے لڑائی کی حالت بالکل بدل گئی - شاہی فوج کے بائین بازو کو اُس نے تھوڑی ہی دیر مین تہ وبالا کر کے لارڈ ڈنبار کو پورا موقع دے دیا کہ دشمنون کو مار کے بھگا دین اور خود اپنی فوج کے ساتھ لارڈ گلن گائل کی طرف چلا کہ اُن کی مدد کرے جنھین لارڈ النڈیل کی فوجون نے بالکل مغلوب کرلیا تھا -

کنتھ کے پہونچتے ہی ارل کی فوج مین دفعتہً ایک تازہ جوش پیدا ہوا - سب نے یک بارگی نیا حملہ کیا - ارل کی فوج کے بائین پہلو کی بھی ہمت بڑھ گئی - کیونکہ سرڈونلڈ کینمور نے دیکھ لیا کہ ارل گلن گائل کی مدد کو اب کنتھ آپہونچا غرض کنتھ کی یہ حالت تھی کہ میدان جنگ مین ہر جگہ پہونچتا جس سے ہر سپاہی

کی جراُت بڑھ جاتی- اور وہ بھی اُسی جوش و خروش کے ساتھ لڑنے لگتا- اور معلوم ہوتا کہ گویا وہی لارڈ کلن گائل کی فوج کا اصلی سپہ سالار اور اس فاتح فوج کا سردار ہے-

ہان ہان فاتح- بیشک اب یہ فوج فاتح تھی- کیونکہ مارکوس انڈیل کی فوج ہر طرف پیچھے ہٹ رہی تھی- اس مین شک نہین کہ مارکوس انڈیل نے اس لڑائی مین بڑی بہادری دکھائی اور اپنی جنگی مہارت کا پورا ثبوت دیدیا- مگر وہ گنہگار تھے اور مجرم- مگر بزدلی کا الزام انھین ہرگز نہین دیا جا سکتا- وہ فطرۃً بہادر واقع ہوئے تھے- اور موجودہ واقعات نے ان کے جوش کو اس قدر بڑھا دیا تھا کہ واقعی انھین کو فتح حاصل ہوتی- لیکن کنتھ کی مافوق العادت قوت اور غیر معمولی انسانیت نے اُنھین کامیاب نہ ہونے دیا-

اب دوپہر کا وقت تھا اور آفتاب پورے شان و شکوہ کے ساتھ چمک رہا تھا- اور یہ منظر نہایت ہی دلچسپ تھا- سپاہیون کے نعرے میدان جنگ مین گونج رہے تھے- بگلون- گھوڑے کی ٹاپون- اور بندوقون کی آوازین- زخمیون اور مرنے والون کی آہ و زاری کے ساتھ ملی جلی سُنی جا رہی تھین- کوئی شخص کسی قریب کی پہاڑی پر کھڑے ہو کے اس وحشت ناک منظر کو دیکھتا تو متحیر ہو جاتا- کیونکہ دونون جانب کے سردار اپنی اپنی فوجون کو بڑی جنگی مہارت و قابلیت سے لڑا رہے تھے- دفعتہً ایک جانب کی فوجین پیچھے ہٹین- اُن کی صفین ٹیڑھی ہو گئین- پھر بے ترتیبی کے ساتھ بھاگنے لگین- اور دور سے دیکھنے والے کو ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کسی تالاب کا بند ٹوٹ گیا- اور پانی کئی شاخین ہو کر ہر طرف بہ رہا ہے-

اس وقت لارڈ انڈیل کی فوج کی یہی حالت تھی- مارکوس نے بڑی کوشش کی کہ اپنی فوجون کو بھاگنے نہ دین- جوش و خروش کے ساتھ ہر طرف چلاتے پھرتے تھے کہ ذرا دیر ٹھہر جاؤ- اب مین خود کنتھ سے مقابلہ کرونگا اور دیکھو دم بھر مین اُس کو زمین پر پچھاڑے دیتا ہون- اور واقعی وہ اس بات کی کوشش کر بھی رہے تھے کہ کہین نوجوان بہادر کنتھ کا سامنا ہو-

لیکن یہ موقع نہین پیش آیا۔ اور خود کنتھ بھی نہین چاہتا تھا کہ مارکوس اننڈیل کا مقابلہ کرے۔

ہمارے نوجوان بہادر نے یہ حکم دیدیا کہ مارکوس انڈیل گرفتار کر لیے جائین۔ کوئی اُنھین جان سے نہ مارے۔ لیکن وہ گرفتار نہین ہوئے۔ جب اُن کی فوج بھاگ گئی تو وہ خود بھی بھاگے۔ لیکن ایک جماعت کو اُنھون نے اِس بات پر آمادہ کر دیا کہ ترتیب کے ساتھ پیچھے ہٹے۔ تاکہ بھاگنے والی فوج کو زیادہ نقصان نہ پہونچنے پائے چنانچہ اپنے پچھلے حصۂ فوج کے ساتھ وہ دشمنون کا مقابلہ کرتے ہوئے میدان جنگ سے نکل آئے۔ اور ارل گلن گائل کو پوری فتح حاصل ہوئی۔

کنتھ نے اپنی فوج کے ساتھ جس نے آج کی لڑائی مین ایسی نمایان خدمت انجام دی تھی شاہی فوج کا تعاقب کیا۔ اور لارڈ ملکم بھی اپنے رسالے کے ساتھ تعاقب کرنے والون مین شریک ہو گئے۔ ان کے علاوہ اُن مین تین چار ہزار بہادر سپاہی تعاقب کرنے والون کے ساتھ ہو لیے۔ ارل گلن گائل کی فوجین برابر تعاقب کرتی ہوئی اُس مقام تک پہونچ گئین جہان سے آڈنبرا کے بلند بُرج نظر آ رہے تھے یہان پہونچ کر مارکوس اننڈیل نے اپنی فوج والون کو روکا۔ اور صفین درست کر کے اُن کو تعاقب کرنے والون کا مقابلہ کرنے پر آمادہ کر دیا۔ اب شاہ کے چھوٹے تھے۔ مارکوس اننڈیل کے جھنڈے کے نیچے اب فقط سات آٹھ سو آدمی رہ گئے تھے۔ جو مخالفون کے مقابل قدم جما کے ایک دوسری لڑائی کے لیے تیار ہو گئے۔ کنتھ اور لارڈ ملکم دونون پہلے سے سمجھے ہوئے تھے کہ ایسا ہو گا۔ چنانچہ اپنے پانچ ہزار ہمراہیون کے ساتھ اُنھون نے حملہ کر دیا۔ اُن کے جنگ کے نعرے جو آسمان تک گونج رہے تھے یہ تھے "گلن گائل کی عمر دراز" اور "کنتھ ہمارا سردار ہے" یہ جملے لارڈ ملکم کو اب مطلق ناگوار نہ تھے چنانچہ اُس نے کہا "کنتھ تمھین ہمارے سردار ہو۔ چلو چلو تمھین ہماری رہبری کرو تاکہ فتح حاصل ہو۔"

ساتھ ہی کنتھ کے ہمراہیون نے زور و شور سے حملہ کیا۔ تقریباً نصف گھنٹہ تک شاہی فوجین اس حملے کو برداشت کرتی رہین۔ اِس لیے کہ لارڈ اننڈ

کے شان دار وعدون نے اُن مین تازہ جوش پیدا کر دیا تھا باوجود اس کے اُنھین مارکوس انڈیل کے ساتھ دلی ہمدردی نہ تھی۔ چنانچہ انجام مین وہ کنتھ کی فوج کے حملے کو نہ برداشت کر سکے اور نہایت بے ترتیبی سے بھاگے اب بجاے اس کے کہ مارکوس اپنی شکست خوردہ فوج کے تین چار ہزار ہمراہیون کے ساتھ شہر مین داخل ہوتے اُن کے ہمراہ فقط تین سو آدمی رہ گئے۔ جن کے ساتھ اُنھین سر پہ پاؤن رکھ کے بھاگنا پڑا۔

اس وقت کنتھ نے اپنے سوارون کی طرف دیکھ کے کہا "فوراً تعاقب کرو" اور خود بھاگنے والی فوج کے پیچھے چلا۔ جاوب۔ گلبرٹ۔ اور ڈربارٹ۔ اس کے ساتھ تھے اور اُن کے پیچھے کنتھ کے دو سو بہادر سوار۔ کیونکہ باقی لوگ آج کے میدان جنگ مین کام آ چکے تھے۔ کنتھ نے بقیہ فوج لارڈ ملکم کے سپرد کی اور خود آگے روانہ ہو گیا۔

جس وقت آفتاب مغربی پہاڑیون مین غروب ہو رہا تھا۔ مارکوس انڈیل اپنے چند ہمراہیون کے ساتھ ہانپتے کانپتے گھوڑون پر سوار دارالسلطنت مین داخل ہوئے۔ یہی لوگ تھے جنھون نے سب سے پہلے اپنی شکست کی خبر دارالسلطنت والون کو کی۔ مگر مارکوس انڈیل ابھی تک مایوس نہ تھے۔ کیونکہ اپنے تین ہزار سپاہی وہ اڈنبرا کے اندر چھوڑ گئے تھے۔ جو اس غرض کے لیے کافی تھے کہ شکست خوردہ فوجون کے جمع ہونے یا نئی فوجون کے مرتب ہونے یا انگلستان سے مدد آنے تک ارل گلن گائل کا مقابلہ کرتے رہین اور اڈنبرا کو بچائین۔ غرض مارکوس انڈیل نے ارادہ کر لیا تھا کہ آخر وقت تک مین مقابلہ کرتا رہون گا۔ لہذا شہر مین داخل ہوتے ہی اُنھون نے حکم دیا کہ بگل بجائے جائین۔ اور سب فوجین ایک جگہ جمع ہون۔ مگر اُن کے اس حکم کی تعمیل نہ ہو سکی۔ کیونکہ اُن کے بعد شہر کے اندر ایک نیا واقعہ پیش آ گیا تھا۔ یہان اُن کو نظر آیا کہ قصر کی بلندی پر سے ایک بہت بڑا مجمع جس مین مرد اور عورتین سب شامل ہین چالاکون مین سے گزرتا ہوا بیچ شہر مین آ پہونچا ہے۔ اس گروہ کے آگے آگے ایک عورت ہے جس کے ایک ہاتھ مین جھنڈا ہے اور دوسرے ہاتھ مین ننگی تلوار۔ مگر یہ جھنڈا کیسا ہے؟

اور کس کا ہی - غروب ہونے والے آفتاب کی خفیف روشنی مین نظر آیا کہ یہ جھنڈا ارل گلن گائل کا ہے - اور یہ عورت کون ہے جو عورتون اور مردون دونون کی رہبری کر رہی ہے؟ ارے - یہ تو اسلحہ ساز کی بیٹی گلن ڈورا ہے!

اب ہم اس واقعے کی اصلیت بھی مختصر الفاظ مین بیان کر دینا چاہتے ہین قصر ہولی رُوڈ کے بیشمار قیدیون کو اس بات کی اجازت تھی کہ صحن مین جہان جی چاہے چلین پھرین - گلن ڈورا نے وہین سے دیکھ لیا تھا کہ مارکوس انانڈیل اپنی شکست خوردہ فوج کے ساتھ نہایت تیزی اور گھبراہٹ کے ساتھ شہر مین داخل ہو رہے ہین - مارکوس انانڈیل کی کلغی اور اُنکا چھوٹا سا تاج دیکھ کے وہ پہچان گئی کہ وہی ہین - اور جس طریقے سے وہ شہر مین داخل ہوئے اُس سے صاف ظاہر تھا کہ فتح کر کے نہین بلکہ شرمناک شکست کھا کے بھاگے ہین - یہ دیکھتے ہی گلن ڈورا کے دل مین ایک جوش پیدا ہوا - اُس نے اپنے ہمراہی قیدیون کے سامنے ایک پُر جوش تقریر کی - یہ قیدی سب وہی لوگ تھے جو جدید نائبون اور مارکوس انانڈیل کے ظلم سے اس قصر کے اندر مقید کیے گئے تھے مرد عورت - ادنے اعلے - بوڑھے اور جوان سب گلن ڈورا کے گرد جمع ہو گئے - اور اُس کے الفاظ کو نہایت غور اور توجہ سے سُننے لگے - گلن ڈورا کی آنکھین چمک رہی تھین اُس کے منھ سے نغمہ خیز آواز مین پُر جوش الفاظ نکل رہے تھے - پہاڑی کی بلندی پر جہان یہ قصر تعمیر کیا گیا ہے اُس وقت تقریبًا پانچ سو قیدی جمع تھے - اس کے بعد کے واقعات بہ آسانی سمجھ مین آسکتے ہین - سب نے ارادہ کر لیا کہ ارل گلن گائل کی طرفداری کر کے نائبین اور مارکوس کے مظالم کا اسی وقت خاتمہ کر دین - چنانچہ یہ قیدی سیدھے قصر کے سلح خانے مین گھس پڑے جہان اسکاٹ لینڈ کے تمام امرا کے جھنڈے ایک عجائب خانے کی حیثیت سے جمع کیے گئے تھے - گلن ڈورا نے جھپٹ کے لارڈ گلن گائل کا جھنڈا اپنے ہاتھ مین لے لیا پھر جو اسلحہ جس کے ہاتھ لگے اُس نے اپنے قبضے مین لیے - اور حسین و نازک اندام عورتین جنھون نے کبھی فولاد کو ہاتھ سے چھوا بھی نہ ہو گا وہ بھی اس وقت آبدار تلوارین ہاتھون مین لیے تھین - اسی طرح شہر کے خوش باش جن کے ہاتھون کو عمومًا تجارت کے قیمتی مال سے سروکار رہا کرتا تھا - اس وقت بھاری تیر اُن کے

ہاتھون مین تھے۔ اس شان سے یہ لوگ سلح خانے سے نکلے۔ پہرے کے سپاہیون
نے جو دیکھا کہ اب مارکوس انڈیل کی قسمت پلٹ گئی ہے۔ اور قیدیون مین سے
بعض نہایت مالدار اور ذی اثر لوگ ہین لہذا بجاے اس کے کہ وہ اس گروہ کو
روکتے خود اس مجمع مین شریک ہو گئے۔ اور گلن ڈودرا ان سب کو لیے ہوے
قصر کی بلندی سے اتر کے شہر کے بیچون بیچ مین نکلی۔ شہر والون پر اس کا عجیب و
غریب اثر ہوا۔ ہر گھر سے مرد اور عورتین نکل نکل کے اس مجمع مین شریک ہونے لگین
کیونکہ سب دیکھ رہے تھے کہ ان لوگون مین سچے حب وطن کا جوش ہے۔ ہر فوجی چوکی
پر پہونچ کے بھی گلن ڈودرا کی اس جماعت مین اضافہ ہو جاتا تھا کیونکہ لارڈ ڈالنڈیل
کے سب سپاہی بھی اس جماعت مین شریک ہو جاتے غرض سارے شہر مین نائبون
کے خلاف شورش مچ گئی۔

مگر مارکوس انڈیل نے اب بھی ہمت نہین ہاری۔ اور ارادہ کر لیا
کہ آخر وقت تک اپنے اسی طرز عمل پر قائم رہین گے۔ اب ان کی حالت بہت نازک
تھی چند وفادار ہمراہیون کے ساتھ جو اب بھی ان کے ساتھ تھے وہ قصر ہولی رود
مین آئے۔ اور نائبون کو اس بات پر آمادہ کر دیا کہ نوعمر بادشاہ کو لے کے انگریزی
سرحد مین بھاگ جائین۔ لارڈ ڈال کیتھ۔ لارڈ مارچ۔ اور سر ہنری راکس برگ نے
مارکوس کے مشورے کو قبول کر لیا۔ کیونکہ اب اس کے سوا انھین کوئی چارہ
بھی نہ تھا۔ اور یہ صلاح نہ قبول کرتے تو انھین گلن گائل کی اطاعت قبول کرنا
پڑتی۔

جس وقت گنتھ اپنے چھوٹے سے رسالے کے ساتھ اڈنبرا کے پھاٹک
پر پہونچا اور آفتاب کی آخری کرنین کوہسار لن لتھ گو کی پہاڑیون کو روشن
کر رہی تھین اور دریا فورتھ کے پانی کو چمکا رہی تھین۔ مارکوس انڈیل اور تینون
نائب نوعمر بادشاہ کو لیے ہوے اپنے دو سو وفادار خادمون کے ساتھ
قصر ہولی رود سے نکلے۔ اور شہر اڈنبرا کے باہر پہونچ گئے۔

اٹھاسی وان باب

چھ ہفتے کے واقعات

کنتھ اس خیال مین تھا کہ دار السلطنت کے پھاٹک پر سپاہی مقابلہ کرنے کے لیے تیار ملین گے۔ اُس کے ساتھ فقط دو سو سپاہی تھے۔ اور فوجون کے آنے کا اُس نے انتظار نہین کیا اور دل مین کہا ہمین جس طرح ممکن ہو اسی مختصر فوج کے ساتھ شہر مین داخل ہو جانا چاہیے۔ آج کی کامیابی نے عوام کو یقیناً اور ڈگلس گائل کا طرفدار بنا دیا ہوگا۔ لہذا جیسے ہی ہم شہر کے اندر داخل ہون گے وہان کے باشندے خود ہماری مدد کے لیے اُٹھ کھڑے ہون گے۔ مگر پھاٹک پر پہونچ کے دیکھا تو وہان مقابلہ کے لیے کوئی سپاہی موجود نہ تھا۔ دل مین کہا معلوم ہوتا ہے انھون نے شہر کو چھوڑ دیا ہے۔ فوراً گھوڑا آگے بڑھایا اور گھبرا کے ڈرباٹ جافرے اور دو سو بہادر سوارون کے ساتھ دار السلطنت اسکاٹلینڈ کے اندر داخل ہو گیا۔

اب اصلی حال ظاہر ہو گیا۔ ہر چوراہے پر آگ روشن تھی جس سے معلوم ہوتا تھا کہ شہر کے باشندون کو ظالمون کے ہاتھ سے نجات ملنے پر کیسی مسرت ہوئی اس کے علاوہ ہر شخص کے چہرے سے آشکارا تھا کہ اُسے کس قدر خوشی حاصل ہوئی۔ مختصر یہ کہ ہر شخص کو یقین تھا کہ ظلم و زیادتی کا زمانہ ختم ہوا اور یہ خبر نہایت تیزی کے ساتھ مشہور ہو گئی کہ تینون نائب اور مارکوس الندایل شہر چھوڑ کے بھاگ گئے۔ اس خوشی مین ادھر کسی کا خیال ہی نہ گیا کہ ظالم نائب [illegible] کو بھی اُٹھا لے گئے ہین۔ ساتھ ہی خبر مشہور ہوئی کہ کنتھ شہر کے اندر داخل ہو گیا۔ اور لوگون کے جوش و خروش کی کوئی انتہا نہ تھی۔

آج مغرب کے بعد دار السلطنت کا منظر عجیب و غریب تھا۔ شہر کو [illegible] ہر جگہ تھوڑے تھوڑے فاصلے پر آگ روشن تھی۔ عام لوگ بیشمار مشعلین ہاتھون مین لیے ادھر اُدھر ٹہل رہے تھے اور اُن کو ہلاتے پھرتے تھے۔ کنتھ کے دیکھنے کے شوق مین بے شمار لوگ سڑکون پر نکل آئے تھے جب وہ

نوجوان بہادر اپنی مختصر جماعت کے آگے آگے چلا جاتا تھا۔ لوگ بڑے جوش وخروش کے ساتھ مسرت کے نعرے بلند کرتے تمام دروازے اور کھڑکیان کھلی ہوئی تھین جن مین سے لوگ جھکے ہوے تھے اور اُن کی آنکھین کنتھ کو ڈھونڈھ رہی تھین اور اُن کے چہرے خوشی سے چمک رہے تھے۔ سب اِس نوجوان بہادر کو حیرت سے دیکھ رہے تھے۔ کیونکہ ایسی کم عمری مین اُس نے سارے ملک مین شہرت حاصل کر لی تھی خصوصًا آج کے دن دو لڑائیون مین کامیابی حاصل کر کے اُس نے بہت زیادہ عزت حاصل کر لی تھی۔ ہمارے ناظرین کو تعجب ہو گا کہ شہر والون کو اُن دونون کا حال کیسے معلوم ہوا۔ اصل یہ ہے کہ کنتھ کے ہمراہیون سے لوگون نے لڑائی کے واقعات پوچھنا شروع کیے۔ اور اُنھون نے مختصر الفاظ مین ہمارے نوجوان کنتھ کا نام نہایت عزت کے ساتھ لیا۔ اور بتا دیا کہ اسی کی شجاعت سے آج کی دونون لڑائیون مین کامیابی حاصل ہوئی۔ اور ان جنگجو لوگون کو اپنے نوجوان سردار پر اس قدر ناز تھا کہ اُنھون نے صاف صاف کہدیا کہ پہلی لڑائی مین اگر کنتھ نے اپنی حکمت عملی اور غیر معمولی بہادری سے کام لے کے فوری مدد نہ پہونچا دی ہوتی تو ارل گلن گاکل کو یقینًا شکست ہو گئی ہوتی۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ خود کنتھ دل مین کیا کہتا ہو گا جب اڈنبرا کے اندر اپنی فوج کے آگے آگے چل رہا تھا۔ لوگ خوشی کے نعرون سے اس کا استقبال کر رہے تھے۔ اور اہل شہر چارون طرف سے ہجوم کر کے اُسکے پاس آتے۔ اور اس کے ہاتھون کو جن پر آہنی دستانے چڑھے ہوئے تھے اپنے مونہہ کے قریب لے جا کے چومنا چاہتے۔ اُسے دعائین دیتے اور تعریفین کرتے تھے۔ جو لوگ اونچی کھڑکیون اور دروازون مین کھڑے تھے اُن کے چہرے بھی مشعلون کی روشنی مین خوشی سے چمکتے نظر آتے۔ غرض ہر طرف یہی نظر آ رہا تھا کہ سب لوگ اِس نوجوان کو اسکاٹلینڈ کا سچا بہادر سمجھ رہے ہین۔ دلیری کا جوش، حب وطن، بروس کی بہادری۔ اور زمانے کے لحاظ سے ذہانت و دانائی سب چیزین اس نوجوان بہادر کنتھ مین موجود تھین اُس نے اپنے خود کا اگلا حصہ اُٹھا دیا تھا۔ اور اُس کا چہرہ صاف نظر آ رہا تھا۔ رخسارون سے فتحمندی

کی سرخی نمودار تھی۔ آنکھوں سے جوانمردی جھلک دے رہی تھی۔ اور دلی اطمینان نے اُس کے دونون ہونٹون کو مسکراہٹ کی وجہ سے ایک دوسرے سے کسی قدر جدا کر دیا تھا اس حالت مین کوئی تعجب نہین کہ بہت سے شریف دل اس کی دلکش صورت کو دیکھ کے خوشی سے دھڑکنے لگے ہون گے اور اکثر عورتون کے دل مین یہ خیال پیدا ہوا ہو کہ لیڈی ادی لینا اپنے عشق و محبت مین بڑی خوش نصیب ہے۔

اسی سڑک کے دوسری جانب سے مردون اور عورتون کا ایک دوسرا غول چلا آتا تھا۔ یہ وہ لوگ تھے جو قصر ہدلی رود کی بلندی سے اُتر کے شہر مین داخل ہوئے تھے۔ اب اس لنبی سڑک پر دور تک مشعلین نظر آتین کیونکہ اس مجمع مین بھی بے شمار مشعلین روشن تھین جس کی روشنی سے زمین و آسمان جگمگا اُٹھے تھے۔ اور یہ معلوم ہوتا کہ جیسے شہر مین آگ لگی ہوئی ہے۔

دفعتہ ایک نغمہ کی آواز آئی۔ اور معلوم ہوا کہ کوئی شخص چنگ بجا رہا ہے۔ یہ ہائی لینڈ کا ایک قومی نغمہ تھا۔ جسے سُن کے کیلی ڈونیا کے ہر باشندے کے دل مین ایک دلولہ پیدا ہو جاتا۔ یہ نغمہ بلند ہوتا گیا۔ اور تھوڑی دیر مین یہ معلوم ہوا کہ کسی مشّاق قوال کا ہاتھ اس چنگ کے تارون پر چل رہا ہے۔

اب دونون جلوس ایک دوسرے کے قریب آ گئے۔ ایک جانب پا پیادہ محب وطن قومی نعرے لگاتے چلے آتے تھے۔ دوسری طرف گنتھم اور اُس کے ہمراہی سوار تھے۔ جب یہ دونون مجمع ایک دوسرے کے قریب آ گئے۔ گنتھم نے دیکھا کہ اس مجمع کے آگے آگے ایک حسین لڑکی ہے۔ اُس کے ہاتھ مین ایک نیزہ ہے جس کیا دیرال گلن گال کا پھریرا اُڑ رہا ہے۔ اور اُس کے پہلو مین وہ فرشتہ رو بوڑھا قوال ہے جس کا نغمہ جسم کے اندر گونج کے سرایت کر رہا ہے۔ مگر یا خدا یہ کیا اسرار ہے! یہ لڑکی تو حسین گلن ڈورا معلوم ہوتی ہے!

اور بوڑھا قوال جو اُس کے پہلو مین ہے وہ سفید ڈاڑھی والے ماڈ ہور کے سوا اور کوئی نہین ہو سکتا۔

اسی اثنا مین نوجوان جاآفرے اپنے گھوڑے پر سے کودا۔ نعرۂ مسرت کے ساتھ لپک کے گلن ڈورا کے قریب گیا۔ اور اُسکا ہاتھ پکڑ کے اپنے ہونٹون سے لگا لیا۔ لوگون نے اس منظر کو دیکھا اور سمجھ گئے کہ یہ ایک نوجوان عاشق ہے۔ جو شان و شوکت کے ساتھ لڑائی سے واپس آیا ہے اور اپنی حسین معشوقہ کا خیر مقدم کر رہا ہے۔ مگر یہ معشوقہ وہ تھی جس کے آج کے کارنامے ہمیشہ تاریخ مین یادگار رہین گے۔

چند لمحون تک بالکل خاموشی رہی۔ گلن ڈورا نے شرمگین نگاہون سے جاآفرے کی طرف دیکھ کے اُس کا خیر مقدم ادا کیا۔ اب گلبرٹ اسلحہ ساز جسے سب لوگ خوب پہچانتے تھے اپنے گھوڑے پر سے اُترا اور اپنے پدری جوش سے گلن ڈورا کو سینے سے لگا لیا جس بات کی جرأت ایک دلدادہ عاشق صادق بھی عوام الناس کے سامنے نہ ہو سکتی تھی۔ اب بالکل خاموشی تھی۔ سب لوگ اس دلچسپ منظر کو لطف کے ساتھ دیکھتے رہے کہ کنتھ بھی اپنے گھوڑے سے اُترا اور اپنا کلغی دار سر تین ڈورا کے آگے جھکا دیا۔ گویا ایک جنگجو بہادر ایک محب وطن لڑکی کی شریف النفسی کا اعتراف کر رہا تھا۔ ساتھ ہی پرجوش نعرے بلند ہوئے اور اتنی دیر تک قائم رہے کہ قدیم شہر ڈن اڈن کے قرب و جوار کی زمین و آسمان تک کانپنے لگے۔ لیکن وہ بعد کا منظر اس سے بھی زیادہ دلچسپ تھا جب کہ بوڑھے قوال نے اپنی پرنم آنکھون اور خوشی سے چمکتے ہوئے چہرے کے ساتھ چند مختصر اور موثر الفاظ مین ہمارے نوجوان بہادر کو مبارکباد دی۔ اُس نے کہا کہ "اب آپ بڑے لوگون کی طرح اپنی زندگی بسر کرین۔ کیونکہ خدا نے آپ کی قسمت مین لکھا ہے کہ بڑے بڑے کام آپ کے ہاتھون سے انجام پائین"!

اب کنتھ عوام کی طرف مخاطب ہوا۔ اور سب کو یقین دلایا کہ زیادہ سے زیادہ دو یا تین گھنٹون کے اندر لارڈ گلن گاکل شہر

اڈنبرا کے اندر داخل ہو جائین گے۔ اور اُن کے آتے ہی اِن مظالم کا زمانہ ختم ہو جائے گا۔

یہ سنتے ہی لوگون نے پرجوش وخروش سے نعرے بلند کیے۔ اور چارون طرف سے یہ آوازین سنی گئین کہ "ہمارے نائب السلطنت گلن گائل کی عمر دراز" "کنتھ ہمارا سپہ سالار ہے!" اسی طرح اور بھی بہت سے الفاظ ہمارے نوجوان بہادر کی نسبت استعمال کیے گئے۔

اب یہ خبر مشہور ہوئی کہ نوعمر بادشاہ کو نائب اور مارکوس النڈیل اُٹھالے گئے۔ یہ خبر اس طرح مشہور ہوئی کہ قصر ہولی روڈ کے بعض نوکر اور غلام بھی اِس مجمع مین شامل تھے۔ اُنھون نے سب کو اس واقعہ کی اطلاع دی اور یہ سنتے ہی کنتھ نے اس بارے مین جو کچھ امکان مین تھا کیا۔ یعنی تیز رو سوارون کی کئی مسلح جماعتین مختلف اطراف مین روانہ کین۔ تاکہ اُن لوگون کا تعاقب کیا جائے۔ اس کے بعد گلبرٹ اسلحہ ساز اور گلن ڈورا کے ہمراہ اُن کے مکان واقع کینن گیٹ تک گیا۔ اُن کے دروازے ہی پر اُن سے رخصت ہو کے اُس نے مارمور جافرے۔ اور ڈرماٹ کو ساتھ لیا۔ اور ارل گلن گائل کے محل مین گیا۔ خدمتگارون اور نوکرون نے بڑے جوش وخروش سے اُس کا استقبال کیا۔

اُس کے ایک گھنٹے بعد لارڈ ملکم بھی اُس فوج کے ہمراہ جو کنتھ نے اُن کی ماتحتی مین دی تھی شہر مین داخل ہوئے۔ عوام نے اُن کا بھی بڑی خوشی کے ساتھ خیر مقدم کیا۔ سڑکون کے چوراہون پر ابتک آگ روشن تھی۔ آدھی رات کو جب ارل گلن گائل اپنی فوج کے ساتھ دار السلطنت مین داخل ہوے تو سارا شہر روشنی سے چمک رہا تھا۔ اور یہ نظر آتا تھا کہ جیسے دن ہو گیا ہے۔ اُن کا بھی پرجوش نعرون کے ساتھ استقبال کیا گیا۔ اور لارڈ ڈنبار سر ڈونلڈ لنو اور دیگر بہادر سردارون کے نام بھی لوگون کی زبان پر تھے۔

اب ارل گلن گائل فتح اور اڈنبرا کے لوگون کے انتخاب کے مطابق اسکاٹ لینڈ کے نائب السلطنت تھے اُن کا ارادہ تھا کہ سیدھے اپنے قصر مین جا کے ٹھہرین۔ جہان کنتھ نے پہونچتے ہی اُن کے ٹھہرانے کا فوری انتظام کر دیا تھا۔ لیکن

دارالسلطنت کے عوام اپنے مئے حاکم کے ساتھ مزید مہربانی کا ثبوت دینا چاہتے تھے۔ اُنھون نے اصرار کیا کہ ہم آپ کو قصر ہولی رُوڈ مین لے چلین گے۔ اور ارل کو اُن کی راے پر عمل کرنا پڑا۔

اب اس کے بعد چھ مفتون کے واقعات کو ہم نہایت اختصار کے ساتھ بیان کرین گے۔ کیونکہ اُن کی تفصیل کی ضرورت نہین ہے۔

سب سے پہلے ہم یہ بتا دینا چاہتے ہین کہ ان لڑائیون کے بعد اُسی دن جس روز لارڈ گلن گائل نائب السلطنت مقرر ہوئے۔ اور قصر ہولی رُوڈ مین آ کے ٹھہرے اُنھون نے ان سردارون کی ایک مجلس مرتب کی جو اُن کے طرفدار تھے۔ لارڈ ڈنبار اس کونسل کے میر مجلس مقرر ہوئے۔ اور احکام جاری کیے گئے کہ ہر شہر اور قصبہ کی جانب سے وکلا منتخب کر کے بھیجے جائین۔ تاکہ ایک پارلیمینٹ مرتب ہو۔ جو موجودہ واقعات پر غور کر کے فیصلہ کرے کہ ارل گلن گائل کا نائب السلطنت مقرر ہونا مناسب ہے یا نہین۔ لارڈ گلن گائل نے نیابت کو عارضی طور پر فقط اُسی وقت تک کے لیے قبول کیا ہے جب کہ قوم اپنے نمائندون کے ذریعے سے اپنی مرضی کا اظہار کر دے گی۔ اسی دن باوجود تھکے اور پریشان ہونے کے لارڈ ملکم چند ہمراہیون کے ساتھ واپس گئے تاکہ اپنی بہن آدری لینا کو قصر گلن گائل سے اڈنبرا مین لے آوین۔ چنانچہ چار روز بعد وہ حسین لڑکی بھی دارالسلطنت مین آ کے اپنے باپ اور اپنے عاشق سے ملی۔ اس بات کا ہر شخص اندازہ کر سکتا ہے کہ جب اُس نے کنتھ کے اُن کارنامون کا حال سنا ہو گا جو لڑائی کے دن اُس سے ظاہر ہوے اور جن کی بدولت اُس کے والد اسکاٹ لینڈ کے نائب السلطنت مقرر ہو گئے تو اُسے کیسی اور کتنی خوشی حاصل ہوئی ہو گی۔

اس کے ایک ہفتے بعد اڈنبرا مین خبر آئی کہ سر انڈلف اور سر ایتھم میک آلپین دونون قصر ڈنبار سے نکل گئے۔ اور یہ کام اُنھون نے ایسی حیرت خیز بہادری سے کیا جس کے لیے وہ ہمیشہ سے مشہور تھے۔ ہم بیان کر چکے ہین کہ اُنھین قصر کی چار دیواری کے اندر چلنے پھرنے کی آزادی دی

گئی تھی فصیل پر چارون طرف پہرہ مقرر کر دیا گیا تھا۔ پھاٹک پر بھی سپاہی کھڑے کر دیے گئے تھے۔ اور نہایت سختی کے ساتھ اُن کی نگرانی کا حکم تھا۔ مغرب کے وقت اُنھیں مجبورًا اپنے مقررہ کمرون مین چلا جانا پڑتا تھا۔ اور ایک نہایت بھدا دروازہ جس مین سے ہو کے اُن کے کمرون کا راستہ تھا رات بھر بند رہا کرتا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونون خونخوار بھائی وحشی شیر ببر کی طرح اپنے کٹہرون مین پھرتے رہے۔ اور دل مین ٹھان لی کہ جس طرح ممکن ہو گا یہان سے نکل جائین گے۔ آدھی رات کو اُنھون نے وہ دروازہ توڑ ڈالا جس مین سے ہو کے اُن کے کمرون کا راستہ تھا اور نہایت خاموشی کے ساتھ قصر کی عمارت سے نکل کے صحن مین آئے۔ پھر آہستہ آہستہ فصیل کی طرف چلے لیکن اُن کے پاس ہتھیار نہ تھے اور کسی سپاہی سے مقابلہ کرنا غیر ممکن تھا۔ آخر وہ دونون ایک ایک سپاہی پر دفعتًہ جھپٹ پڑے۔ اُنھین ڈھکیل کے گرا دیا۔ پتھرون سے اُن کے سر کچلے۔ اور اُن کی تلوارین اور تبر اپنے قبضے مین کر لیے۔ یہ کام ایسا اچانک اور فوری طور پر عمل مین آیا کہ اور سپاہیون کو مطلق خبر نہ ہونے پائی۔ اب وہ فصیل پر سے اُتر آئے اور سیدھے پھاٹک کی طرف چلے اس وقت اُن کے دل بڑھ گئے تھے۔ کیونکہ اُن کے پاس اسلحہ موجود تھے۔ جن سے کام لینا وہ خوب اچھی طرح جانتے تھے۔ اتنے مین دونون نے ایک سپاہی پر حملہ کیا جو صحن مین کھڑا تھا اور ایک لمحے کے اندر اُسے مغلوب کر لیا۔ دوسرے اور تیسرے سپاہی کے ساتھ بھی اُنھون نے یہی سلوک کیا۔ اس وقت تک قسمت سراندلف اور سترایتھ میک آلپین کا پورا ساتھ دے رہی تھی۔ پھاٹک کے قریب سپاہی نے اُنھین دور سے دیکھ لیا۔ کیونکہ اُس کے پاس ایک مشعل موجود تھی۔ اُس نے فورًا غل مچایا۔ ساتھ ہی سترایتھ میک آلپین نے لپک کے دربان کی کوٹھری کا دروازہ بند کر لیا۔ اور باہر سے زنجیر چڑھا دی اتنی دیر مین سراندلف نے اُس سپاہی کو اپنے تبر سے مار کے گرا دیا۔ اُس کا سر کاٹ کے روشندان کے راستے سے دربان کی کوٹھری کے اندر ڈال دیا۔ اور خود کوٹھری کے دروازے پر کھڑے رہے۔ اتنے مین سراندلف جا کے اصطبل سے سوکھی گھاس اُٹھا لائے پھر دونون بھائیون نے مل کر وہ گھاس کوٹھری کے دروازے

پر جمع کی اور کہا ہم اس مین آگ لگائے دیتے ہین ورنہ پھاٹک کی کنجیان ہمارے حوالے کردو۔ سپاہی اور اُن کا افسر جو اس کوٹھری کے اندر تھے۔ یہ دیکھ کے بہت پریشان ہوئے۔ اُنھون نے آپس مین مشورہ کیا اور قرار پایا کہ میک آلپین بڑے بیہودہ اور بے اصول لوگ ہین۔ ممکن ہے کہ ایسا ہی کرگزرین جیسا کہ کہہ رہے ہین۔ لہذا اُن کی خواہش پوری کردینی چاہیے۔ چنانچہ اُنھون نے روشندان کے ذریعے سے کنجیان باہر پھینک دین۔ اس کے چند منٹ بعد دونون میک آلپین بھائی قصرِ ڈنبار کی دیوارون کے باہر آزادی کی ہوا کھا رہے تھے۔ اُسی اصطبل نے جہان سے وہ سوکھی گھاس اُٹھا لائے تھے اُن کے لیے گھوڑے مہیا کردیے۔ اور اُن پر سوار ہوکر وہ چل کھڑے ہوئے۔ اس واقعے کے دوسرے دن کسی شخص نے جو اُنھین پہچانتا تھا اُن کو انگریزی سرحد سے چند میل کے فاصلے پر دیکھا اُسی سرحد کی طرف وہ جا رہے تھے۔

یہ خبرین ہین جو ڈنبار مین میک آلپین بھائیون کے متعلق پہونچین۔ اُن سے یہ نتیجہ نکالا گیا کہ وہ بھی انگلستان مین بھاگ گئے ہین تاکہ مارکوس انّنڈیل اور تینون نائبون سے جا ملین۔ اِس کے چند روز بعد اس سے زیادہ خوفناک خبرین ملتی گئین۔ شاہ ہنری ہشتم نے ابتدا سے ہی لارڈ ڈال کیتھ کی نیابت کو تسلیم کرلیا تھا۔ اور وہ اُس نیابت کا طرفدار تھا۔ اسی بنا پر لارڈ انّنڈیل نے مشورہ دیا تھا کہ ایک قاصد بھیج کے انگریزی دربار سے مدد کی درخواست کی جائے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جب مارکوس انّنڈیل اور تینون نائب لندن مین پہونچے تو اُنھون نے دیکھا کہ فوجی تیاریان ہو رہی ہین تاکہ جب ضرورت ہو مدد پہونچائی جاسکے۔ اصل یہ ہے کہ ہنری ایک بے رحم۔ ظالم اور خودسر بادشاہ تھا وہ یہ نہین چاہتا تھا کہ پارلیمنٹ یا کسی آزاد حکومت کی مدد کرے۔ اُسے معلوم تھا کہ ارل گلن گائل اسی طرز کی آزاد حکومت قائم کرین گے۔ چند روز بعد آخر ڈنبار مین یہ خبر پہونچی کہ انگلستان نے اعلان جنگ کردیا۔ اور تین ہزار سپاہیون کی ایک فوج ارل سرے کی ماتحتی مین روانہ ہوگئی ہے کہ اسکاٹ لینڈ پر حملہ آور ہو۔ لارڈ گلن گائل اس خبر سے کچھ زیادہ پریشان نہین ہوئے۔ وہ مستعد

ہی سے سمجھے ہوئے تھے کہ انگلستان سے ضرور لڑائی ہوگی۔ لہذا اقتدار حاصل کرتے ہی اُنھون نے اپنی فوجین بڑھانا شروع کر دی تھین۔ پارلیمنٹ جمع ہوئی۔ اور اُس نے آرل گلن گائل کو نائب السلطنت کی خدمت پر مستقل کر دیا۔ عام طور پر ہر شخص کی خواہش تھی کہ کنتھ سپہ سالار اعظم مقرر کیا جائے اور وہی انگریز دشمنون کے مقابلے پر روانہ ہو۔ لیکن پارلیمنٹ کو ایک ایسے کم عمر نوجوان کو اتنا بڑا عہدہ سپرد کرنا مناسب نہ معلوم ہوا۔ کیونکہ بہت سے تجربہ کار بوڑھے بہادر فوج مین موجود تھے اُن کے ہوتے ایک کم عمر نوجوان کو اُن پر افسر مقرر کر دینے مین اُن کی دل شکنی ہونے کا اندیشہ تھا۔ لیکن یہ بھی ضروری تھا کہ عوام کی خواہش کسی حد تک ضرور پوری کی جائے۔ لہذا پارلیمنٹ نے اُسے فوج محفوظ کا سپہ سالار مقرر کیا جو دار السلطنت کی حفاظت کے لیے اڈنبرا مین موجود تھی تاکہ اگر اصلی فوج کو شکست ہو تو وہ کچھ نہ کچھ دار السلطنت کو بچا سکے۔ سر ڈونلڈ کینمور میدان جنگ مین سپہ سالار اعظم بنا کے بھیجے گئے۔ لارڈ ڈنبار آرل گلن گائل کے وزیر مقرر ہوئے۔ اور لارڈ ملکم قصر کے حاکم بنائے گئے۔

کنتھ کا دار السلطنت کی فوج کا سپہ سالار مقرر ہونا بہت ہی مناسب ہوا۔ اس لیے کہ شہر کے باشندے اِس سے بہت خوش ہوئے اور انھین اطمینان تھا کہ اس نوجوان بہادر کی وجہ سے ہم ہر طرح محفوظ اور مطمئن رہین گے۔ لیکن ہمارے نوجوان بہادر کے دل مین البتہ اس بات کا افسوس تھا کہ اس انتظام مین مجھے اس بات کا موقع نہ ملے گا کہ انگریزون کے مقابلے مین بہادری دکھاؤن یا مزید تجربہ اور ترقی حاصل کرون۔ لیکن اُسے پارلیمنٹ کے حکم کی تعمیل کرنا پڑی اور اڈنبرا مین رہا۔ سات ہزار سپاہی اس کے ماتحت تھے اور ماہ جون کے آغاز مین سر ڈونلڈ کینمور بیس ہزار سپاہیون کے ساتھ جنوبی دشمنون کے مقابلے کو روانہ ہو گئے۔

اس اثنا مین کنتھ اپنے معاملات کے متعلق خاموش نہین رہا۔ وہ اعلے حاکم عدالت جس نے قصر النڈیل مین اُس کے مقدمے کا فیصلہ کیا تھا استعفا دے کے الگ ہو گیا تھا۔ اور ارل گلن گائل نے اُس کی جگہ

ایک دوسرا حاکم مقرر کر دیا تھا۔ اسی اعلیٰ حاکم عدالت سے کنتھ نے چارہ جوئی کی اور اپنے اُن اہم معاملات کو جن کی نسبت ہم کسی گذشتہ باب مین بیان کر چکے ہین کہ اُس نے آرل گلن گائل سے مشورہ کیا تھا اُس کے سامنے بیان کیا۔ لیکن اس جدید حاکم عدالت نے کنتھ کو یہ مشورہ دیا کہ ابھی انگلستان کی لڑائی کے ختم ہونے تک ٹھہر جاؤ۔ کیونکہ یہ معاملہ زیادہ تر مارکوس الینڈیل سے تعلق رکھتا ہے۔ دیکھنا چاہیے کہ اس لڑائی کا کیا انجام ہوتا ہے۔ اور اُس کے بعد مارکوس الینڈیل کی کیا حیثیت رہتی ہے۔ آیا وہ مغلوب ہو کے کہین پناہ لیتے ہین یا کامیاب ہو کے پھر ویسے ہی ظلم شروع کر دیتے ہین۔ حاکم عدالت کے اس مشورے کے مطابق کنتھ کو پھر خاموش ہو جانا پڑا۔

لیکن اس باب کے ختم کرنے سے پہلے ہم ایک لمحہ کے لیے قصر الینڈیل کو بھی دیکھ لینا چاہتے ہین۔ بوڑھا داروغہ اینگس ڈنٹن وہان موجود تھا۔ ملک مین جو واقعات پیش آتے اُن کی خبر ایک معقول زمانے کے بعد وہان بھی پہونچ جاتی۔ مارکوس کی شکست کا حال سُن کے بوڑھا داروغہ بہت خوف زدہ ہو گیا تھا۔ مگر جب اُس نے یہ سُنا کہ انگلستان سے ایک بہت بڑی فوج ان کی مدد کو آ رہی ہے۔ تو اُس کے حواس درست ہو گئے۔ زمانہ گزرتا گیا۔ نائب السلطنت گلن گائل نے اُس کے معاملات مین کسی قسم کی دخل دہی نہین کی۔ لہذا اُس کے دل مین پھر امید پیدا ہوئی کہ شاید مجھ سے کوئی باز پرس نہ کی جائے۔ لیکن بعض اوقات جبکہ وہ قصر کی فصیل کے اوپر یا باہر صحن مین ٹہلتا ہوتا تو اُس کی آنکھین خود بخود اُس منحوس شے کی طرف اُٹھ جاتین جو قصر کے بلند ترین برج کے اوپر قائم تھی۔ کئی ہفتون سے وہ پھانسی اُسی طرح کھڑی تھی۔ خود مارکوس الینڈیل اس بات کی قسم کھا چکے تھے کہ جب تک ایک آدمی کی لاش اس پھانسی پر نہ لٹکے گی نہ اُتاری جائے گی۔ اور نہ کسی شخص کو اس بات کی جراُت نہ ہوئی کہ اپنے آقا کے حکم کی خلاف ورزی کر کے اس مہیب اور منحوس صورت پھانسی کو قصر کے اوپر سے اُتار ڈالے۔ اور اس قصر کے مالک کی قسم کو نہ پورا ہونے دے۔

لیکن ہر مسافر اور راستہ چلنے والا جو قصر الینڈیل کے قریب سے

گزرتا اس اونچی اور منحوس پھانسی کو دیکھ کے کانپ جاتا۔ اس علاقہ اور قصر کے اندر کے لوگ اکثر آپس میں کہتے کہ دیکھیے اب کتنے اِس پھانسی پر لٹکایا جاتا ہے یا نہیں اور اگر وہ نہیں تو پھر کون لٹکایا جائے گا۔

ہم یہ بھی بتا دینا چاہتے ہیں کہ بعض اوقات چاندنی راتوں میں جو اس موسم میں بہت خوشنما معلوم ہوتی تھیں یہ بھی دیکھا گیا کہ اِس پھانسی کی دونوں ڈنڈیوں کے درمیان میں کوئی لمبا شخص کھڑا ہے۔ اور سر اُٹھائے اُس رسّی کو غور سے دیکھ رہا ہے جو ہوا میں اِدھر اُدھر ہل رہی ہے۔ وہمی مزاج کے لوگ یہ دیکھ کے کانپ جاتے اور ایک دوسرے کے کان میں کہتے کہ یہ کوئی انسانی شکل نہیں ہے جو آدھی رات کو پھانسی کے ستونوں کے بیچ میں نظر آتی ہے۔ مگر ہم اپنے ناظرین کو بتائے دیتے ہیں کہ یہ آنگس ونٹن تھا جسے وہی شیطانی شکل جو جھجھون کا آتشین کوڑا ہاتھ میں لیے تھی آدھی رات کو سوتے سے جگا کے قصر کی چھت کے اوپر ہنکا لے گئی تھی۔

نواسی وان باب

انگلستان اور اسکاٹ لینڈ میں جنگ

سر ڈونلڈ کین مور کے روانہ ہو جانے کے بعد اڈنبرا میں بڑا جوش پیدا ہوا۔ لیکن لوگ پریشان بھی تھے کہ دیکھیے کیا ہوتا ہے۔ یہ سب جانتے تھے کہ انگریزی فوج میں تیس ہزار سپاہی ہیں۔ اور اُسکا سپہ سالار ایک بہادر اور تجربہ کار سردار ہے۔ پھر ارل کوس اننڈیل بھی اُس کی مدد کو پہونچ گئے ہیں۔ جو اس ملک کی حالت سے بخوبی واقف ہیں۔ اُن کے ساتھ تینوں نائب اور خود سر میک آلپین بھائی بھی ہیں۔ بہرحال انگریزی فوج کی قوت بمقابل اسکاٹ لینڈ کی فوج کے بہت زیادہ تھی۔

اس حال میں یہ بات قدرتی تھی کہ لوگوں کے دل امید و بیم کی حالت میں ہوں۔ اگر انگریزی فوجوں کو فتح حاصل ہوئی تو اسکاٹ لینڈ کو کوئی چیز جنوبی دشمنوں کے مظالم سے نہیں بچا سکتی تھی۔ سارے اسکاٹ لینڈ میں اُن کی فوجیں

پھیل جائین گی۔ اس سے پہلے کی نیابت پھر قائم ہو گی۔ اور پھر وہی مارکوس انڈیل کی ظالمانہ جنگی حکومت ہو گی ملک کی خوشحالی اور شان وشوکت کا دار ومدار اسی لڑائی پر تھا۔ بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ اسکاٹ لینڈ کی آزادی بھی معرض خطر مین تھی۔ اگر انگریزی فوج کامیاب ہوئی تو نہین معلوم اُس حالت مین شاہ ہنری کا کیا طرز عمل ہو۔ اور مارکوس انڈیل اور تینون نائبون کی دغابازی کیا صورت اختیار کرے۔ ایک اور معاملہ بھی غور طلب تھا۔ وہ یہ کہ نوعمر بادشاہ جمیس پنجم در اصل انگریزون کے قبضے مین تھا۔ ہم کسی گذشتہ باب مین بیان کر چکے ہین کہ یہ زمانہ ایسا تھا کہ لوگ عموماً اُسی فریق کو حقدار سمجھتے جس کے قبضے مین بادشاہ ہوتا۔ باوجود اس کے بہت کم لوگ ایسے تھے جنھون نے ارل گلن کائل کی نیابت کو تسلیم کیا ہو مگر پھر بھی بادشاہ اُن کے پاس نہ تھا۔ اور بغیر بادشاہ کی موجودگی کے کوئی حکومت پائدار نہین سمجھی جا سکتی تھی۔

اس مختصر تمہید سے ناظرین سمجھ گئے ہون گے کہ یہ لڑائی اسکاٹ لینڈ والون کے لیے کس قدر اہمیت رکھتی تھی۔ ہر شخص سمجھ رہا تھا کہ فقط ہماری فلاح وبہبود ہی نہین بلکہ جان ومال تک کا دار ومدار اسی لڑائی کے نتیجے پر منحصر ہے۔ لہذا سر ڈونلڈ کین مور اور اُن کے ہمراہ بیس ہزار سپاہیون کے روانہ ہو جانے کے بعد دس روز افسوسناک خاموشی کی حالت مین گزرے۔ اس مدت کے بعد میدان جنگ سے خبر آئی کہ سر ڈونلڈ کین مور کو ہسار چیویٹ کو عبور کر کے انگریزی صوبہ نارتھمبر لینڈ مین داخل ہو گئے۔ اور جس وقت کہ وہ قاصد وہان سے چلا ہے انگریزی فوج وہان سے اڑتالیس گھنٹہ کی مسافت پر دریاے ٹائن کے کنارے تھی۔ دوسرے دن اس خبر کے ساتھ دوسرا قاصد یہ خبر لایا کہ جب وہ چلا ہے دونون فوجین ایک دوسرے کے مقابل تھین اور عنقریب لڑائی ہونیوالی تھی۔ اس کے بعد جو بارہ گھنٹے گزرے وہ اسکاٹ لینڈ کے دار السلطنت کے لیے نہایت تکلیف دہ تھے۔ آخرکار لڑائی کی خبرون کے مشتاق لوگون نے قصر کی بلندی پر سے دیکھا کہ ایک سوار پوری رفتار سے چلا آتا ہے۔ فوراً سارے شہر مین خبر ہو گئی مگر افسوس اُنھین کوئی اچھی خبر نہین ملی۔ اور اُن کی ساری امیدین دفعتہً زائل ہو گئین

دونون فوجون مین ایک نہایت خونریز لڑائی واقع ہوئی جو صبح کے طلوع آفتاب سے شروع ہو کے شام تک جاری رہی۔ اسکاٹ لینڈ کے سپاہی اگرچہ غیر معمولی شجاعت سے لڑے۔ لیکن انگریزون کی زیادتی تعداد کی وجہ سے مغلوب ہو جانا پڑا۔ کیلی ڈونیا کی بہادر فوج منتشر ہو گئی۔ اسی قاصد نے یہ بھی بتایا کہ مارکوس انڈیل انگریزی فوج کے داہنے بازو پر کمان کر رہے تھے۔ اور دشمنون کا بایان بازو دونون تیک آلبین بھائیون کے سپرد تھا۔ ان تینون سردارون نے ایسے ایسے کارہائے نمایان انجام دیے کہ الفاظ مین نہین ادا ہو سکتے مختصر یہ کہ اسکاٹ لینڈ کے بیس ہزار سپاہیون مین سے بمشکل تین ہزار اس لڑائی سے جانبر ہوئے ہون گے کیونکہ کم سے کم بیس ہزار میدان جنگ مین مرے پڑے تھے۔ اور تقریبًا سات ہزار انگریزون کے ہاتھ مین گرفتار ہو گئے ہون گے۔

یہ افسوسناک خبر تھی جس نے سارے ایڈنبرا مین خوف و اضطراب پیدا کر دیا۔ اور تھوڑی دیر بعد سے شکست خوردہ فوج کی مختلف جماعتین بُری حالت مین آنے لگین۔ سررابرٹ مارمور۔ بیرن کیلڈرورڈ۔ اور ہائی لینڈ کے کئی اور مشہور سردار اس لڑائی مین کام آئے تھے۔ سرڈونلڈ کین مور اور سرجیمس لنڈسے۔ دونون بہت سخت زخمی ہوے۔ مگر اُن کے وفادار ہمراہی نہایت تیزی کے ساتھ اُنھین میدان جنگ سے نکال لائے اور ایڈنبرا مین پہونچا دیا۔ غرض اس لڑائی کے بعد دو تین روز کے اندر تین ہزار شکست خوردہ سپاہی ایڈنبرا مین واپس آ گئے۔ سب سے آخری آنے والے یہ خبر لائے کہ انگریزی فوج اس فتح سے خوش ہو کے شان و شوکت کے ساتھ اسکاٹ لینڈ کے دار السلطنت کی جانب تیزی سے کوچ کر رہی ہے۔

اس خبر نے سارے ایڈنبرا کو مایوس اور پریشان کر دیا۔ کُل خیالی مصیبتین اُن کی نظرون کے سامنے پھر گئین۔ دکاندار۔ تاجر اور شہر کے خوشباش فوری طور پر شہر کو چھوڑ دینے کی تیاریان کرنے لگے۔ پارلیمنٹ کے ارکان جمع ہوے اور غور کرنے لگے کہ کیا کیا جائے۔ ارل گلن نے کئی دفعہ گھوڑے پر سوار ہو کے شہر کا دورہ کیا اور لوگون سے کہا کہ بجائے مایوسی اور پریشانی ظاہر کرنے کے

زیادہ مناسب یہ ہے کہ اپنی پوری قوتین شہر کی حفاظت مین صرف کی جائین۔
آخر کار دو دن کے خوف و اضطراب کے بعد لوگون نے کنتھ کا نام لینا شروع کیا۔ وہ اس سے پہلے ہی ایک دوسرے کے کان مین کہتے تھے مگر اب زور و شور کے ساتھ نعرے لگانے لگے کہ فقط یہی شخص ہے جو ہمین اس مصیبت سے نجات دلا سکتا ہے۔ سب نے اس تجویز کو جوش و خروش کے ساتھ قبول کیا۔ دفعۃً لوگون کے خیالات مین ایک انقلاب پیدا ہوا۔ پھر اُن کے دلون مین امید کی جھلک نمودار ہوئی۔ اور وہ تعجب کرتے تھے کہ ہم نے بجاے مایوس ہو جانے کے پہلے ہی کنتھ کا خیال کیون نہین کیا۔

پھر سارے ایڈنبرا مین ایک عجیب و غریب جوش پیدا ہوا۔ اور بیشمار مخلوق گلن گائل کے مکان کے سامنے جمع ہو گئی۔ کیونکہ کنتھ اسی مکان مین رہتا تھا۔ وہ اُن کی خواہش کے مطابق باہر نکلا تو لوگون نے اُس سے درخواست کی کہ آپ ہمارے ملک کو بچائین۔ اور اُس نے بھی آمادگی ظاہر کی فوراً پارلیمنٹ نے اُسے اسکاٹ لینڈ کی فوجون کا سپہ سالار اعظم مقرر کیا۔ نائب السلطنت آرل گلن گائل نے اُس کے تقرر کو منظور کرتے ہوئے عام مجمع کے سامنے کہا "مین اُس بہادر کو جسے سارے اسکاٹ لینڈ نے یکزبان ہو کر منتخب کیا ہے کوئی خطاب یا عہدہ نہین دیتا ہون۔ وہ ہماری قومی فوج کا سپہ سالار ہے" پھر کنتھ کی طرف پُر اسرار نظرون سے دیکھ کے کہا "اگرچہ واقعات کے لحاظ سے تم کو وہ مرتبہ نہ حاصل ہو سکا جس کا تم نے اپنے آپ کو مستحق ثابت کیا ہے مگر مجھے یقین کامل ہے کہ اپنی تلوار کے ذریعہ سے تم اعلیٰ ترین تمغون اور رُتبون کو خود ہی حاصل کر لو گے۔"

یہ سن کر لوگون نے نعرۂ مسرت بلند کیا۔ اب سارا دار و مدار کنتھ پر تھا۔ اور سب کی آنکھین اُسی مین لگی ہوئی تھین۔ اُس نے فوراً فوجین جمع کرنا شروع کر دین۔ سات ہزار سپاہی اُس کے پاس پہلے سے موجود تھے جو دار السلطنت کی حفاظت کے لیے چھوڑ دیے گئے تھے۔ شکست خوردہ فوج کے تین ہزار سپاہی میدان جنگ سے زندہ بچ کے واپس آ گئے تھے۔ اور دو ہزار نئے بھرتی کیے گئے تھے گویا یہ کل بارہ ہزار کی مختصر فوج تھی جس کی کامیابی اور ناکامی پر اسکاٹ لینڈ

کی قسمت کا فیصلہ تھا۔

آہ جب کنتھ اس فوج کے ساتھ روانہ ہونے کے لیے آدی لینا سے رخصت ہوا ہے افوہ وہ کیسا نازک وقت تھا۔ وہ شریف اور حسین لڑکی جانتی تھی کہ میرا عاشق کیسی سخت لڑائی پر جا رہا ہے۔ اس کا اُسے بے شک یقین تھا کہ کوئی غیرارضی طاقت اُس کو تمام خطروں سے محفوظ رکھے گی اور اُسے کنتھ کی غیرمعمولی بہادری کی نسبت اطمینان بھی تھا۔ اُنھیں اسباب سے وہ بالکل مایوس نہیں ہوئی اُس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ مگر خوبصورت ہونٹوں پہ تبسم بھی نمایاں تھا۔ اور شوق کی نظروں سے نوجوان بہادر کی طرف غور سے دیکھ رہی تھی جو سر سے پاؤں تک فولادی مورت بنا ہوا سامنے کھڑا تھا۔ اور اُس سے رخصت ہونے کو آیا تھا۔ گلن گاٹل کی شریف بیٹی کے دل میں ایک بار بھی یہ بات نہ آئی کہ اس نوجوان کو میدان جنگ میں جانے سے روک لے اور وہ جس کو اُس سے سچی محبت تھی اپنے عزیز ملک کی حمایت میں لڑتا ہوا مارا جائے۔ جس وقت اُس نے "خدا حافظ" کہا ہے اُس وقت ایک پر اسرار طریق سے اُس کے دل میں اطمینان سا ہوا کہ یہ ضرور واپس آئے گا۔ اور ایسی شان و شکوہ سے کہ ساری قوم اِس کی ممنون و شکر گزار ہو گی۔

صبح کا وقت تھا کہ کنتھ اسکاٹ لینڈ کی فوجوں کے سپہ سالار کی حیثیت سے اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور آیڈنبرا کی سڑکوں سے گزر کے شہر کے باہر آیا جہاں ساری فوج کوچ کے لیے تیار کھڑی تھی۔ لارڈ ملکم نائب افسر کی حیثیت سے ہمراہ تھا۔ جافرے اُس کا خدمتگار ان کے ساتھ ہوا۔ اور وفادار ڈرمانٹ بھی ہمراہیوں میں تھا۔ گلرٹ اسلحہ ساز اپنی بیٹی کے پاس گھر میں ٹھہر گیا۔ گلنڈورا نے بھی اپنے عاشق جافرے کو ایک باہمت عورت کی طرح رخصت کیا۔ اُس کا حُبّ وطن کا جوش ہم اس وقت دیکھ چکے ہیں جبکہ اُس نے ایڈنبرا کے قصر میں لوگوں کو اُبھار کے مقابلہ پر تیار کر دیا تھا۔

اس نوجوان کو رخصت کرنے اور اُسے دعائیں دینے کے لیے ایڈنبرا کے تمام باشندے باہر نکل آئے تھے۔ کنتھ کی فوج بہت مختصر تھی۔

مگر اُس کا ہر سپاہی اپنے نوجوان سردار کو دیکھتے ہی خوش اور مطمئن ہوگیا۔ اور بہترین امیدون کے ساتھ یہ فوج روانہ ہوئی۔ صبح کے آفتاب کی شعاعین اُن کی زرہون اور خودون پر چمک رہی تھین۔ اس فوج کے ساتھ قوالون کی بھی ایک جماعت تھی جو اپنے قومی نغمے سے سپاہیون کے دلون مین جوش پیدا کرتی۔ ان قوالون کا افسر سوا ہمارے بوڑھے دوست تارمود کے اور کون ہوسکتا تھا۔ کیونکہ چنگ کے تارون پر اُس کی انگلیان جس عمدگی سے دوڑتی تھین اور کوئی نہین دوڑا سکتا تھا۔

اس اثنا مین انگریزی فوج کومہار چیویٹ کے اِس پار آگئی تھی۔ اور علاقہ ترا کس یمرگ کو عبور کرکے بر دک شائر مین داخل ہوگئی تھی۔ اور اُس کا رُخ سیدھا دارالسلطنت اسکاٹ لینڈ کی طرف تھا۔

شمالی ممالک مین جب موسم سرما کے بعد بہار کا آغاز ہوتا ہے تو کناڈا کی ندیون مین برف کا ایک عجیب و غریب دلکش و دلچسپ منظر نظر آتا ہے۔ مختلف شکلون کی ناہموار بڑی بڑی سلین بہتی ہوئی نظر آتی ہین۔ اور دور سے دیکھیے تو آفتاب کی روشنی مین اُس مین بیشمار رنگ نظر آتے ہین۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ سلین صاف اور سفید کپڑے پہنے ہین جن مین کسی درباری شان و شوکت کے لحاظ سے مختلف زرق برق رنگون کی گوٹ لگی ہوئی ہے۔ اسی طرح یہ انگریزی فوج جو اسکاٹ لینڈ مین داخل ہوئی تھی اپنے جھنڈے اُڑاتی چلی آتی تھی۔ اُس کے جنگجو بہادر مختلف رنگون کی وردیان پہنے اور شوخ رنگون کی کلغیان لگائے علیحدہ علیحدہ جماعتون مین بنٹے ہوے چلے آتے تھے۔ یہ عظیم الشان فوج اُسی طرح بڑھ رہی تھی جس طرح کوئی طوفانی ندی اپنے دھارے کو ایک سرسبز میدان مین پھیلا کے نظرون سے غائب کردیتی ہے۔ جس طرح ایک چھوٹی ندی کا پانی کسی بڑی ندی مین مل کے غائب ہوجاتا ہے اُسی طرح یہ معلوم ہوتا کہ اسکاٹ لینڈ کی مختصر فوج کو بھی یہ عظیم الشان انگریزی فوج بالکل نیست و نابود کردے گی۔

کنتھ کے روانہ ہونے کے تیسرے دن اڈنبرا سے چالیس میل کے فاصلے پر دونون فوجون نے صف جنگ مرتب کی۔ انگریزی فوج اپنی پہلی فتح سے مطمئن تھی۔

اور اُسے یقین تھا کہ اِس مختصر فوج پر بھی ہم نہایت آسانی کے ساتھ کامیابی حاصل کر لین گے۔ چنانچہ اسی اطمینان کے باعث اُنھون نے فوراً حملہ کر دیا۔ مگر دشمنون کے اس فوری جوش کو کنتھ کے بہادر سپاہیون نے بڑی عمدگی کے ساتھ روک لیا۔ خود کنتھ اپنی فوج مین سب کے آگے تھا۔ اور اکیلا وہی ایک پوری فوج کے مقابلے کو کافی تھا۔ مگر اس وقت یہ سمجھ کے وہ غیر معمولی جرأت و بہادری سے کام لے رہا تھا کہ فقط اسی لڑائی پر سارا دار و مدار ہے۔ ان دو باتون کے سوا اور کوئی صورت نہین کہ یا تو مین میدان جنگ مین مارا پڑا ہون اور یا فتحمند ہو کے شان و شوکت کے ساتھ ایڈنبرا مین داخل ہون۔ اور اڈی لینا سے ملون"

اڈی لینا کا خیال آتے ہی بیچارے نوجوان بہادر کے دل مین تازہ جوش پیدا ہوا۔ اور اُس نے بڑے بڑے کارہاے نمایان انجام دیے۔ اُس کے سپاہی بھی اُس کی تقلید مین دیونگی کے جوش سے لڑ رہے تھے۔ اور یہ معلوم ہوتا کہ گویا عربون سے صلیبی لڑائی یا کسی اور مذہبی لڑائی مین مشغول ہین۔ مگر کنتھ باوجود اس جوش و خروش سے لڑانے کے ہر طرف میدان جنگ مین نظر بھی دوڑاتا رہتا تاکہ دشمنون کی مضبوط جماعتون اور آراستہ صفون کو دھوکا دے کر کسی اور جانب مشغول کرے۔ اور خود اُن کی کمزوریون یا غلطیون سے فوری فائدہ اُٹھائے۔ الغرض اِس لڑائی مین اُس نے ثابت کر دیا کہ بہادر اور شجاع ہونے کے ساتھ ہی وہ بڑا تجربہ کار سردار بھی ہے۔ اور اس لڑائی کا جو نتیجہ ہوا اُس کا دار و مدار زیادہ تر اسی بات پر مبنی تھا۔

مسلسل چھ گھنٹے لڑائی ہوتی رہی۔ جس طرح کوہ آلپس پر سے برف کا ایک عظیم الشان پہاڑ لڑھکتا ہوا چلتا ہے کہ کوئی چھوٹی جھیل یا تالاب اس طوفان کے اندر چھپ کے غائب ہو جائے گا۔ لیکن پانی مین پہونچتے ہی وہ برف گھل جاتی ہے۔ اُسی طرح اس وقت یہ نظر آیا کہ اسکاٹ لینڈ کی مختصر فوج نے انگلستان کی ساری عظیم الشان فوج کو نیست و نابود کر دیا ہے۔ نہایت سخت خونریزی جاری تھی۔ لیکن زیادہ تر جنوبی ملک کے لوگ گر رہے تھے۔ کنتھ نے بڑے زور و شور کے ساتھ حملہ کیا تھا۔

لیکن انگریز بار بار پیچھے ہٹ ہٹ کے بھی مقابلہ کرتے۔ اور ہر دفعہ سخت خونریزی کے بعد پیچھے ہٹا دیے جاتے۔ آخرکار میدان جنگ میں اتنی لاشیں جمع ہو گئیں کہ انگریز اُس منظر کی تاب نہ لا سکے۔ اُن کے دلوں میں خوف پیدا ہوا اور اپنی فوج کی تباہی پر خوف کھاتے ہوئے بھاگے۔ خیال ہوتا تھا کہ کوئی غارت گر دیو اُن کی صفوں میں گھس پڑا ہے اور اپنی بے رحم تلوار سے اُنھیں قتل کر رہا ہے۔ معلوم ہوتا تھا کہ ہر اسکاٹلینڈ کے مقتول سپاہی کے معاوضہ میں دس دس انگریز قتل ہوئے ہیں۔

اب لڑائی کا نتیجہ ظاہر ہو گیا تھا۔ مگر کنتھ نے ایک آخری حملہ اپنے اُس رسالے کے ساتھ کیا جس نے اس سے پہلے ہی اُس کی ماتحتی میں اعلیٰ خدمتیں انجام دی تھیں۔ حملہ کرتے ہی کنتھ سیدھا اُسی طرف چلا جدھر انگلستان اور اسکاٹلینڈ کے متحدہ جھنڈے لہرا رہے تھے۔ وہاں پہونچ کے اُس نے دیکھا کہ ایک بلندی پر ایک چھوٹا خیمہ قائم ہے اور انگریز سرداروں کی ایک جماعت اُس کو اپنے حلقہ میں لیے ہوئے ہے۔ ان سرداروں میں لارڈ ڈالکیتھ، لارڈ مارچ، سر ہنری راکس برگ، سر ہیرٹ میدر فورٹ اور اسکاٹلینڈ کے چند دیگر اسسٹنٹ سردار بھی تھے جو گذشتہ نیابت کے مؤید تھے۔ کنتھ نے فوراً اُنھیں لوگوں پر حملہ کیا اور تقریباً بیس منٹ تک وہاں زور و شور کے ساتھ لڑائی جاری رہی۔ اور اس خونریز جنگ میں یہ سب سردار یکے بعد دیگرے گر گئے۔ اس کے بعد جب کنتھ انگریز سرداروں کی طرف بڑھا تو اُنھوں نے اُس کو راستہ دے دیا اور پیچھے ہٹ گئے۔ اب ایک منٹ نہیں گزرنے پایا تھا کہ وہ خیمہ کنتھ کے قبضے میں تھا۔ اس میں ریشمی پردے پڑے ہوئے تھے۔ اور کنتھ نے دیکھا کہ اُس کے اندر اسکاٹلینڈ کا بادشاہ چند شریف انگریزوں کی حفاظت میں موجود ہے۔ لڑائی کے شور و غل سے معصوم بادشاہ سہم گیا تھا۔ لیکن کنتھ کے تسلی بخش الفاظ سے نوعمر جیمس پُرجوش ہو گیا۔ اور جب ہمارے نوجوان بہادر نے اپنے خود کا اگلا حصہ اُٹھا دیا تو نوعمر بادشاہ اُس کے قریب آ گیا۔ اور ہنسنے لگا۔

اب پوری فتح ہو چکی تھی۔ دس ہزار انگریز سپاہی اُس لڑائی میں قتل ہوئے تھے۔ اور اُن کی لاشیں میدان جنگ میں پڑی ہوئی تھیں۔ اُس کے آدھے زخمی

ہوئے تھے اور ایک بہت بڑی تعداد گرفتار کر لی گئی۔ باقی لوگ نہایت تیزی کے ساتھ بھاگے۔ آرکوس انڈل اور دونوں ٹیک آلیین بھائی بھی انھیں بھاگنے والوں میں تھے۔ اس کے خصوصیت کے ساتھ بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ اس لڑائی میں بھی انھوں نے غیر معمولی شجاعت دکھائی۔ کیونکہ ہمارے ناظرین خود ہی سمجھ گئے ہوں گے۔ مگر ان کی سب کوششیں بیکار ہوئیں۔ اور جب انھیں نظر آیا کہ بالکل شکست ہوا چاہتی ہے تو فوراً گھبرائے ہوئے انگریزی سپہ سالار آرل سرے کے پاس گئے کہ اب کیا کیا جائے وہ شکست کے صدمے سے پریشان تھا۔ اور اس کو سب سے زیادہ اس بات کی تھی کہ شکست سے ناراض ہو کے کہیں شاہ ہنری ہشتم مجھے قتل نہ کر ڈالے لہذا اس نے آرکوس انڈل اور دونوں ٹیک آلیین بھائیوں کی صورت دیکھتے ہی انھیں برا بھلا کہنا شروع کر دیا کہ تمھاری ہی وجہ سے ہمیں اسکاٹ لینڈ والوں سے لڑنا پڑا اور یہ شکست ہوئی۔ اس طرح غیظ و غصہ ظاہر کر کے آرل سرے اپنی بقیۃ السیف فوج کے ساتھ بھاگ کھڑا ہوا۔ اور اسکاٹ لینڈ کے ان تینوں سرداروں کو چھوڑ دیا کہ آپ اپنی فکر کریں۔

سپہ سالار کے جانے کے بعد وہ تینوں بھی میدان جنگ سے بھاگے۔ اور بغیر اس کے کہ ایک شخص کو بھی اپنے ساتھ لیں آرکوس انڈل۔ اور دونوں ٹیک آلیین بھائی میدان کارزار سے نکلے۔ اور ایسی تیزی سے بھاگے کہ کنتھ کی فوج والوں کی نظر سے بچ کے نکل گئے۔ یہ تمام واقعات اس وقت پیش آئے جب ہمارا نوجوان بہادر نوعمر بادشاہ کو تسلی و تشفی دینے میں مشغول تھا۔

ہم پھر کہتے ہیں کہ یہ فتح نہایت مکمل تھی۔ انگریزی فوج بالکل تباہ و برباد ہو گئی۔ اور اسکاٹ لینڈ کو ان خونخوار حملہ آوروں سے نجات مل گئی۔ نوعمر بادشاہ فتحمند کنتھ کے ہاتھ میں آ گیا۔ اور اس عظیم الشان کارنامے کے لحاظ سے جو اسکاٹ لینڈ کی مختصر فوج نے انجام دیا تھا وہ نقصان جو اس معرکے میں اسے پہونچا بہت ہی خفیف تھا۔

غرض ہر بات کنتھ کی مرضی کے مطابق ہوئی۔ فقط ایک بات البتہ ایسی تھی جس نے اس کی خوشی کو مکمل نہ ہونے دیا۔ اور وہ آرکوس انڈل کا میدان

جنگ سے نکل جاتا تھا۔ کنتھ کو معلوم تھا کہ وہ لڑائی مین نہین مارے گئے۔ کیونکہ چند انگریز سپاہیون کے ساتھ بھاگتے دیکھا تھا۔ اُس سے یہ کھل گیا کہ آرکوس اس لڑائی مین نہین مارے گئے۔ کنتھ نے فوراً ہر جانب مختلف جماعتین مفرورین کے تعاقب مین روانہ کر دین۔ اور اُنھین حکم دیا کہ ساری سرحد یعنی دریاے ٹویڈ کے دہانے سے لے کر سالوے فرتھ تک پھیل جائین اور وہ تینون بھاگ کر انگلستان کی طرف بھاگنے کا ارادہ کرین تو فوراً گرفتار کر لیے جائین۔ مگر یہ ساری کوشش بے سود ہوگئی کیونکہ کسی جماعت نے آرکوس یا ان دونون خونخوار بھائیون کو نہ پایا۔ آخری معتبر ذرائع سے سنا گیا کہ اُن تینون سردارون نے جب دیکھا کہ انگلستان کے راستے کی ایسی سختی کے ساتھ ناکہ بندی کی گئی ہے تو ہائی لینڈ کا راستہ لیا۔ اور غالباً اُن کا یہ ارادہ ہوگا کہ اپنے قصرون مین پہونچ کر قلعہ بند ہو جائین اور وہان سے بیٹھ کر کنتھ کا مقابلہ کرین۔

اس نمایان فتح کے دوسرے روز صبح کو کنتھ اپنی فتحمند فوج کے ساتھ ایڈنبرا مین داخل ہوا۔ اُس شاندار استقبال کو الفاظ نہین آشکارا کر سکتے جو شہر والون نے کیا۔ کنتھ نے سارے ملک کو غلامی سے بچا لیا تھا۔ وہ پہلا استقبال اُس کے مقابلے مین کوئی حقیقت نہین رکھتا تھا۔ ڈلیس اور بروس کے بعد سے اس شہر مین ایسا جوش مسرت کبھی نہین دیکھا گیا تھا۔ مرد عورتین اور بچے آگے بڑھ کے اُس کے گھوڑے کے سامنے کھڑے ہو جاتے اُس کا شکریہ ادا کرتے اور صدق دل سے دعائین دیتے۔ شہر کے گرجون کے گھنٹے بج رہے تھے۔ قصر کی بلندی پر سے توپین اُس کے استقبال پر سر ہو رہی تھین اور لاکھون بلند کردہ رومن جھنڈے گلی کوچون مین لہرا رہے تھے۔

ہر جگہ خوشی اور کامیابی کے آثار نمایان تھے۔ اس شاندار استقبال کو دیکھ کے کنتھ بھی سمجھا کہ مین نے کتنا بڑا کام انجام دیا ہے۔ اور کیسے جوش مسرت کے ساتھ میرا شکریہ ادا کیا جا رہا ہے۔ لیکن شربت کے نہایت شیرین جام مین بھی کوئی قطرہ ایسا ضرور ہوتا ہے جو سارے شربت سے زیادہ خوشگوار۔ زیادہ شیرین اور زیادہ خوش ذائقہ معلوم ہو۔ اور

یہی حال اس وقت کنتھ کا تھا۔ سارے شہر کے نعرہ ہائے مسرت اُسے وہ مسرت نہ پہونچا سکے تھے جو اس وقت حاصل ہوئی جب قصر گلن گا ل کے پھاٹک پر وہ اپنے جنگی گھوڑے پر سے اترا اور حسین نازنین ادی لینا دوڑ کے اُس سے لپٹ گئی اور واپسی پر مبارکباد دینے لگی۔

نوے وان باب

واپسی

آدھی رات کا وقت ہے۔ چاند آسمان پر بلند ہو چکا ہے اور سارے عالم کو اپنی صاف اور خوشگوار روشنی سے منور کر رہا ہے۔ اس چاندنی نے گہرے نیلے آسمان اور اسکاٹ لینڈ کی ہائی لینڈ کے منظر کو خوب نمایان کر دیا ہے۔ یہان بڑے بڑے پہاڑ دیوؤن کی وضع سے کھڑے ہین۔ تھوڑی دور پر ایک گھنا جنگل ہے اور وہ دیکھو سامنے تیک آلیبین کا بلند قلعہ نظر آ رہا ہے۔ اور اُس سے فاصلے پر قصر السنڈیل کی عمارتین دکھائی دیتی ہین۔

یہ موسم گرما کا خوشگوار موسم ہے۔ قدرت نے جاڑون کی بے گیاہ زمین پر زمردین فرش بچھا کے اور اُس کو پھولون کی بیل بوٹون سے مزین کر کے ایک عجیب دلچسپ منظر پیدا کر دیا ہے۔ اُس کے سبز و شاداب جنگل کو دیکھ کے کوئی نہین کہہ سکتا کہ دو ہی تین مہینے پہلے اُس کے درختون مین ایک پتی بھی نہ نظر آتی تھی۔ فقط درختون کے ٹھونٹھ کھڑے تھے جن مین سرد ہوا سنسناتی ہوئی گزرتی اور ایک وحشتناک آواز پیدا کرتی تھی۔ اب وہی درخت ہین جن کی سرسبز ٹہنیون پر نغمہ سنج طیور دن کو اپنا نغمۂ دلکش سُناتے اور رات کو بسیرا لیتے ہین۔

آدھی رات کا وقت ہے اور چاند پوری روشنی کے ساتھ سارے عالم کو منور کر رہا ہے۔ لیکن تین مسافرون کو جو تیزی کے ساتھ قصر السنڈیل کی طرف چلے جاتے ہین۔ یہ دلچسپ منظر ذرا بھی مسرور و مطمئن نہین کر سکتا۔ وہ

اپنے گھوڑوں کو تیزی کے ساتھ بڑھا رہے ہیں جن کی سانس پھولی ہوئی ہے اور اُن کے مونہوں سے کف اُڑ رہا ہے۔ ناظرین سمجھ گئے ہوں گے کہ یہ تینوں سوار آرگوس النڈیل اور دونوں سیکنگ اپیین بھائی ہیں۔ یہ تینوں تن تنہا بغیر کسی ہمراہی کے بڑک شاید کے میدان سے نکل کے بھاگے تھے اور اب ہائی لینڈ میں پناہ لینے کو آئے ہیں۔

تینوں خاموش ہیں۔ اور بہت کم کسی کی زبان سے کوئی جملہ نکلتا ہے۔ ... نہیں ہے کہ وہ دور و دراز کے سفر کی وجہ سے تھک گئے بلکہ ... تعجب ہے کہ کسی شخص کے ذہن میں کوئی ایسی بات نہیں آئی جس سے وہ دوسرے رفقا کو تسلی دے سکے۔ لہذا تینوں خاموشی کے ساتھ چلے جاتے ہیں۔ یہ راستے کم فرصتی میں ہیں کہ حرف شکایت زبان پر لائیں۔ ... خاموش چلے جاتے ہیں۔ آخر یہ تینوں جنگل کے قریب اُس مقام پر پہونچے جہاں سڑک کے دو راستے ہو گئے ہیں۔ ایک جنگل کے کنارے کنارے چلا گیا ہے دوسرا جنگل کے اندر سے گذرتا ہے۔ لیکن جنگل کے ادھر جاکے دونوں راستے پھر مل گئے ہیں۔ اور وہیں سے چڑھائی شروع ہو گئی ہے جو ڈھر النڈیل کے بھاٹک تک چلی گئی ہے۔ دیر کی خاموشی کے بعد سر اڈلف سیک آپیین نے کہا "ہمیں جنگل کے اندر سے ہو کے چلنا چاہیے۔ یہی قریب کا راستہ ہے"

مارکوس "نہیں۔ نہیں جنگل میں نہیں" اگرچہ مارکوس آلنڈیل نے ایسی دھیمی آواز میں کہا کہ دونوں بھائی دفعتہ چونک پڑے اور مارکوس کی طرف غور سے دیکھنے لگے۔ اور چاندنی میں نظر آیا کہ اُن کا چہرہ بالکل زرد ہے۔ ہونٹ کانپ رہے ہیں اور صاف نظر آتا ہے کہ مارکوس دفعتہ کسی چیز سے خوف زدہ ہو گئے ہیں۔

سر ایتھر "لارڈ صاحب! کیا ہوا کیا؟"

مارکوس "نہیں۔ کچھ نہیں۔ مگر آپ نے کچھ نہیں دیکھا؟ ابھی آپ کو اپنے سامنے کوئی شکل نہیں نظر آئی جو اسی جنگل میں غائب ہو گئی ہے؟"

ایتھر "نہیں میں نے تو کچھ نہیں دیکھا" اور یہ کہتے ہی اُس نے اپنی تلوار کے قبضے پر ہاتھ ڈالا۔ آدھی تلوار میان سے نکال لی۔ اور کہا "لیکن اگر دشمن ہمارے تعاقب میں یہاں تک پہونچ گئے ہیں تو ہمیں اُن کے استقبال کے لیے بخوبی تیار ہو جانا چاہیے"

سر انڈلف "بیشک یہی ہو گا" اور یہ کہتے ہی اُس نے بھی آدھی تلوار میان کے باہر کر لی۔

مارکوس "نہین میرا یہ مطلب نہین اور نہ میرا یہ خیال ہے کہ کوئی ہمارا تعاقب یا ہماری جاسوسی کر رہا ہے۔ دشمن تو ہمین کسی طرح نہین پا سکتے۔ اور مین دعوی کر سکتا ہون کہ جس تیزی کے ساتھ ہم یہان آئے ہین کوئی نہ آ سکے گا۔ ہم سے پہلے کسی کا یہان تک پہونچ جانا غیر ممکن ہے۔ یہان مین نے جسے دیکھا وہ انسانی شکل نہ تھی۔ بلکہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی غیر ارضی ——"

انڈلف (حقارت آمیز ہنسی کے ساتھ) "اونہ! ہو گا۔ اور ایسا ہے تو اس کا مقابلہ بیکار ہے۔ کیونکہ یہ تلوارین اُس کا کچھ نہین بگاڑ سکتین" یہ کہہ کے اُس نے تلوار میان مین کر لی۔

ایتھ "لارڈ صاحب! پریشانی و مصیبت نے آپ کو بُزدل بنا دیا۔ لیکن انڈلف ہمارے اور تمھارے لیے اب یہی مناسب ہو گا کہ قلعہ مین پہونچ کے اندر سے پھاٹک بند کر لین۔ اور محاصرے اور فوج کشی کا انتظار کرین"

مارکوس "نہین میرے اچھے دوستو۔ جو معاہدہ ہم مین تم مین ہو چکا ہے وہ اب تک قائم ہے۔ آپ دونون میرے ہمراہ قصر النڈل مین چلین۔ وہین ہم اپنی رعایا کے اُن لوگون کو جمع کرین گے جو اس لڑائی مین ہمارے ساتھ نہین گئے تھے۔ اور آپ میری اس وقتی کمزوری کو معاف کرین۔ بیشک یہ میری شان کے خلاف تھی۔ مگر آپ مجھے خوبی جانتے ہین اور دیکھ چکے ہین کہ میدان جنگ مین اپنا فرض کیسی خوبی کے ساتھ ادا کرتا ہون ہر حال آپ جانتے ہین کہ مین بزدل نہین ——"

ایتھ "خیر ہم اس وقت کی اس خفیف سی کمزوری کو نظر انداز کر دین گے۔ مگر لارڈ صاحب اس حال مین جبکہ ہمارے اور بہت سے حقیقی دشمن موجود ہین آپ خیالی دشمنون کو بھی نہ پیدا کر لین۔ آپ دیکھین گے کہ چند ہی روز مین ہمارا تعاقب کرتے ہوے اصلی دشمن آ پہونچین گے۔ اور اُن کے مقابلے کے لیے جو انتظام آپ تجویز کرتے ہین وہ واقعی بہت مناسب ہے۔ یقین ہے کہ بھائی انڈلف بھی اسے پسند کرین گے۔ میری زبان سے جو الفاظ اس کے خلاف نکل گئے

وہ محض اس وجہ سے تھے کہ مین نے خیال کیا آپ بالکل پست ہمت ہو گئے ہون گے اور اپنے دل کا حال بھی آپ پر ظاہر کر دون۔ جس طرح لوگون مین ہمت و استقلال کے درجے ہوا کرتے ہین اُسی طرح مجھ مین بھی ہین مگر میری یہ خاص حالت ہے کہ جس قدر زیادہ مصیبت مین مبتلا ہوتا ہون اُسی قدر زیادہ میری جراٗت بڑھتی ہے“

مارکوس ”اچھے اتھو۔ تم نے نہایت صفائی سے اپنے دل کا حال ظاہر کر دیا۔ اچھا اب ہم اُسی راستے سے چلین گے۔ اس لیے کہ یہ نزدیک کا راستہ ہے“ یہ کہہ کے مارکوس نے اپنا گھوڑا جنگل کی طرف بڑھایا۔ کیونکہ اُنھین یہ دکھانا منظور تھا کہ مین بُزدل نہین ہون۔

اب تینون سوار جنگل کے اندر تنگ راستے پر چلے جس کے دونون جانب گھنی جھاڑیان تھین۔ اور بعض مقامات پر دونون طرف کے درخت آپس مین مل کے سر کے اوپر محرابین سی بنا دیتے جن سے چھن کے چاند کی روشنی بھی نیچے تک نہ پہونچ سکتی۔ بعض اوقات گھنے جھنڈون کے اندر وہ بالکل تاریکی مین ہوتے اور بعض اوقات ایسی جگہ ہوتے جہان چاندنی نمایان ہوتی۔

انڈلف ”لارڈ صاحب۔ اگرچہ ہم آپ کے علاقے مین پہونچ گئے ہین مگر ہمین ابھی یہی خیال کرنا چاہیے کہ دشمنون مین ہین۔ اصل یہ ہے کہ قرب و جوار کے کل سردار ہمارے دشمنون کے طرفدار ہو گئے ہین۔ اگر کنتھ نے قصر النڈیل کا محاصرہ کرنے کا ارادہ کیا یا اس مقصد کے لیے کوئی فوج بھیجی تو یقین جانیے کہ ہمارے گرد جتنے لوگ رہتے ہین اپنے امکان بھر سب دشمنون کو مدد پہونچائین گے۔ اور اس مین کوئی بات اُٹھا نہ رکھین گے“

اتھو ”بیشک۔ آپ کا خیال بالکل درست ہے۔ مگر آج ہی ہم نے بخوبی غور کر لیا اور اس نتیجہ کو پہونچے ہین کہ بجاے اپنے قلعے میک آلپین مین ٹھہرنے کے ہمارے لیے قصر النڈیل مین ٹھہرنا زیادہ مناسب ہے۔ آپ کے قصر مین غلہ بکثرت موجود ہے۔ اور آپ کے لوگون کے جمع ہونے کے لیے بھی آپ ہی کا قصر زیادہ موزون ہے جو تعداد مین ہماری رعایا سے بہت زیادہ ہین۔ فرض کیجیے کہ ہم فقط پانچ ہی سو تو [illegible] سکے تو اتنی ہی تعداد چند ہفتون تک [illegible] مدافعت کا بیشک کام کر دے سکتی

ہے۔ مگر اسی مدت کے اندر خدا معلوم کیا کیا واقعات پیش آئیں۔ اور کیا انجام ہو؟"

انڈلف "بھائی جان بیشک اب ہم ہیں کہ انھیں واقعات کا انتظار کرین گے اور ہمارے روز مرہ کے جھگڑون بلکہ اسکاٹ لینڈ کی تاریخ کے ہر صفحے سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ جو شخص قسمت اور صورت واقعات پر بھروسہ کر کے بیٹھ رہتا ہے۔ اور فقط اپنی تلوار اپنے ہاتھ مین رکھتا ہے تو آخر مین اس کا نتیجہ یہی ہوا کرتا ہے کہ اُسے کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ فرض کرو کنیتھ ایک فوج لے کے قصر انڈل کے محاصرے کو آیا۔ ہم نے یکا یک نکل کے حملہ کیا اور کنیتھ ہمارے ہاتھ مین گرفتار ہو گیا۔ تو بتاؤ اُس صورت مین کیا ہو گا؟ یقیناً دشمن مغلوب ہون گے۔ اور ہمارے سامنے عاجزی کے ساتھ خوشامد کر رہے ہون گے"

انیتھو "بے شک۔ اب اس قسم کے اتفاقات ہی پر ہماری قسمت کا فیصلہ ہے۔ بس یا تو ہم اپنے اُس مقصد کو حاصل کرین گے ورنہ عزت کے ساتھ جان دین گے"

انڈلف "ہان بس یہی دو صورتین ہین۔ لیکن بہادر بھائی۔ میرا دل تو یہ کہتا ہے کہ یہین ایسا ہی ہونا چاہیے۔ یقیناً ہمارے دشمن مغلوب ہون گے۔ کہین ایسا ہوتا کہ یہ نوجوان کنیتھ ہمارے ہاتھ مین پڑ جاتا۔ اور گلن گائل کے طرفدارون کو ہم اس ساحرانہ قوت سے محروم کر دیتے پھر تمھین دکھا دیتے کہ ہم کیا کر سکتے ہین۔ بھلا یہ چارون کا لونڈا اور ہمارا مقابلہ کرے! جب مین غور کرتا ہون تو کسی طرح سمجھ مین نہین آتا کہ اس تھوڑی سی عمر مین اُس نے یہ سب باتین کیسے حاصل کر لین؟ لڑائیون مین فتح یاب ہوا! لشکر تباہ کر دیے! اور انگلستان کی ساری قوت منتشر کر دی!

مارکوس "واقعی یہ تمام باتین کسی طرح سمجھ مین نہین آتین۔ لیکن مسٹر انڈلف آپ کا خیال بہت ٹھیک ہے۔ اب بھی ممکن ہے کہ ان سب باتون کی تلافی ہو جائے اور اصل تو یہ ہے کہ اب چھپانے سے کچھ حاصل نہین۔ ہمارے لیے اب فقط دو صورتین ہین۔ اور بہت جلد کھل جانے کا کہ ہم کامیاب ہون گے یا ناکام۔ یا تو ایسے واقعات پیش آئین گے کہ ہمین خود ہی کامیابی حاصل ہو جائے گی۔ اور یہ

نہ ہوا تو ہم دشمنوں کی صفوں میں گھس پڑیں گے اور اپنی جان دے دیں گے
مگر نہیں جب تک اپنے جانی دشمن کو خاک میں نہ ملالیں ہمیں زندہ رہنا چاہیے
ہمارا خون اُسی وقت زمین پر بہے جبکہ کنتھ بھی وہیں خاک و خون میں تڑپ
رہا ہو اور ہماری لاشیں جب کسی قلعہ کی دیوار - دُھس یا میدان جنگ میں
بے جان پڑی ہوں تو ہمارے برابر کنتھ بھی ہماری ہی طرح بے حس و حرکت
مرا ہوا پڑا ہو - مجھے یقین ہے کہ ہمیں محصور کرنے کے لیے وہ خود آسئے گا
اور اپنی فتحمند فوج کے ساتھ قصر النڈل کا محاصرہ کرنے کو وہ ضرور آئے گا
اور اگر ہماری قسمت میں یہی لکھا ہے کہ اس لڑائی میں مارے جائیں تو اتنا
ضرور ہو جانا چاہیے کہ وہ ملعون نوجوان یعنی کنتھ بھی کسی نہ کسی طرح ضرور
قتل کر ڈالا جائے - بہرحال یہ نہ ہو کہ سن بیرم دُو جان دوستان باشد

اتنے میں دفعتہ دونوں میک آلپین بھائیوں کے مونہہ سے ایک
ساتھ آواز نکلی کیونکہ اُنھیں ایک طرف کوئی غیر معمولی چیز نظر آئی اور ساتھ ہی
دونوں نے کہا "این - یہ روشنی کیسی ؟"

یہ نہ چاند کی روشنی تھی اور نہ مشعل کی روشنی جو کسی مسافر
کے ہاتھ میں ہو - بلکہ یہ ایک مدھم روشنی تھی - نہیں کہنا چاہیے کہ روشنی کا ایک
سنہرا حلقہ تھا - اور چاندنی میں متمائز طور پر صاف نظر آرہا تھا - یہ روشنی
قائم بھی تھی جس سے ثابت ہوتا کہ کسی مشعل یا معمولی الاؤ کی روشنی نہیں ہے جس کو
مسافروں یا ڈاکوؤں نے کسی ضرورت سے روشن کیا ہو - یہ عجیب و غریب
روشنی تھی اور دونوں میک آلپین بھائیوں نے تھوڑی ہی دیر اُس کو
دیکھا تھا کہ اُن کے دل دھڑکنے لگے اور خود بخود اُن کے دل میں خیال پیدا
ہوا کہ کوئی خلاف فطرت واقعہ ہماری نظروں کے سامنے پیش آنے والا ہے -
مارکوس النڈل کی نسبت ناظرین خود ہی اندازہ کرلیں کہ اُن کی کیا حالت
ہوئی ہو گی - اصل یہ ہے کہ نہ ہماری زبان میں اتنی قدرت ہے اور نہ ہمارے
پاس ایسے الفاظ ہیں کہ موثر طریقے سے اُس حالت کو جو اس وقت اُن پر
طاری تھی بیان کرسکیں -

انڈلف " یہ کیا ہے ؟ "

اتیھر " خدا معلوم کون شے ہے "

مارکوس " کچھ نہیں۔ آپ اُس طرف نہ دیکھیں۔ چلیے چلیے۔ قصر کی طرف گھوڑے بڑھائیے "

انڈلف " مگر میں تو ضرور دیکھوں گا کہ یہ کون چیز ہے ؟ چاہے مُردے ہی قبر سے کیوں نہ نکل آئے ہوں مگر میں بے دیکھے نہ رہوں گا "

اتیھر " بیشک بہادر بھائی ! اور اس جستجو میں آپ کے ساتھ میں بھی چلوں گا "

اور قبل اس کے کہ مارکوس کچھ کہنے پائیں دونوں نیک آئین بھائی اُس روشنی کی جانب روانہ ہو گئے جو جنگل میں ذرا فاصلے پر نظر آتی تھی۔ اب لارڈ انڈلف جنگل میں اس راستے پر اکیلے کھڑے تھے۔ اُوہ ! یہ جنگل اُن کے لیے کس قدر خوفناک تھا ! اور تمام گزشتہ باتیں مارکوس انڈلف کی نظر کے سامنے یکے بعد دیگرے پھرتی جاتی تھیں۔ اور وہ بے حس و حرکت بُت بنے اپنے گھوڑے پر بیٹھے تھے جو آہستہ آہستہ ہنہنا رہا تھا۔ اُن کا چہرہ بالکل زرد تھا اور آنکھیں پتھرا گئی تھیں۔ اور معلوم ہوتا کہ جیسے گھوڑے پر ایک بے جان لاش رکھی ہوئی ہے۔

تقریباً دس منٹ اس عالم میں گزرے تھے کہ گھوڑوں کی ٹاپوں کی آواز سنائی دی۔ اور چند لمحوں میں دونوں بھائی آ کے مارکوس سے مل گئے۔

جس مقام پر وہ دونوں مارکوس سے آکر ملے وہاں راستہ کسی قدر کشادہ ہو گیا تھا اور دونوں جانب درخت بھی زیادہ گھنے نہ تھے۔ لہذا چاندنی بخوبی پھیلی ہوئی تھی۔ اور ہر شخص ایک دوسرے کے چہرے کو اچھی طرح دیکھ سکتا تھا۔ مارکوس نے دیکھ لیا کہ نیک آئین بھائیوں کے تاریک چہرے بالکل زرد ہو گئے ہیں۔ آنکھوں سے خوف و اضطراب نمایاں ہے۔ ہونٹ بالکل سفید ہیں اور کانپ رہے ہیں۔ یہ خونخوار لوگ جو جانتے بھی نہ تھے کہ خوف کسے کہتے ہیں دفعۃً کیسے مضطرب

اور پریشان ہو گئے! بیشک اُن کی حالت میں ایک عجیب و غریب انقلاب واقع ہوا تھا۔ مگر اُنھوں نے یہ دیکھا کہ مارکوس کے جسم پر کہیں خون کی چھینٹ نہیں ہیں چہرہ زرد ہے۔ اور وہ کسی سخت روحانی عذاب میں مبتلا ہیں۔ مارکوس کے قریب پہونچ کے دونوں نے اپنے گھوڑوں کو روکا اور سرانڈلف نے کہا۔
"خدا کی قسم۔ یہ عجیب منظر تھا!"
سراتھم "بے شک یہ منظر ہزارہا خونریز لڑائیوں سے زیادہ خوفناک تھا!"
مارکوس "تو آپ نے کیا کیا دیکھا؟"
انڈلف "وہی شکلیں جن کی نسبت اکثر لوگ مشہور رہیں۔ بیشک وہی ہیں ایک جنگجو سپاہی اور ایک حسین نازنین۔ سپاہی زرہ بکتر سے آراستہ اور اپنے خود کا اگلا حصہ اُٹھائے ہوئے اور نازنین اپنا نقاب اُلٹے اُن کے چہرے موم کے سے زرد ہیں۔ آنکھیں پتھرائی ہوئی ہیں مگر دونوں کے چہرے پر ایک عجیب و غریب تبسم نمایاں ہوتا تھا جس سے یہ نظر آتا کہ وہ بے جان لاشیں نہیں ہیں"
اتھم "واقعی اُن کا تبسم بھی عجیب خوفناک اثر رکھتا تھا۔ اور جبکہ وہ دونوں شکلیں سنگ مرمر کی یادگار کے پاس کھڑی تھیں ــــــ"
مارکوس "میں پہلے ہی سمجھ گیا تھا کہ وہیں نظر آئی ہوں گی۔ اچھا بہادر سردار اب ہمیں سب سے پہلے اپنے دشمنوں کی فکر کرنی چاہیے۔ لہذا ان خلاف قیاس باتوں پر آپ غور یا تذکرہ نہ کریں۔ آئیے گھوڑے بڑھائیں اور جس قدر جلد ممکن ہو قصر انڈل کے پھاٹک تک پہونچ جائیں۔ والتہ دار شراب سے ہماری طبیعتیں جو گذشتہ واقعات سے پست ہو گئی ہیں بہت جلد اپنی اصلی حالت پر آجائیں گی"
ٹھیک آہلین بھائیوں نے اس کا کچھ جواب نہیں دیا۔ لیکن اپنے گھوڑوں کو مہمیز کے اشارے سے تیز کیا اور تھکے ہوئے جانوروں کو سرپٹ دوڑانے لگے۔ مارکوس انڈل بھی خاموشی کے ساتھ چلے۔ چند منٹ میں تینوں سردار جنگل کے باہر نکل آئے۔ اور اس کہسار سے پر پہونچے جہ

بلند ہوتا ہوا قصر النڈیل کے پھاٹک تک چلا گیا تھا۔
لیکن جنگل کی تاریک جھاڑیون اور درختون سے نکل کے جب مارکوس النڈیل کی نظر اپنے قصر پر پڑی تو دفعتاً اُن کے مونھہ سے ایک چیخ کی آواز نکل گئی۔ اور اسی قسم کی آواز دونون میک آلپین بھائیون کے مونھون سے بھی نکلی۔ تینون کی نظرین سب سے پہلے ایک ایسی چیز پر پڑین جس نے اُن کے دلون مین دفعتاً خوف اور وحشت پیدا کر دی۔ جنگل مین ابھی ابھی جو واقعہ پیش آیا تھا اُس سے تینون سوارون کے دل پہلے ہی خوف زدہ ہو رہے تھے۔ اب اس خوفناک شے کو دیکھتے ہی اُن کے اضطراب کی کوئی انتہا نہ تھی۔ ہرلنڈ نے گھبرا کے لارڈ النڈیل سے پوچھا "لارڈ صاحب۔ آپ نے یہ منحوس پھانسی ابھی تک نہین اُتروائی؟"
مارکوس "آپ جانتے ہین کہ اُس دن کے بعد سے جب کہ مین اپنی فوج کے ساتھ یہان سے نکلا تھا۔ آج واپس آیا ہون۔ اس اثنا مین قصر کا سارا انتظام بوڑھے داروغہ اینگس ونٹن کے متعلق تھا۔۔۔۔"
ایتھم "اگر مین آپ کی جگہ ہوتا تو اُس کی اِس سفاکی کے صلہ مین کہ اب تک یہ منحوس پھانسی اپنی جگہ پر قائم ہے۔ قصر کے اندر قدم رکھتے ہی سب سے پہلا یہ کام کرتا کہ اُسے اسی پھانسی مین لٹکا دیتا"
مارکوس "اینگس ونٹن بڑا وفادار جفاکش اور رازدار ملازم ہے"
ایتھم "ہوگا۔ مگر یہ تو بتائیے کہ اُس کی وہ سوتے مین چلنے کی عادت بھی چھوٹی یا نہین؟ لارڈ صاحب! یقین جانئے کہ یہ بہت بڑی بات ہے خصوصاً ایک ایسے شخص کے لیے جو اینگس ونٹن کا سا رازدار خادم ہو"
مارکوس "(گھبرا کے اور ایتھم کے چہرے کو غور سے دیکھ کے) "آپ کا کیا مطلب ہے؟"
ایتھم "میرا کوئی خاص مطلب نہین۔ ابھی آپ نے کہا کہ اینگس ونٹن وفادار خادم ہے۔۔۔۔"
مارکوس "(مطمئن ہو کے) "ہان ٹھیک ہے۔ خیر۔ مگر اب مجھے یاد آیا کہ یہ پھانسی

اب تک کیون اسی طرح قائم ہے۔ اصل یہ ہے کہ مین نے قسم کھائی تھی کہ جب تک اس پھانسی پر ایک آدمی کی لاش نہ لٹک نے گی نہ اپنی جگہ سے نہ اُتاری جائیگی اسی وجہ سے آئیگس دشمن کو اس کے ہٹانے کی جرأت نہین ہوئی۔ اُس نے اپنے دل مین خیال کیا ہوگا کہ میرا عہد پورا ہوجائے تب اِس کو ہٹائے تاکہ مین جھوٹی قسم کھانے والا نہ ثابت ہون"

اخاہ! اب مین سمجھا یعنی آپ کی قسم نے اِس عالیشان قصر کے سب سے اونچے برج پر یہ منحوس شکل قائم کر رکھی ہے۔ یقین جانیے کہ مین موت کی بالکل پروا نہین کرتا اکثر لڑا ئیون مین موت کا نقشہ میری آنکھون کے سامنے پھر چکا ہے لیکن یہ ذلیل کرنے والا خیال کہ ایک سن کی رسی کے ذریعہ سے اس دنیا سے رخصت کیا جاؤن نہایت تکلیف دہ ہے۔ لہذا اگر آپ مجھے اور میرے بہادر بھائی انڈلف کو اپنی چار دیواری کے اندر ٹھہرانا چاہتے ہین تو زیادہ مناسب یہ ہوگا کہ جس قدر جلد ممکن ہو کسی کو پکڑ کے اِس پھانسی پر لٹکا دیجیے تاکہ آپ کا عہد پورا اور اُس کی منحوس شکل بار بار ہماری نظرون کے سامنے پڑ کے ہمین اذیت نہ پہونچاسے"

سرانڈلف" اپنے بہادر بھائی کی راے اور اُن کے مشورے کی مین بھی تائید کرتا ہون۔ اور صاف صاف کہے دیتا ہون کہ جس چھت کے اوپر یہ منحوس چیز قائم ہو اُس کے نیچے مجھے اطمینان کے ساتھ نیند بھی مشکل سے آئے گی"

مارکوس" اگر ایسا ہے تو آپ دونون بہادر سردار جس طرح بنے اس امر مین میری مدد کرین کہ گستاخ لڑ کا کنتھم میرے قبضے مین آجائے۔ اور ہم اُسے پکڑتے ہی اس پھانسی پر لٹکا دین اُس صورت مین بجاے نفرت کی نظرون سے دیکھنے کے آپ بھی اس کی طرف خوشی سے دیکھ کے اپنی آنکھین ٹھنڈی کرین گے"

گفتگو کا سلسلہ یہین تک پہونچا تھا کہ تینون سردار قصر النڈیل کے پھاٹک کے قریب پہونچ گئے۔ پہرے کے جوان نے دور ہی سے آواز دی "کون آتا ہے؟" مگر جب یہ معلوم ہوا کہ قصر کا مالک اپنے دو دوستون کے ہمراہ آپہونچا ہے تو فوراً اُس نے بگل بجایا۔ اور چند ہی منٹ کے اندر قصر کے میدان مین ایک ہلچل سی پڑ گئی

بڑے پھاٹک کے دونوں پٹ بالکل کھول دیے گئے۔ سائیس آگے بڑھے تاکہ تھکے ہوے گھوڑوں کو اپنی حفاظت میں لیں۔ بوڑھا دربان بھی چراغ ہاتھ میں لیے پھاٹک کے اندر کھڑا ہو گیا کہ اپنے عالی مرتبہ آقا کو واپسی پر مبارک باد دے۔ لیکن مارکس نے گھوڑے پر سے اُتر کے جیسے ہی پھاٹک کے اندر قدم رکھا وہ زرہ کا جوڑا جو وہاں لٹکا ہوا تھا زور و شور کی جھنکار سے گرا اور اُس بد شگونی کا جو اس قدیم عمارت میں کئی بار پیش آ چکی تھی اعادہ ہو گیا۔

اس گھبراہٹ میں چراغ دربان کے ہاتھ سے چھوٹ کے زمین پر گر پڑا۔ سائیس خوف سے پیچھے ہٹے۔ قصر کے سپاہی جو اپنے سردار کی سلامی کو جمع ہو گئے تھے بے حس و حرکت کھڑے رہ گئے۔ اور دونوں وحشی بھائیوں آنڈالف اور ایتھم نے معنی خیز نظروں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور دل میں سمجھ گئے کہ یہ ہمارے دوست مارکوس کے لیے کوئی نیک شگون نہیں ہے۔ اُنھیں یقین ہو گیا کہ ہماری نہیں تو کم از کم مارکوس الندیل کی قسمت کا ضرور فیصلہ ہو چکا ہے۔ یہ بھی سُن لیجیے کہ خود مارکوس کی اس زرہ کے گرنے سے کیا حالت ہوئی۔ اصل یہ ہے کہ وہ اس کے لیے پہلے سے تیار تھے۔ وہ پھاٹک میں داخل ہونے سے پہلے ہی سمجھ گئے تھے کہ قصر میں قدم رکھتے ہی یہ واقعہ ضرور پیش آئے گا۔ علاوہ بریں وہ اس قسم کے خلاف قیاس واقعات کے اس قدر عادی ہو گئے تھے کہ زرہ کے گرنے سے اُن پر کوئی غیر معمولی اثر نہیں ہوا۔ تاہم اُن کا چہرہ تاریک ہو گیا اور دفعتہً چونک پڑے۔ مگر ایک ہی لمحہ میں ہوش و حواس درست کر لیے اور سب لوگ ہنوز مضطرب و بدحواس تھے کہ اُنھوں نے صاف لہجے میں کہا "اِن بدمعاش غلاموں کو خدا غارت کرے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کبھی اس کی فکر نہیں کرتے!" اور یہ کہتے ہی وہ جلدی سے قصر کے میدان میں داخل ہو گئے۔ جہاں اینگس ونٹن ملا۔ دارو غہ بگل کی آواز سنتے ہی سمجھ گیا تھا کہ کون بگل بجا۔ اور اپنے آقا کا خیر مقدم کرنے آ پہونچا تھا۔

مارکوس نے مختصر الفاظ میں اپنے بوڑھے دارو غہ سے بروک شایر کی شکست کا حال بیان کیا۔ جس کی خبر ابھی قصر الندیل تک نہیں پہونچ سکی تھی۔ یہ خبر سُن کے بوڑھا دارو غہ ایک لمحہ کے لیے نہایت پریشان اور مضطرب ہو گیا۔ اور سوچنے

کہ اب خدا معلوم ہماری قسمت مین کیا لکھا ہے۔ مگر مارکوس نے فوراً اپنا چہرہ بشاش بنایا۔ اور استقلال کے لہجے مین کہا "مگر ڈالٹن انگس۔ تم اس قدر پریشان نہ ہو۔ دیکھو ہمارے بہادر دوست اور وفادار مددگار میک آلپین بھی ہمارے ساتھ ہین۔ ہم سب ایک ساتھ میدان کارزار سے زندہ بچ کے نکل آئے۔ وہان سے یہان تک ساتھ ہی سفر کیا۔ اور باہم عہد کر لیا ہے کہ آخر تک ایک دوسرے کے ساتھ رہین گے اور (پرجوش لہجے مین) ایک دوسرے کے پہلو مین کھڑے ہو کے یا تو فتح حاصل کرین گے یا اپنی جانین دے دین گے"!

انگس ڈالٹن نے اس کا کچھ جواب نہین دیا۔ مگر اُسے محسوس ہوتا تھا کہ گویا میری قسمت کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ مارکوس کے الفاظ اور اُن کے لہجے اور اُن کے چہرے سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ اُنھون نے جو آخری تدبیر بتائی ہے وہ اس وجہ سے نہین ہے کہ اس مین اُنھین کامیابی کی کوئی امید ہے بلکہ اس وجہ سے کہ اب اس کے سوا اور کوئی چارہ کار نہ تھا۔

داروغہ آہستہ آہستہ آگے چلا بیرونی عمارت مین سے گزر کے زینے کے اوپر گیا اور ایک کمرے مین پہونچ کے چراغ کو میز پر رکھ دیا پھر خادمون کو حکم دیا کہ جس قدر جلد ممکن ہو کھانے کی میز درست کرین اور جو چیزین قصر کے بیزخانے مین موجود ہون لا کے میز پر چن دین۔ تھوڑی دیر مین میز صاف کر دی گئی اور اس پر سادی قسم کی بہت سی غذائین چن دی گئین۔ بھوک نے جو معمولی سے معمولی غذا کو بلاؤ زردے سے زیادہ خوش ذائقہ بنا دیا کرتی ہے اس موقع پر بھی مارکوس اور دونون میک آلپین بھائیون کو اچھی طرح پیٹ بھرنے مین مصروف کر دیا۔ قصر کے پُرتکلف شراب خانے نے نہایت عمدہ قسم کی شرابین مہیا کر دین اور تینون سردار اُس بدشگونی کو جو قصر مین داخلے کے وقت پیش آئی تھی بھول گئے حالانکہ زرہ کے گرنے کی آواز اس گھڑی تک اُن کے کانون مین گونج رہی تھی۔ جب کھڑکیون مین سے صبح کی روشنی نمودار ہوئی اور مشرق کی کرنین نظر آئین اُس وقت مارکوس الانڈیل اور اُن کے دونو مدہوشی کے عالم مین ایک دوسرے کا جام صحت تجویز کر رہے

اکانوے وان باب

ایلچی

اس کے بعد کا ہفتہ قصر کو مدافعت کے قابل بنانے اور غیر معمولی تیاریون مین صرف ہوا۔ تقریباً چھ سو جوان قصر کی چار دیواری کے اندر جمع کر لیے گئے۔ اور قرب و جوار کے گاؤن سے جس قدر سامان رسد دستیاب ہو سکا فوری طور پر حاصل کر کے قصر کے اندر بھر لیا گیا۔ انتظامات قبل از وقت نہ تھے۔ کیونکہ مارکوس النڈیل کو اپنے قصر مین داخل ہوے آٹھ ہی روز ہوے تھے کہ ایک شام کو سُنا گیا کہ آسکاٹ لینڈ کا سپہ سالار اعظم لنتھ تین ہزار بہادرون کے ساتھ آرہا ہے۔ اور بارہ گھنٹہ کے اندر اُس کی فوجین قصر کے بُرجون سے نظر آنے لگین گی۔

یہ خبر بالکل ٹھیک تھی۔ نوین صبح کو جیسے ہی آفتاب طلوع ہوا اور پہاڑون پر سے کہرے کی چادر ہٹی صاف نظر آیا کہ لنتھ کی فوجین دو جماعتون مین چلی آتی ہین۔ اور قصر النڈیل سے فقط تین میل کی مسافت پر ہین۔

فوراً قصر کے اندر کی فوجون کو حکم دیا گیا کہ مرتب ہو کے فصیل کے اوپر آجائین۔ تاکہ قصر کی حفاظت کی جاسکے۔ مارکوس النڈیل زرہ بکتر سے آراستہ ہوے۔ اور میک آلپین بھائیون نے اپنا قومی لباس پہنا۔ پھر تینون سردار فصیلون پر دورہ کر کے اپنے سپاہیون کے دل بڑھانے لگے۔ اور وعدہ کیا کہ جو لوگ لڑائی مین بہادری و شجاعت دکھائین گے اُنھین انعام دیا جائے گا۔ اور جو دشمن سے خوف زدہ ہو کے مونھ موڑنے کا ارادہ کرین گے فوراً قتل کر ڈالے جائین گے۔ لیکن جیسا کہ خیال کیا گیا تھا لڑائی شروع ہو گئی۔ لنتھ کی دونون جماعتین قصر سے نصف میل کے فاصلے پر ٹھہرین۔ ایک جماعت مین سے ایک ایلچی نے اپنا گھوڑا آگے بڑھایا۔ ایک جھنڈا اُس کے ہاتھ مین تھا اور لمحہ بھر مین وہ قصر کے پھاٹک پر پہونچ گیا۔

اُسے آتے دیکھ کے انڈلف نے مارکوس المنڈل سے کہا "معلوم ہوتا ہے اُس نوجوان نے کسی شخص کو بھیجا ہے کہ شرائط طے کیے جائیں۔ مگر اس مین اُس کا مقصد کیا ہے؟ کیا وہ سمجھتا ہے کہ ہم اُس کی شرطین قبول کر لین گے؟ اور اُس کے سامنے ہتھیار ڈال دین گے؟"

ایتھم "میرے نزدیک تو زیادہ مناسب یہ ہو گا کہ اُس کے ایلچی سے بات نہ کیجیے۔ یہ غیر ممکن ہے کہ کنتھ ایسی شرطین پیش کرے جنھین ہم عزت کے ساتھ قبول کر لین لہذا یہی زیادہ مناسب ہے کہ ہم مقابلہ کر کے فیصلہ کر لین۔ کسی قسم کے نامہ و پیام سے انکار کر کے ہم دشمنون کو اس کا ثبوت دیدین گے کہ ہمین اپنی قوت پر کامل اطمینان ہے اور نیز اس بات کا کہ ہم حق پر ہین"

انڈلف "اور ہے بھی ایسا ہی۔ کنتھ کے پاس فقط تین ہزار سپاہی ہین۔ اور ہمارے قصر مین چھ سو جنگجو بہادر موجود ہین جو فصیل اور برجون کے اوپر سے کئی ہفتون تک دشمنون کو آسانی کے ساتھ روک سکتے ہین"

مارکوس "تاہم میرے نزدیک تو اس نقیب سے مل لینا زیادہ مناسب ہو گا"

انڈلف "لارڈ صاحب آپ کا جی چاہتا ہو تو مل لین۔ مگر مین تو اس مشورے مین نہ شریک ہون گا"

ایتھم "اور نہ مین" یہ کہتے ہی ایتھ فصیل کے اوپر تھوڑی دور چلا گیا۔ انڈلف بھی جانے کو تھا مگر مارکوس نے اُسے روک کے کہا "دوست انڈلف اس سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ جیسے ابھی سے ہم مین اختلاف پڑ گیا اور اس کو مین کسی حال مین نہین گوارا کر سکتا۔ ہمین چاہیے کہ اتفاق و یکجہتی سے کام کرین"

انڈلف "لارڈ صاحب بات یہ ہے کہ ہم آپ پر حکومت کرنا نہین چاہتے اگر آپ اس نقیب سے ملنا مناسب خیال کرتے ہین تو شوق سے ملین ہمین کوئی اعتراض نہ ہو گا۔ لیکن اگر ہم آپ کے مشورے مین شریک ہونے سے انکار کرین تو آپ بھی ہمین معاف فرمائین۔ بیشک آپ لین فقط لڑنا چاہتے ہیں نہ صلح و پیام

کرنے کی قابلیت اُن مین نہین ہے۔ ہماری جگہ آپ ہین اس فیصل پر ہے"۔

مارکوس: "مگر سُنیئے تو۔ اگر کنتھ اس قسم کی شرطین پیش کرے جنھین ہم عزت کے ساتھ قبول کر سکین مثلاً آپ اور آپ کے بہادر بھائی اپنے آبائی قلعہ مین جا سکین اور آیندہ کے لیے اطمینان دلایا جائے کہ ہمارے معاملات مین کسی قسم کی مداخلت نہ کی جائے گی"۔

انڈلف: "اس قسم کی شرطین ہو سکین تو آپ ضرور سے طے کر لین۔ ہم آپ سے عہد کر چکے ہین۔ اور اب تک اُس پر قائم ہین۔ بلکہ آخر تک قائم رہین گے۔ اکثر آپ نے سُنا ہو گا کہ میک آلپین کی نسبت طرح طرح کی خبرین مشہور ہوتی ہین۔ مگر کسی بدگو کی زبان سے آپ نے یہ نہ سُنا ہو گا کہ اُنھون نے کسی دوست سے بے وفائی کی۔ سوا اُس صورت کے کہ پہلے دوسری جانب سے دغا بازی کا اظہار ہوا ہو۔ لہذا مین پھر کہتا ہون کہ آپ جو شرطین جی چاہے طے کرین۔ مگر ہان ہم اُس مین نہین شریک ہو سکتے۔ کیونکہ ہم کسی کی زبان سے نہین سُننا چاہتے کہ جو چیز تلوار کے ذریعہ سے حاصل کی جا سکتی تھی اُس کو میک آلپین نے نامہ و پیام سے حاصل کیا"۔ یہ کہتے ہی سر انڈلف چل کھڑا ہوا۔ مارکوس ابھی اُسے روکنا چاہتے تھے مگر اُس نے پروا نہ کی اور جا کے اپنے چھوٹے بھائی ایتھ کے پاس کھڑا ہو گیا۔

ایتھ: "کیا ہوا؟ مارکوس نے کیا رائے قائم کی؟"

انڈلف: "میرا خیال ہے کہ وہ ایلچی سے ملنا چاہتے ہین"۔ اور اس کے بعد اُس نے وہ ساری گفتگو بیان کر دی جو اُس مین اور مارکوس مین ہوئی تھی۔

ایتھ: "آپ نے بڑی عقلمندی سے گفتگو کی۔ اور یہ سب سے اچھا ہوا کہ آپ نے دغا بازی کا انجام بھی اُنھین بتا دیا۔ میری سمجھ مین نہین آتا کہ مارکوس اس ایلچی سے ملنے کے اسقدر مشتاق کیون ہین۔ ابھی آپ دیکھ چکے ہین کہ اُن کو کنتھ سے کس قدر نفرت تھی۔ اور اُس کے خون کے پیاسے نظر آتے تھے اور اب یہ دیکھ کے بڑا تعجب ہوتا ہے۔ بغیر یہ جانے کہ کنتھ کیا شرطین پیش کرنا چاہتا ہے وہ اِس قدر مشتاق ہو گئے"۔

انڈلف: "اور اب دیکھو مارکوس اور اُن کا بوڑھا داروغہ کیسے باتون مین مشغول ہین۔ مگر ظاہر مین اُن کی طرف نہ دیکھو اور مین کنیتھ کی فوج کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرتا ہون۔ تاکہ اُنھین معلوم ہو کہ ہم مین اُن کی نسبت باتین نہین ہو رہی ہین۔ مگر تم کنکھیون سے مارکوس اور اُن کے داروغہ کو ذرا غور سے دیکھتے رہو۔"

ایتھ: "ہان۔ مین دیکھ رہا ہون۔ بوڑھا داروغہ مارکوس سے باتین کر رہا ہے مگر ہماری طرف بھی دیکھتا جاتا ہے۔ یقیناً ہماری ہی نسبت کچھ باتین ہو رہی ہین۔ اور ضرور ہمارا ذکر کچھ بُرائی کے ساتھ ہو رہا ہے۔"

انڈلف: "مجھے تو اِس بوڑھے داروغہ اینگس دشمن کی صورت سے نفرت ہے۔ تمھین وہ رات کا واقعہ یاد ہے جب ہم اُسے جنگل سے گرفتار کر کے اپنے محل مین لے گئے تھے؟"

ایتھ: "واہ۔ وہ واقعہ بھلا بھول سکتا ہے! اُس موقع پر اُس کی ساری کارروائیان ایسی تھین کہ مجھے اُس سے کلی نفرت ہو گئی۔ اُس کے چہرے کے ہر خط و خال سے اُس کی دغابازی کا ثبوت ملتا ہے۔ مگر (ہاتھ سے کنیتھ کی فوج کی طرف اشارہ کر کے اور کنکھیون سے مارکوس کی طرف دیکھ کے) اب تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ مارکوس انڈلف اپنے اِس رازدار خادم سے کسی نہایت اہم معاملے مین مشورہ کر رہے ہین۔ اور بھائی انڈلف ہمین اِس کا انجام کچھ اچھا نہین نظر آتا۔"

انڈلف: "بیشک تمھارا خیال ٹھیک ہے۔ اب ہمین چاہیے کہ اِن دونون کی پوری طرح نگرانی کرتے رہین۔"

دونون بھائیون کی گفتگو کا سلسلہ یہین پر ختم ہو گیا کیونکہ اب کنیتھ کا ایلچی پھاٹک کے پاس پہونچ گیا۔ یہ ایک معمر شخص تھا۔ اور اُس کے چہرے سے رعب ظاہر ہوتا تھا۔ ہائی لینڈ کی وضع کے کپڑے پہنے تھا اور ایک نہایت عمدہ گھوڑے پر سوار تھا۔ دراصل یہ کنیتھ کا وفادار ہمراہی ڈرماٹ تھا۔

اسے پھاٹک کے قریب دیکھ کے مارکوس پھاٹک کے اوپر چڑھ گئے اور جھک کے بلند آواز مین پوچھا "کیا چاہتے ہو؟"

ڈرماٹ: "مین آپ سے ملنا چاہتا ہون اور اسکاٹلینڈ کے سپہ سالار اعظم

کی جانب سے آیا ہون"
مارکوس النڈیل نے میک آلپین بھائیون کی طرف دیکھ کے گویا یہ ظاہر کر کے کہ مین کیسی عمدگی اور حفظ مراتب کے ساتھ گفتگو کر رہا ہون بلند آواز مین جواب دیا "نہ تو مین یہ جانتا ہون کہ وہ کون ہے اور نہ کسی کو اس عہدے پر تسلیم کرتا ہون مین تو فقط اتنا دیکھ رہا ہون کہ کوئی دشمن فوج میرے قصر کے قریب آپہونچی ہے۔ اور تم اُس کے سردار کی جانب سے خواہ وہ کوئی ہو اور کوئی خطاب رکھتا ہو ایلچی بن کے آئے ہو۔ ان واقعات کے لحاظ سے مین تم سے ملون گا۔ دربان! پھاٹک کھول دو! اور اس ایلچی کو اندر آنے دو!"
اپنی تقریر ختم کرنے کے بعد مارکوس نے پھر میک آلپین سردارون کی طرف دیکھا گویا اس کا پتہ لگانا چاہتے تھے کہ اُنھون نے میرے اس طرز عمل اور گفتگو کو کیسی نظرون سے دیکھا ہے۔ مگر اُنھین معلوم ہوا کہ اُنھون نے مارکوس کی ان باتون کو سُنا ہی نہین کیونکہ وہ کمال بے پروائی سے آپس مین باتین کر رہے تھے۔ ایک بھائی فصیل کے ایک دمدمہ پر کُہنی ٹیکے کھڑا تھا دوسرا اپنی مضبوط اور چوڑی تلوار پہ سہارا دیے ہوے تھا۔ ایلچی قصر کے اندر داخل ہوا۔ مارکوس فصیل سے اُتر کے قصر کے اندر میدان مین گئے۔ اور ایک مختصر سی گفتگو کے بعد ایلچی کو اپنے ساتھ لے کے بیرونی عمارت کے اُس کمرے مین چلے گئے جو ملاقات کے لیے مخصوص تھا۔ ایک گھنٹہ سے زیادہ اُس کمرے کے دروازے اندر سے بند رہے اور اس اثنا مین سارے قصر کے سپاہی امید و بیم کی حالت مین کھڑے تھے۔
مگر دونون میک آلپین بھائی اُسی مقام پر کھڑے باتین کرتے رہے جہان مارکوس النڈیل اُنھین چھوڑ گئے تھے۔ اینگس ڈنین بھی اُن سے تھوڑی دور اسی جانب فصیل پر ٹہلتا رہا اور اُس کی نظر ہمیشہ اُنھین مین لگی ہوئی تھی لیکن دونون بھائیون نے اپنی جانب سے ایسی بے تعلقی ظاہر کی کہ گویا اس کو دیکھتے ہی نہین ہین۔
آخر گھنٹہ ختم ہوا۔ ڈرمانٹ اُس کمرے سے نکلا اور مارکوس بھی اُس کے

پیچھے تھے جن کا چہرہ اگرچہ خود کے اندر تھا اور اگلا حصہ تھوڑا ہی سا کھلا ہوا تھا مگر میک آلپین کی تیز نظروں نے یہ دیکھ لیا کہ وہ فقط زرد ہی نہیں ہو گیا ہے بلکہ معلوم ہوتا ہے اُن کے سینے میں نہایت پریشان خیالات موج زن ہیں۔ میک آلپین بھائیوں نے اس کی بھی کچھ پروا نہ کی۔ اسی طرح آپس میں باتیں کرتے رہے۔ بلکہ یہ بھی نہ ظاہر ہونے دیا کہ اُنھوں نے مارکوس اور ایلچی کو کمرے سے نکلتے دیکھا ہے۔ لیکن اس اثنا میں اُنھیں یہ معلوم ہو گیا کہ انگس ڈمن نے ایک لمحہ کے لیے بھی اپنی نظر ہماری طرف سے نہیں ہٹائی۔

ڈرمانٹ اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور قصر الندیل سے چلا گیا۔ اور مارکوس نے جو قصر کے اندر میدان کے بیچ میں ٹھہر گئے تھے دربانوں کو حکم دیا۔ "ٹھہرو۔ ابھی پھاٹک بند کرنے کی ضرورت نہیں۔ کل اس وقت تک کے لیے لڑائی ملتوی ہو گئی ہے۔ لہذا اگل کے ذریعے قصر والوں کو اس کی خبر کر دی جائے" یہ کہتے ہی مارکوس فصیل پر چڑھ کر میک آلپین بھائیوں کے پاس آئے۔

مارکوس "کنیتھ ہم سے بہت اچھی شرطوں پر صلح کرنا چاہتا ہے۔ جن کا تعلق زیادہ تر مجھ سے ہے۔ مگر ساتھ ہی بہادر دوستو! آپ کو بھی وہ معافی دے کے آئندہ کے لیے کامل اطمینان دلانا چاہتا ہے"۔

دونوں بھائیوں نے دفعۃً چونک کے کہا "معافی! معافی! اور یہ ذلیل لفظ میک آلپین کے لیے!" یہ کہتے ہی دونوں نے اپنی تلواروں کے قبضوں پر ہاتھ ڈال دیا۔ اور اُن کے خونخوار وحشیانہ چہروں پر خون دوڑنے لگا۔

مارکوس "میرے اچھے دوست۔ مجھے آپ معاف کریں۔ معافی کا لفظ غلطی سے میری زبان سے نکل گیا۔ واقعی یہ لفظ بغیر سوچے سمجھے میں کہہ گزرا اور میں نے اُسے بے محل استعمال کیا۔ اصل یہ ہے کہ اس پورے گھنٹہ میں جب کہ میں کنیتھ کے اس سفیر سے گفتگو کر رہا تھا ایک دفعہ بھی یہ لفظ ہم دونوں میں سے کسی کی زبان پر نہیں آیا۔ میں جو کہنا چاہتا تھا اس کا منشا یہ ہے کہ گورنمنٹ کی جانب سے امن و امان کا ایک عام اعلان شائع

کیا جائے گا۔ اور جو شخص چاہے گا اُس سے فائدہ حاصل کر سکے گا۔ اس طرح معزز سردار! آپ کو بھی موقع مل جائے گا کہ اپنے آبائی قصر میں امن اطمینان کے ساتھ بیٹھ رہیں۔ اور ان سخت لڑائیوں کے بعد جن میں آجکل آپ مصروف ہیں آرام لیں۔ اگر میں نے کنیتھ سے کوئی معاہدہ کیا تو وہ اسی قسم کا ہوگا۔ اور وہ بھی اس شرط کے ساتھ ہوگا کہ میں منظور کر دوں اور صلح کرنا پسند کر دوں"

انڈلف:۔ اگر ایسا ہے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ مگر اپنی جانب سے ہم آپ کو پھر بتائے دیتے ہیں کہ یہ نامہ و پیام سب آپ کے متعلق ہے۔ جو مناسب سمجھیں کریں۔ لیکن اگر اس سے کچھ نتیجہ نہ ہوا تو پھر ہم لڑنے کے لیے تیار ہیں۔ اب چونکہ چوبیس گھنٹہ کے لیے التوائے جنگ ہو گیا ہے لہذا آپ مجھے اور اتیھ کو اپنے شراب خانے سے لطف اُٹھانے کا موقع دیں اور اب تو کھانے کا وقت بھی آگیا ——"

مارکوس:۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اس قصر کو اپنا ہی گھر سمجھیں اور جو حکم مناسب سمجھیں دیں۔ یہاں پہونچتے ہی میں نے تمام خادموں کو حکم دیدیا ہے کہ آپ کے احکام کی فوراً تعمیل کیا کریں۔ بلکہ جہاں تک ممکن ہو اور اُن کی سمجھ میں آئے خود ہی بغیر کہے آپ کی ضرورتیں پوری کر دیا کریں"

اب دونوں بھائی فصیل کے نیچے آئے۔ اس اثنا میں تمام فوجیں بھی فصیل سے اُتر کے میدان میں آگئی تھیں۔ بعض لوگ اپنے اپنے مقامات پر آرام کرنے کو چلے گئے۔ اور بعض مختلف جماعتوں میں بیٹھ کے موجودہ واقعات پر رائے زنی کرنے لگے۔ انڈلف اور اتیھ ایک کمرے میں گئے جہاں میز پر پُرتکلف کھانے چن دیے گئے تھے۔ خود مارکوس الذیل اس کمرے میں ان کے ساتھ نہیں آئے مگر تین چار خدمتگار ان کی ضرورتیں پوری کرنے کے لیے حاضر تھے۔ پیٹ بھر کھانے کے بعد اُنھوں نے نوکروں کو رخصت کر دیا۔ اور اُن کے جانے کے بعد جب کمرے کا دروازہ بند ہو گیا تو انڈلف نے کہا "میرے عزیز بھائی۔ اب ہمیں اپنے متعلق بہت جلد کوئی رائے قائم کر لینی چاہیے"

اتیھ:۔ بیشک یہ کسی طرح مناسب نہیں ہے کہ مارکوس اپنے حال پر چھوڑ

دیا جائے۔ اپنی عزت قائم رکھنے کے خیال سے ہم نے کنیتھ سے نامہ و پیام کرنے یا اس کارروائی میں شریک ہونے سے قطعی انکار کر دیا۔ مگر اب یہ بھی ضروری ہے کہ ہمیں معلوم ہو جائے کہ مارکوس انڈیل نے کیا تجویزیں کی ہیں اگر خود اُن سے پوچھتے ہیں تو وہ جو کچھ جی میں آئے گا غلط سلط بیان کر دیں گے اور اپنے مطلب کی بہت سی باتیں بنا کے سُنا دیں گے۔"

انڈلف "اچھا۔ اگر میں اس وقت خفیہ طریقے پر کمرے کے باہر نکل کے ان معاملات کا پتہ لگاؤں تو کیا اس میں کوئی مضائقہ ہے؟ آرکوس جانتے ہوں گے کہ ہم تم دونوں اس وقت شراب نوشی میں مشغول ہیں اور اُن کے معاملات سے ہمیں زیادہ دلچسپی نہیں ہے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں بلکہ اگر یہ خیال غلط ہو تو اپنی اچھی تلوار ایک بزدل بچے کے کھلونے سے بدلنے کا عہد کرتا ہوں کہ اس وقت مارکوس انڈیل اپنے دارو غہ سے مشورہ کر رہے ہوں گے۔ اور اگر میرا یہ خیال ٹھیک نکلا تو یقین جانیے کہ کوئی دغابازی کی کارروائی سوچی جا رہی ہے اور ہم ہی اُس کے شکار ہونے والے ہیں۔"

اینھ "تو فوراً تم خاموشی کے ساتھ باہر نکلو اور دیکھو کیا ہو رہا ہے میں یہیں ٹھہر کے تمہارا انتظار کرتا ہوں۔"

اس رائے کے مطابق انڈلف باہر نکلا۔ اور برآمدے سے گزر کے زینے کی طرف جا رہا تھا کہ ایک کمرے سے باتیں کرنے کی آواز آئی۔ اتفاقاً کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ انڈلف فوراً ٹھہر گیا۔ اور غور سے سننے لگا۔ کان لگاتے ہی معلوم ہوا کہ مارکوس بات کر رہے ہیں۔ اور اس وقت کہہ رہے ہیں "مگر اینگس۔ اس وقت ہم اس معاملے میں زیادہ دیر تک غور نہیں کر سکتے۔ اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے گا کہ میں دیر تک تنہائی میں تم سے مشورہ کرتا رہا تو طرح طرح کے خیالات پیدا ہوں گے۔ اس وقت تو مجھے جا کے ٹھیک اپنے بھائیوں کے پاس بیٹھنا چاہیے۔"

اینگس "اُفوہ! ان بد دماغ وحشی بدمعاشوں سے مجھے ایسی نفرت ہے کہ بیان نہیں کر سکتا!"

میز کے گرد بیٹھ گئے۔ ہارکوس اینڈلف ہر شخص کے ساتھ بڑے اخلاق سے پیش آئے۔ اور دلچسپ گفتگو مین مشغول تھے۔ مگر غور کرنے والے کو صاف نظر آجاتا کہ اُن کے دل مین پریشان خیالات موج زن ہین۔ اور گو زبردستی اپنے آپ کو ہشاش بشاش بنائے ہوئے ہین مگر کسی نہایت سخت اندرونی تکلیف مین مبتلا ہین۔

سب کھانا کھا رہے تھے شراب کا دور نہایت آزادی کے ساتھ چل رہا تھا۔ اور لوگون مین زندہ دلی پیدا کرنے کے لیے اس بڑے کمرے سے ملے ہوے ایک چھوٹے کمرے مین گانے والے بھی اور مین بجانے والے بٹھا دیے گئے تھے۔ جن کی آوازین باری باری سے قصر مین گونجتین۔ نو بجنے کے تھوڑی دیر بعد اینڈلف مینک آپین نے دفعتہً ناسازی طبع کی شکایت کی۔ پھر یکایک اس کے ہاتھ سے شراب کا جام گر پڑا جسے وہ ہونٹون سے لگانے کو اُٹھا رہا تھا۔ ایتھرپر اپنے بھائی کی اس فوری بیماری کا بڑا اثر ہوا۔ اتنے مین ہارکوس اور دیگر مہمان اینڈلف کے گرد جمع ہو گئے تاکہ اُسے پکڑ کے اُس کے کمرے مین پہونچا دین۔ اور اُس کی ضرورت بھی تھی۔ کیونکہ وہ اپنی کرسی پر سر ڈالے پڑا تھا۔ زور سے سانسین لے رہا تھا۔ اور بار بار وحشیانہ طریقہ سے اُچک پڑتا۔ ایتھر نے سب کو یقین دلایا کہ یہ شراب کا نشہ نہین ہے کیونکہ ابھی انھون نے اُس کی چوتھائی بھی نہین پی ہے جتنی کہ یہ معمولاً پیا کرتے ہین معلوم ہوتا ہے کہ فوری طور پر کسی سخت مرض مین مبتلا ہو گئے ہین۔ مختصر یہ کہ سب لوگ اینڈلف کو اٹھا کے اُس کے کمرے مین لے گئے اور بستر پر لٹا دیا۔ مگر ابھی تک وہ اُسی طرح اُلٹی سانسین لیتا اور کراہ رہا تھا۔ گویا کسی شدید مرض کی تکلیف مین مبتلا ہے۔ اُس کو کمرے مین پہونچا کے لوگ جیسے ہی باہر نکلے! اور اینڈلف کے پاس سوا اُس کے بھائی ایتھر کے اور کوئی نہ رہا اس بنے ہوے مریض نے ایک قہقہہ لگایا اور اُچک کے بچھونے پر سے اُٹھ کھڑا ہوا اور کہا، کیون؟ کیا کہتے ہو؟ کیسے رہے؟"

ایتھر "بہت اچھے رہے! اور اس سے بہتر کوئی ترکیب نہین ہو سکتی تھی۔ اب جلدی چلو مین تمھین اُس کمرے مین چھپا آؤن اور پھر خود دعوت کی میز پر جا بیٹھون"

اس کے بعد دونون بھائی دبے پاؤن اپنے کمرے سے نکلے۔

میز کے گرد بیٹھ گئے۔ مارکوس الفڈیل ہر شخص کے ساتھ بڑے اخلاق سے پیش آئے۔ اور دلچسپ گفتگو مین مشغول تھے مگر غور کرنے والے کو صاف نظر آجاتا کہ اُن کے دل مین پریشان خیالات موج زن ہین۔ اور گو زبردستی اپنے آپ کو نشاش بنائے ہوئے ہین مگر کسی نہایت سخت اندرونی تکلیف مین مبتلا ہین۔

سب کھانا کھا رہے تھے شراب کا دور نہایت آزادی کے ساتھ چل رہا تھا۔ اور لوگون مین زندہ دلی پیدا کرنے کے لیے اس بڑے کمرے سے ملے ہوئے ایک چھوٹے کمرے مین گانے والے اور بین بجانے والے بٹھا دیے گئے تھے۔ جن کی آوازین باری باری سے قصر مین گونجتین۔ نو بجنے کے تھوڑی دیر بعد انڈلف ہیگ آپین نے دفعتہً ناسازی طبع کی شکایت کی۔ پھر یکایک اُس کے ہاتھ سے شراب کا جام گر پڑا جسے وہ ہونٹون سے لگانے کو اُٹھا رہا تھا۔ ایتھر پر اپنے بھائی کی اس فوری بیماری کا بڑا اثر ہوا۔ اتنے مین مارکوس اور دیگر مہمان انڈلف کے گرد جمع ہو گئے تاکہ اُسے پکڑ کے اُس کے کمرے مین پہونچا دین۔ اور اُس کی ضرورت بھی تھی کیونکہ وہ اپنی کرسی پر سر ڈالے پڑا تھا۔ زور سے سانسین لے رہا تھا۔ اور بار بار وحشیانہ طریقہ سے اُچک پڑتا۔ ایتھر نے سب کو یقین دلایا کہ یہ شراب کا نشہ نہین ہے کیونکہ ابھی انھون نے اُس کی چوتھائی بھی نہین پی ہے جتنی کہ یہ معمولاً پیا کرتے ہین معلوم ہوتا ہے کہ فوری طور پر کسی سخت مرض مین مبتلا ہو گئے ہین۔ مختصر یہ کہ سب لوگ انڈلف کو اُٹھا کے اُس کے کمرے مین لے گئے اور بستر پر لٹا دیا۔ مگر ابھی تک وہ اُسی طرح اُلٹی سانسین لیتا اور کراہ رہا تھا۔ گویا کسی شدید مرض کی تکلیف مین مبتلا ہے۔ اُس کو کمرے مین پہونچا کے لوگ جیسے ہی باہر نکلے اور انڈلف کے پاس سوا اُس کے بھائی ایتھر کے اور کوئی نہ رہا اس بنے ہوئے مریض نے ایک قہقہہ لگایا اور اُچک کے بچھونے پر سے اُٹھ کھڑا ہوا اور کہا "کیون! کیا کہتے ہو؟ کیسے رہے؟"

ایتھر "بہت اچھے رہے! اور اس سے بہتر کوئی ترکیب نہین ہو سکتی تھی۔ اب جلدی چلو مین تمھین اُس کمرے مین چھپا آؤن اور پھر خود دعوت کی میز پر جا بیٹھون"۔
اس کے بعد دونون بھائی دبے پاؤن اپنے کمرے سے نکلے

اور بہ آمدے سے ہو کے آہستہ آہستہ اُس کمرے مین پہونچے جہان مارکوس نے اپنے داروغہ سے ملنے کا وعدہ کیا تھا۔ ایتھو اپنے ہاتھ مین چراغ لیتا آیا تھا۔ اس کی روشنی مین دونون بھائیون نے اس کمرے کو غور سے دیکھا۔ اندر کا سامان بھدا مگر خوشنما تھا ہمارے زمانے کے کوچون کی قطع کی ایک چیز بھی بچھی تھی لیکن وہ معمولی کوچون سے اونچی اور چوڑی تھی۔ اُس مین چارون طرف جھالر لٹک رہی تھی جو اتنی نیچی تھی کہ زمین سے جا لگی تھی۔ آنڈرین کے چھپنے کے لیے اس سے زیادہ موزون کوئی جگہ نہ ہو سکتی تھی۔ بیک آپیین سردار فوراً اس مین گھسا اور خاموشی کے ساتھ لیٹ رہا۔ اس کے بعد ایتھو اُسی طرح دبے پاؤن کمرے سے نکلا۔ اور چراغ کو بھی اپنے ساتھ لے گیا۔ تقریباً آدھ گھنٹہ دعوت کی میز پر سے غائب رہنے کے بعد ایتھو پھر وہان پہونچا۔ اتنی دیر اُس نے اِس مصلحت سے کی کہ لوگون کو معلوم ہو وہ اپنے بھائی کی تیمارداری مین مصروف تھا۔ غرض آدھ گھنٹہ کے بعد وہ کھانے کے کمرے مین واپس آیا اور مینخواری مین مصروف ہو گیا۔

لوگون نے اُس کے بھائی کا حال دریافت کیا تو کہہ دیا کہ اُنھین کسی قدر سکون ہے۔ معلوم ہوتا ہے اُنھین سوءِ ہضم کی شکایت ہو گئی ہے۔ اب اُن کی آنکھ لگ گئی ہے اور یقین ہے کہ صبح اُٹھین گے تو بالکل اچھے ہون گے۔ مارکوس اور دیگر افسرون کو اس بیان سے اطمینان ہو گیا اور ایتھو نے آدھ گھنٹہ کی عدم موجودگی کے معاوضے مین خوب لبالب جام بھرا اور ایک ہی گھونٹ مین حلق سے اُتار گیا۔

دس بجنے کو چند منٹ باقی ہون گے کہ مارکوس الندیل اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑے ہوے۔ اور سب مہمانون سے نہایت عمدہ الفاظ مین معذرت کی کہ "میری تھوڑی دیر کی عدم موجودگی کو آپ حضرات معاف کرین" یہ کہہ کے وہ کمرے سے چلے گئے۔ اس وقت ایتھو کے چہرے پر ایک قسم کی خفیف سی تاریکی چھا گئی مگر اُس کے سانولے رنگ کی وجہ سے کوئی اُس کو محسوس نہ کر سکا۔ مگر ایک ہی لمحہ کے بعد دیگر مہمانون کی طرح وہ بھی بیٹھا شراب اُڑا رہا تھا اور مختلف دلچسپ باتون مین مشغول تھا۔ گویا اُس کے دل مین بجز

موجودہ مسرت نیز صحبت کے اور کسی چیز کا خیال نہ تھا۔
اس اثنا مین مارکوس النڈیل زینے سے ہو کے اُسی کمرے مین پہونچے جہان آنڈلف چھپا ہوا تھا۔ پھر ایک ہی لمحے مین آنیگس وڈٹن آگیا۔ اور وہ سین قائم ہوگیا جو بعد والے باب مین نظر آئے گا"

بانوے وان باب

مشورہ

مارکوس النڈیل اور آنیگس وڈٹن دونون اپنے ساتھ چراغ لیتے آئے تھے۔ دونون نے چراغ میز پر رکھ دیے۔ دو کرسیون پر بیٹھ گئے۔ گویا وہ کسی نہایت اہم معاملے کے متعلق مشورہ کرنے والے ہین۔ یہ دونون ایسے رُخ پر بیٹھے تھے کہ آنڈلف جھالر کے ایک سوراخ مین سے دونون کے چہرے بخوبی دیکھ سکتا تھا۔ اب مارکوس النڈیل کے چہرے کی وہ بشاشت زائل ہوگئی جو کھانے کے وقت تھی کیونکہ اب اُنھین اس کی ضرورت نہ تھی کہ چہرے کو زبردستی بشاش بنائے رکھین معلوم ہوتا کہ گویا دفعۃً اُن کے چہرے پر سے نقاب الٹ دی گئی جس کے ہٹتے ہی اب نہایت خوفناک علامتین نمایان ہو رہی ہین ساتھ ہی یہ بھی نظر آیا کہ اب وہ مایوس ہو کے جان پر کھیل گئے ہین۔ بوڑھے داروغہ کے چہرے سے پریشانی ظاہر ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ جو خیالات اُس کے آقا کے دل کو پریشان کر رہے ہین وہی اُس کے دل مین بھی موجود ہین مختصر یہ کہ اس وقت اِن دونون کے چہرے ایسے ہو رہے ہین کہ اگر کوئی تیسرا شخص دیکھتا تو اُسے بہت تعجب ہوتا۔ ناظرین اندازہ کر سکتے ہون گے کہ اس وقت جب مارکوس اور آنیگس وڈٹن کو اپنی زندگی بھر کے گناہ یاد آگئے ہون گے اُن کی کیا حالت ہوئی ہوگی۔ اور اُس کے اثر سے اُن کے چہرے کیسے ہون گے غرض اِس حالت مین دونون اِس وسیع کمرے کے اندر بیٹھے ہین۔ اور چراغون کی روشنی اُن کے زرد چہرون پر پڑ رہی ہے۔

مسٹر انڈلف کے دل مین خود بخود یہ خیال پیدا ہوا کہ مجھ پر اب کوئی نہایت اہم راز کھلنے والا ہے۔ اگرچہ اس طرح دب کے لیٹے رہنے مین اُس کو تکلیف ہو رہی تھی مگر جس طرح بنا اپنی جگہ پر خاموش پڑا رہا تاکہ مارکوس اور دارو غہ کو اُس کی موجودگی کی خبر نہ ہونے پائے۔

مارکوس "اچھا اب یہ بتاؤ تم نے کیا راے قائم کی۔ اَنگیس۔ تم جانتے ہو کہ مجھے تم پر کس قدر بھروسہ ہے۔ فقط یہی نہین ہے کہ مین ایک دوست کی طرح تمھارے مشورے پر عمل کرتا ہون بلکہ اپنے ہر معاملے مین تمھین اپنا شریک و راز دار جانتا ہون"

انیگس "حضور قبل اس کے کہ مین کوئی راے دون آپ مجھے موجودہ صورت واقعات سے تفصیل کے ساتھ آگاہ تو کر دین۔ آپ نے مجھ سے کہا تھا کہ وہ ایلچی جو آج صبح کو آیا تھا بیان کرتا ہے کہ کنتھ کے پاس پورا ثبوت موجود ہے!"

مارکوس "ہان۔ وہ یہی کہتا تھا" اور ان الفاظ کے بعد مارکوس کے مونھ سے ایک ایسی دردناک آہ نکلی اور اُن کے چہرے پر دفعۃً اس قدر تیرگی چھا گئی کہ سخت مزاج اور خونخوار انڈلف کا دل بھی کانپ گیا۔

انگیس "اور اُس ایلچی یعنے ڈرماٹ نے آپ کو یہ بھی بتایا کہ وہ ثبوت کس قسم کا ہے؟"

مارکوس "ہان۔ ہان۔ اُس نے سب بیان کر دیا۔ خداوندا پناہ! انگیس۔ اب تو یہ نظر آتا ہے کہ ہم نے جو جال بچھایا تھا اُس مین خود ہم ہی پھنسے جاتے ہین!"

داروغہ "حضور ابھی ٹھیرئے مین کہتا ہون کہ ذرا دم لیجیے اور اس پر اطمینان کے ساتھ غور کیجیے"

مارکوس "اچھا مین خاموش ہون۔ بیشک ویسا ہی خاموش جیسا موجودہ حالات مین انسان کو ہونا چاہیے۔ مگر انگیس اس حال مین جبکہ دوزخ آنکھون کے سامنے نظر آ رہا ہو کسی کو کیسے اطمینان نصیب ہو سکتا ہے؟ نہین۔ نہین۔ یہ میری کمزوری ہے اور مین بالکل بچہ بنا جاتا ہون۔ مجھے یہ مناسب نہین۔ مجھے اپنے ہوش و حواس درست رکھنے چاہیے"

انگیس "حضور ہم اُس ثبوت کے متعلق غور کر رہے تھے مگر ہمین متانت کے ساتھ

غور کرنا چاہیے"

مارکوس" بیشک اب مین کوشش کرونگا کہ بدحواس نہ ہوجاؤن - ڈرماٹ خود بھی سب باتین جانتا ہے - اُسی نے مجھ سے بیان کیا کہ گرنیتم اور ڈیونا ئٹ کس طرح مرے - اور دم نکلتے وقت گرنیتم نے سب باتین کنتھ سے کہ دین - اور ڈرماٹ بھی وہان موجود تھا - لہذا اسے بھی سب باتین معلوم ہوگئین مگر وہ کہتا ہے کہ کنتھ کو یہ راز فقط گرنیتم ہی کی زبانی نہین معلوم ہوا بلکہ سب باتین اُس عورت کی زبان سے پہلے ہی سُن چکا تھا - لہذا گرنیتم کے بیان سے اِس کو فقط ان باتون کی تصدیق ہوگئی"

انیگس" آہ جب وہ نکل گئی ہے اسی وقت سے مین سمجھا ہوا تھا کہ ہم پہ اس قسم کی تباہی جب آئے گی اُسے کے ذریعے سے آئے گی - صبح کو آپ مجھ سے بیان کر چکے ہین کہ اُسی نے سب حالات بیان کر دیے - اور وہ سب کاغذ پہ لکھ لیے گئے ہین!"

مارکوس" ہان لکھے گئے ہین اور خانقاہ سینٹ کتھبرٹ کے فادر اگنے ٹیس نے اپنے سامنے وہ بیان لیا - اور وہ مصدقہ بیان اب اعلی حاکم عدالت کے سامنے پیش ہو چکا ——"

انیگس" وہی حاکم جو آڈنبرا سے کنتھ کے ساتھ آئے ہین - یہ بھی آپ صبح کو بتا چکے ہین"

النڈیل" افسوس کنتھ - حاکم عدالت اور گواہون سب کو اپنے ساتھ لیتا آیا ہے - غرض میرے جرم کے ثابت ہو جانے مین کوئی بات نہین اُٹھ رہی ہے - بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ میرے اور تمھارے دونون کے ——"

انیگس" ہان - مین اور آپ دونون! مگر آپ کیا کہ رہے تھے کہ کنتھ ہمارے خلاف جرم ثابت کرنا چاہتا ہے ——"

مارکوس" اور اپنے حق کا دعوی کرتا ہے! خدایا رحم! انیگس! اب کیا ہوگا ان گناہون کے کھلنے کے بعد تو مین نہ اس دنیا مین مُنھ دکھانے کے قابل رہونگا اور نہ دوسرے عالم مین مجھے چین نصیب ہوگا ——"

دالروغم" لارڈ صاحب - ذرا مفصل طور پہ بیان کیجیے کہ کنتھ نے ڈرماٹ کے ذریعہ سے کیا کھلا بھیجا ہے؟ صبح کو آپ نے اس قدر مختصر الفاظ مین بتایا

کہ مین بخوبی سمجھ نہین سکا۔"

النڈیل "سنو۔ کنتھ کو موجودہ نائب السلطنت ارل گلن گائل نے میرے خلاف کارروائی کرنے کے لیے تمام و کمال اختیارات دیدیے ہین۔ لہذا اُس نوجوان نے اپنے ایلچی ڈرماٹ کے ذریعہ سے میرے پاس کہلا بھیجا ہے کہ اگر مین اپنے گناہون کا اعتراف کر لون اور اقرار کرون کہ جو بیانات ثبوت جرم کے لیے اُس نے مہیا کیے ہین ٹھیک ہین تو مجھے اس بات کی اجازت دی جائے گی کہ ایک خانقاہ مین گوشہ نشین ہو جاؤن اور اپنی زندگی کے باقی ایام وہین پورے ــــ"

داروغہ "(کانپ کر) "خانقاہ مین!"

مارکوس "ہان خانقاہ مین اکیلا مین ہی نہین ــــ مین۔ ایک معزز اور عالی مرتبہ امیر جس نے اس وقت تک کبھی کسی پادری کے آگے سر نہین جھکایا۔ بلکہ دوست انیگس تم کو بھی خانقاہ کے اندر رہنا پڑے گا۔ کیونکہ کنتھ کی خواہش ہے کہ اپنی باقی زندگی بھی مین اُن لوگون کے ساتھ بسر کرون جو اس وقت تک میرے ساتھ شریک رہے ہین۔"

انیگس "گویا ہم جب تک جیتے ہین ایک خانقاہ مین قید رہین گے!"

مارکوس "بس۔ بس۔ یہی کنتھ نے اپنے ایلچی ڈرماٹ کی معرفت کہلا بھیجا ہے۔ اور کل صبح دس بجے تک ہمین ان خوفناک شرائط کو قبول کرنے یا نہ قبول کرنیکی مہلت دی گئی ہے۔"

انیگس "اور لارڈ صاحب۔ اگر ہم ان شرطون کے منظور کرنے سے انکار کرین تو؟"

مارکوس "لڑائی تصفیہ کرے گی۔ کنتھ فوراً حملہ شروع کر دے گا۔ اور اگر مجھے اطمینان ہوتا کہ آسمانی طاقتین میرے خلاف نہ کوشش کرین گی جیسا کہ اس سے پہلے بھی ہو چکا ہے تو مین اسی پر آمادہ ہو جاتا کہ آخر تک لڑ لون مگر انیگس مین اُن خوفناک علامتون اور بدشگونیون سے ڈرتا ہون۔ بلکہ مجھے شیطان اور بھوت بھی نظر آتے لگتے ہین جس سے بڑے سے بڑے جری اور بہادر سپاہی کے دل مین بھی خوف پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اُس کو یقین

ہو جاتا ہے کہ ہم حق کے خلاف لڑ رہے ہیں اور یہ محسوس ہونے لگتا ہے کہ یہ مُردے قبروں میں سے نکل آئیں گے اور ہمارے دست و بازو کو بیکار و بے حس کر دیں گے۔“

انیگس ”(خوف سے کانپ کر) ”بس۔ بس۔ لارڈ صاحب! زیادہ نہ کہیے۔“

مارکوس ”بس نہیں۔ تم نے اِس واقعے کو چھیڑا ہے تو کُل واقعات سننا پڑیں گے۔ جب میں بیان واپس آرہا تھا میک آلپین بھائیوں نے رات کو جنگل میں اُسی سنگ مرمر کی یادگار کے پاس اُن روحانی شکلوں کو دیکھا۔ جب وہ پھر آ کے مجھ سے ملے ہیں تو میں نہیں کہہ سکتا کہ اُن کا کیا حال تھا۔ اور اُن پر اس کا کیسا اثر پڑا تھا۔“

انیگس ونٹن کو ان خوفناک باتوں سے تکلیف ہوتی تھی لہذا میک آلپین کا نام آتے ہی کہنے لگا ”آہ لارڈ صاحب۔ آپ یہ تانا بھول گئے کہ کنتھ نے میک آلپین کے متعلق کیا فیصلہ کیا ہے۔“

مارکوس ”ہاں۔ وہ بھی بتائے دیتا ہوں۔ وہ کہتا ہے کہ اَنڈلف اور ایتھ میک آلپین نے لارڈ ملکم کو پکڑ لیا تھا۔ اُنھیں قید رکھا۔ اور آخر میں یہ طے کر چکے تھے کہ اُنھیں قتل کر ڈالیں گے۔ اس کے علاوہ اُن دونوں نے میرے ساتھ شریک ہو کے فقط اتنا ہی نہیں کیا کہ لارڈ گلن گائل کے خلاف جنگ کی۔ بلکہ اُس سے زیادہ سخت اور بیہودہ کام یہ کیا کہ انگریزی فوج کو اسکاٹ لینڈ پر حملہ کرنے کے لیے بلایا۔ لہذا یہ غیر ممکن ہے کہ میک آلپین بغیر کسی سزا کے چھوڑ دیے جائیں کنتھ کے قاصد کے یہی الفاظ تھے۔ لہذا اُن دونوں بھائیوں کے لیے یہ تجویز کیا گیا ہے کہ اُنھیں اپنے قلعہ میں واپس جانے کی اجازت دیجائے گی تاکہ وہ اپنے علاقے پر قابض رہیں۔ مگر وہ اپنے رتبے اور خطابات سے محروم کر دیے جائیں گے۔ آئندہ نہ وہ نائٹ رہیں گے۔ اور نہ سردار کہلائیں گے۔ لہذا اُنھیں اپنے علاقے میں بھی کسی قسم کا اقتدار نہ باقی رہے گا۔ نہ وہ فوج رکھ سکیں گے اور نہ اُن کی خودسر حاکموں کی شان رہے گی۔ ارل گلن گائل نے میک آلپین کی نسبت یہ فیصلہ کیا ہے اور اِس رائے سے کنتھ کو بھی اتفاق ہے۔“

انیگس ”مگر حضور آپ نے اِن خونخوار بھائیوں کو تو یہ نہیں بتایا کہ تمھارے

متعلق یہ شرطین تجویز کی گئی ہین؟"
مارکوس "یہ نہین۔ بھلا یہ اُن سے کہنے کی بات تھی؟ اور اگر ہم آخر تک کنیتھ سے لڑنا پسند کرین تو اُن کو اِس کے بتانے کی ضرورت ہی نہین ہے کہ تمھارے لیے یہ شرطین تجویز ہوئی ہین بخلاف اِس کے اگر ہم کنیتھ کی شرطین منظور کرنا چاہین تو یہ نہایت ضروری ہے کہ اُن دونون کو دھوکے اور بے اطلاعی مین رکھا جائے۔ اور اُنھین یہی بتایا جائے کہ بغیر کسی شرط کے آپ کو امن دیا گیا۔ تاکہ ہم اُنھین گھوڑون پر سوار کرکے قصر اندلس کے باہر کر دین پھر جب وہ قصر کے پھاٹک سے نکل گئے تو ہمین اس کی مطلق پروا نہ ہو گی کہ اصل حقیقت اُن پر کتنی دیر مین کھلی۔ اور معلوم ہوا کہ ہمارا اقتدار مرتبہ اور خطاب سب چھن گئے"
انیگس "ہان۔ ہان۔ بس یہی مناسب ہے۔ (اِس مصیبت مین بھی دوسرے کی تباہی کے خیال سے خوش ہو کے) "اور وہ ہین بھی اس قابل میرا جو چاہے حشر ہو مگر یہ خیال کرکے مجھے بڑا اطمینان ہو گا کہ یہ وحشی بدمعاش سزا سے نہ بچے۔ آہ مین کبھی ایک لمحہ کے لیے بھی اُس گھڑی کو نہین بھولا جب اُنھون نے مجھے جنگل مین پکڑ لیا تھا!"
مارکوس "اب اُن پُرانی باتون کو بھول جاؤ۔ تم خوب جانتے ہو کہ اگرچہ مین نے میک آلپین سے اپنی مرضی کے مطابق کام لے لیا مگر ہمیشہ اُن سے متنفر رہا اور اُنھین حقیر جانا۔ وہ تو آدمی نہین قصائی ہین کہین نام کو بھی تہذیب اور شائستگی نہین پائی جاتی۔ خونخوار قاتل۔ اپنے وحشیانہ جوش کی نسبت سمجھتے ہین کہ یہی اعلیٰ شرافت اور یہی بہادری ہے۔ دونون ذلیل نفس پرست۔ اور مطلق العنان اوباش ہین۔ بھلا ایسے وحشی جانورون کو مین نفرت وحقارت کے سوا کسی اور نظر سے دیکھ سکتا ہون؟ آہ! اگر ہم اپنی تدبیرون مین کامیاب ہو گئے ہوتے اور مین نے اُن بدمعاشون سے جو معاہدہ کیا تھا اُس کے بعد ہماری سب امیدین پوری ہو گئی ہوتین تو تم کیا سمجھتے ہو کہ لیڈی لینا اُس وحشی آنڈلف میک آلپین کی دلھن بنتی! نہین۔ ہرگز نہین! انیگس وشن مین نے تمھین کیمپن گیٹ کے اُس شکستہ مکان مین بتا دیا تھا کہ آنڈلف کو مین نے اِس دھوکے مین رکھا ہے کہ لیڈی لینا اُسکی بی بی بنے گی۔ مگر اس سے پہلے ہی مین نے اُسے فریب دینے کی تدبیر سوچ لی تھی۔ واہ وہ کیسا اُلّو تھا! بھلا ایک لمحہ کے لیے

بھی مین اِس خیال کو برداشت کر سکتا تھا کہ ایسی حسین نازنین میرے ہاتھ مین آ کر نکل جائے ——————"

ونمن "یہ مگر لارڈ صاحب۔ اس وقت اِس ذکر سے کیا فائدہ کہ آنجناب کو آدمی لعنت کے متعلق کس طرح فریب دیا جاتا۔ ہمارے موجودہ معاملات ہی کیا کم ہین کہ ہم ان بیفائدہ خیالات مین مشغول "

مارکوس "(آہ سرد کے ساتھ) "بیشک۔ بیشک۔ انگس ٹھیک کہتے ہو۔ مین اقرار کرتا ہون کہ اس وقت میرے خیالات پریشان ہونے لگے تھے۔ خیر تو ہم کیا کہہ رہے تھے؟ انھین ٹھیک آلپین بھائیون کا ذکر تھا۔ جس وقت کنتھ کا ایلچی قصر کی طرف چلا ہے مین اُسی وقت سمجھ گیا تھا کہ اس قسم کی باتین کرے گا۔ اور اُس کے ذریعہ سے کنتھ نے کچھ شرطین میرے سامنے پیش کی ہون گی۔ لہذا مین فوراً اُس ایلچی سے ملاقات کرنے پر آمادہ ہو گیا۔ اُن دونون بھائیون نے اُس سے انحراف کیا۔ مگر اُن کے انحراف سے مین بہت خوش ہوا۔ کیونکہ انگس تم خود ہی سمجھ سکتے ہو کہ جب میرے دل مین کنتھ کے پیام کی نوعیت کھٹک گئی تو مین کیسے گوارا کر سکتا تھا کہ کوئی اور شخص بھی ہماری گفتگو کو سُنتے۔ تم نے بیان کیا کہ جبتک مین ڈرماٹ سے باتین کرتا رہا تم میرے حکم کے مطابق اُن دونون بھائیون کی نگرانی کرتے رہے۔ اور اُن کی گفتار و طرز عمل سے ظاہر ہوتا تھا کہ کنتھ کے ایلچی کی باتون مین اُنھین کوئی دلچسپی نہین ہے۔ بلکہ اُنھین اُس کی بھی خبر نہ ہوئی کہ وہ کب آیا اور کب گیا۔ یہ بہت اچھا ہوا۔ اور مین نے اُنھین اطمینان دلایا ہے کہ گورنمنٹ کی جانب سے بغیر کسی شرط کے عام معافی دے دی جائے گی "

انگس "تو پھر وہ خوب اکڑتے اور سر اُٹھائے ہوئے اِس قصر سے نکلین گے۔ بلکہ ہماری حقارت و ذلت پر اپنے دل خوش کرتے ہون گے۔ مگر تھوڑی دیر کے بعد اُنھین معلوم ہو جائے گا کہ وہ خود ساری دنیا کے سامنے ذلیل و خوار ہوئے۔ بیشک لارڈ صاحب۔ آپ نے خوب کارروائی کی۔ اور اب مین اِن واقعات کو بخوبی سمجھ گیا ——————"

مارکوس: "مگر انگیس کوئی قطعی رائے قائم کرنے سے پہلے تم میرے معاملات پر بخوبی غور کرلو۔ دیکھو ہر حالت مین ذلت و رسوائی ہے۔ اگر مین آخر تک لڑتا رہا اور میرا خاتمہ دشمنون کی تلوار ون سے ہوا تو بیشک میری زندگی کے آخری چند مہینون کی جرأت و شجاعت اور میرا لہو ان جان دینا بھی میرے نام کو ذلت و رسوائی سے بچا سکے گا۔ اور اگر کنٹھ کی شرطین قبول کیے لیتا ہون اور خانقاہ مین داخل ہوتا ہون تب بھی بدنامی جو نصیب مین لکھی ہے ضرور حاصل ہو گی۔ غرض جو طریقہ اختیار کیا جائے اُس مین ذلت و رسوائی کے سوا کچھ نہین ہے۔ اس لیے غور طلب یہ امر ہے کہ چند روز یا چند مہینے نا اُمیدی کی شجاعت مین بسر کرون یا خانقاہ مین پناہ لے کے وہان کی قید مین زندگی کے باقی دن پورے کر لون۔ آہ۔ جان بھی کیسی پیاری شے ہے۔ بیشک باوجود ہر قسم کی تکلیفون اور پریشانیون کے جان بہت پیاری ہے"

وٹن: "بیشک لارڈ صاحب۔ جان بڑی پیاری چیز ہے"

مارکوس: "اس کے ساتھ مجھے تمھارا بھی خیال ہے۔ کیونکہ تم نے بڑی وفاداری کے ساتھ میری خدمت کی ہے۔ اگر مین نے یہ ارادہ کر لیا کہ آخر تک مقابلہ کرون اور دشمنون کی صفون پر حملہ کر کے لڑتا ہوا مارا جاؤن تو انگیس اُس وقت تمھارا کیا حشر ہو گا۔ جب قصر کے پھاٹک دشمنون کے لیے کھول دیے جائین گے اور کنٹھ قبضہ کرنے لیے اندر داخل ہو گا۔ اُس وقت تم کیسے بچو گے؟"

انگیس: "حضور آپ میرا خیال نہ کرین۔ مین بہت دنون نمک و فاداری کے ساتھ آپ کی خدمت کر چکا۔ اور محض آپ کے لیے مین نے اپنی زندگی گناہ اور معصیت سے آلودہ کی۔ لہذا اب مجھے اِس کی بھی پروا نہین کہ میری جان تکلیف اور مصیبت کے ساتھ آپ کا حق نمک ادا کرتی ہوئی دنیا سے جائے۔ حضور اس وقت ایسی نازک حالت ہو گئی ہے کہ میری سمجھ مین نہین آتا آپ کو کیا رائے دون۔ مجھ سے یہ بھی نہین کہا جاتا کہ آپ اپنے گناہون کا اعتراف کر کے کنٹھ کی شرطین قبول کر لین اور خانقاہ مین گوشہ نشین ہو جائین۔ کیونکہ اِس صورت مین آپ دل مین کہین گے کہ مین خود غرضی کی وجہ سے ایسی رائے دیتا ہون۔ کیونکہ میرا حشر بھی تو آپ کی قسمت کے ساتھ وابستہ ہے۔ اور یہ بھی میرے

منہہ سے نہین نکلتا کہ آپ آخر تک مقابلہ کرین۔ کیونکہ مجھے کوئی ایسی صورت نہین نظر آتی جس سے یہ امید کی جا سکے کہ صورت واقعات آپ کے مفید ہوگی۔ تاہم اگر مجھے اطمینان ہوتا کہ یہ بدشگونیان۔ یہ بھوت پریت اور یہ شیطانی شکلین نہ نمودار ہون گی تو بھی شاید مین کہتا کہ ـــــ"

یہ کہتے کہتے دار وغہ دفعۃً خاموش ہوگیا اور کان لگا کے غور سے سننے لگا۔

مارکوس "کیا ہے؟ انیگس۔ مین نے تو کوئی آواز نہین سُنی!"

لیکن اتنے مین انیگس ونٹن کے چہرے پر بہت ہی تیرگی چھا گئی تھی اور سر سے پاؤن تک کانپ رہا تھا۔

انیگس "حضور مجھے معلوم ہوا کہ جیسے کوئی دروازہ کی زنجیر ہلا رہا ہے۔ خیر۔ مین یہ کہہ رہا تھا کہ ـــــ لیجیے دیکھیے کیا اب بھی آپ نے نہین سُنا؟"

مارکوس "نہین۔ مین نے تو کچھ نہین سُنا۔ (خوف زدہ نظرون سے دروازے کی طرف دیکھ کے) "خیر۔ تم کیا کہہ رہے تھے؟ مین تمھاری ہی راے پر عمل کرنا چاہتا ہون۔ دیکھو اب میری قسمت تمھارے ہاتھ مین ہے۔ بلکہ تمھاری ہی زبان سے میری قسمت کا فیصلہ ہوگا"

انیگس "اچھا تو لارڈ صاحب۔ بخوبی غور کرنے کے بعد میری راے یہ ہے کہ ـــــ"

اتنا کہتے ہی وہ پھر دفعۃً خاموش ہوگیا اور چونک کے خوف زدہ نظرون سے دروازے کی طرف دیکھنے لگا۔ اس دفعہ مارکوس نے فقط کُنڈی کُھلنے ہی کی آواز نہین سُنی بلکہ اپنی آنکھون سے دیکھا کہ دروازہ آہستہ آہستہ کُھل رہا ہے۔ یکبیک اُن کے دل مین خیال پیدا ہوا کہ اپنی جگہ سے اُٹھ کے جائین اور دیکھین کہ کون شخص بے پوچھے اندر گُھسا آتا ہے۔ مگر اُٹھنا چاہا تو نہ اُٹھ سکے۔ معلوم ہوا کہ سارا جسم بے حس و حرکت ہے۔ اور دل مین خوف بڑھتا جاتا ہے۔ گویا کوئی خطرناک شے قریب آگئی ہے۔

دروازہ آہستہ آہستہ کُھلا مگر تین چار انچ سے زیادہ نہین۔ پھر ایک بے گوشت پوست کا ہاتھ شانے تک دروازے مین سے نمودار ہوا۔ اور اپنی بے گوشت کی ایک انگلی سے انیگس ونٹن کی طرف اشارہ کیا!

مارکوس الندڈیل اور انیگس وڈمن دونون خوف سے بیتاب و بے حس و حرکت تھے۔ اور اُس خالی ڈیون کے ہاتھ کو وحشتناک نظرون سے آنکھین پھاڑ پھاڑ کے دیکھ رہے تھے۔ مگر اس طرف سے نظر ہٹانے کی بھی جرأت نہ ہوتی تھی۔ پھر آہستہ آہستہ وہ ہاتھ باہر نکل گیا اور اُسی آہستگی سے دروازہ بھی بند ہوا۔ آواز آئی کہ کسی نے زنجیر چڑھالی۔ اور مارکوس اور انیگس وڈمن کے مُنھ سے کراہنے کی آواز نکلی جو بالکل ویسی ہی تھی جیسے رات کی تیز ہوا کسی تاریک غار مین داخل ہوتے وقت پیدا کیا کرتی ہے۔

اب ایک منٹ سے زیادہ خاموشی رہی۔ مگر موت کی سی خاموشی۔ کیونکہ ان دونون گنہگار بھائیون کے مونھون پہ یاس و ناامیدی نے خاموشی کی مہر لگا دی تھی۔ اور انتہائی خوف کی وجہ سے کوئی لفظ اُن کی زبان سے نہ نکلتا تھا۔

سر انڈلف بیک آلبین نہایت متحیر اور متعجب تھا کہ مارکوس اور انیگس وڈمن نے کون سی خوفناک شے دیکھ لی ہے کہ اُن کی یہ حالت ہوگئی۔ وہ دروازہ جہان یہ خوفناک منظر پیش آیا تھا ایسے رُخ پر تھا کہ اُس کی نظر نہ پہونچ سکتی تھی۔ مگر وہ سمجھ گیا کہ اُسی قسم کا کوئی خوفناک منظر تھا جس کی افواہین قصر الندڈیل کے متعلق بہت مشہور رہین۔

تھوڑی دیر کے بعد جب مارکوس الندڈیل بولنے کے قابل ہوئے اور اُن کے ہوش و حواس ذرا ٹھکانے ہوئے تو اُنھون نے کہا "دیکھا! تو انیگس وڈمن اب بتاؤ تمھاری کیا راے ہے؟ اور مجھے کیا کرنا چاہیے؟"

انیگس۔ (کانپتی آواز مین) "اب تو میری یہی راے ہے کہ ہمین کنتھ کی شرطین قبول کر لینی چاہیے۔ اور ہم اپنی باقی زندگی ایک خانقاہ مین بسر کر دین۔"

یہ سنتے ہی مارکوس اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑے ہوے اور کہا "انیگس مین تمھاری ہی راے پر عمل کرون گا۔ اور سمجھون گا کہ قسمت ہی نے میرے حق مین یہ فیصلہ کر دیا ہے۔ مگر آہ! اُس پھانسی کی نسبت کیا کیا جائے جو

ہمارے سر کے اوپر قائم ہے۔ اور جس کی نسبت مین قسم کھا چکا ہون کہ اُسی وقت اُتاری جائے گی جب اُس پر ایک شخص کی لاش لٹک لے گی!"

ونٹن نے حضور۔ جب ہم خانقاہ سینٹ کتھبرٹ مین داخل ہو جائین گے تو جہان اور سب باتین ہون گی وہان مقدس پادری صاحب آپ کو اس کا بھی کوئی کفارہ بتا دین گے"۔

اب آقا اور خادم کا مشورہ ختم ہو گیا۔ اور پھر کوئی لفظ نہ مارکوس کی زبان سے نکلا اور نہ اینگس وٹمن کی۔ دونون نے اپنا اپنا چراغ اُٹھا لیا۔ کمرے کے باہر نکلے۔ اور برآمدے پر مختلف جانب روانہ ہو کے اپنے کمرون مین چلے گئے۔

اس کے بعد بھی پانچ منٹ تک سر انڈلف میک آلپین اپنی جگہ پر خاموش پڑا رہا۔ مگر جب اُسے اطمینان ہو گیا کہ راستہ صاف ہے تو آہستہ آہستہ وہان سے نکلا اور اپنے کمرے مین آیا یہان اُس کا بھائی ایتھم موجود تھا کیونکہ اب گیارہ بج چکے تھے اور کھانے کے کمرے کی صحبت ختم ہو گئی تھی۔ ایتھم اُن لوگون مین تھا جو سب سے پہلے وہان سے اُٹھ آئے۔ کیونکہ وہ اِس کے دریافت کرنے کا بہت ہی مشتاق تھا کہ مارکوس اور اُن کے داروغہ مین کیا مشورہ ہوا ہے۔

اب اُس وقت کے سین کا ہمارے ناظرین خود ہی اندازہ کر لین جب یہ دونون وحشی اور ہیبتناک سردار اپنے سونے کے کمرے مین بیٹھے تھے۔ چراغ اُن کے بیچ مین رکھا تھا اور دونون آگے کو جھکے ہوے تھے۔ کیونکہ ایتھم اشتیاق کے ساتھ اُس بیان کو سُن رہا تھا جو انڈلف اُس کے کان مین کہہ رہا تھا۔ دونون کے چہرے زیادہ خونخوار اور تاریک ہو گئے۔ اور نظر آنے لگا کہ وہ اِس دغابازی کا انتقام لینے پر آمادہ ہین۔ اصل یہ ہے کہ اس وقت ان دونون بھائیون کی صورتین انسان کی نہین بلکہ دیوؤن کی سی معلوم ہوتی تھین۔

انڈلف نے جو کچھ سُنا تھا لفظ بہ لفظ بیان کر دیا۔ اتنی عقل اُس مین خود ہی موجود تھی کہ جو واقعات اینگس وٹمن یا مارکوس نے مبہم الفاظ

مین ادا کیے تھے ان کو اچھی طرح سمجھ جائے۔ بیشک بیک آلبین بھائی اِن سب باتون کو بخوبی سمجھ گئے۔ اب اُن کی آنکھون کے سامنے سے پردہ اُٹھ گیا۔ اور معلوم ہوا کہ انتھ اِلنسڈیل کنتھ سے کیسے اِس قدر ہاتھ دھو کے کیون پڑ گئے تھے۔ اور یہ بھی جان گئے کہ قصرِ النسڈیل اور اُس کے قریب جنگل مین شیطانی شکلین۔ بھوت پریت اور اِس قسم کی بدشگونیان کیون ظاہر ہوا کرتی تھین۔ مختصر یہ کہ مارکوس النسڈیل کا اصلی حال تمام وکمال اُنھین معلوم ہو گیا۔

مارکوس کے معاملات سے اُن کو کوئی خاص تعلق نہ تھا۔ لہذا اُس کی شاید وہ پروا بھی نہ کرتے مگر اِس وقت جو سب سے زیادہ ناگوار خیال اُن کے دل مین آیا یہ تھا کہ ہمارے ساتھ دغا بازی کی گئی۔ ماسوا اِس کے آنڈلف کو یہ بھی بہت ناگوار گزرا کہ اڈری لینا کے معاملے مین مارکوس نے مجھے کیسا بیوقوف بنایا۔ اب اُسے نظر آیا کہ اِس وقت تک مین کیسے فریب مین رکھا گیا۔ مارکوس نے ہر معاملہ مین مجھ سے اپنا کام نکالا یہان تک کہ کنتھ کے قتل کرنے پر بھی مجھے آمادہ کر دیا۔ مختصر یہ کہ آنڈلف کے دل مین ایک سخت تکلیف محسوس ہوئی کہ جس شخص کی ایسی سچائی اور راست بازی کے ساتھ مین نے ہر طرح کی خدمت کی اُسی نے میرے ساتھ بیوفائی کر کے مجھے الو بنایا۔ یہ خیال فقط آنڈلف کے دل مین ہی نہین پیدا ہوا۔ آتھ نے بھی بالکل اسی قسم کے جذبات محسوس کیے۔ کیونکہ دونون بھائی جو یکسان طریقے سے وحشی۔ بے رحم اور ساری دنیا کی طرف سے بے فکر تھے آپس مین ایک دوسرے کے ساتھ ویسی ہی وحشیانہ محبت رکھتے تھے۔ اب اُن کے دلون مین جو انتقام کا خیال پیدا ہوا وہ اس لیے نہ تھا کہ مارکوس نے اُن کے ساتھ بدعہدی کی نہ اس لیے کہ آج ہی رات کو اُس نے ہمین کیسے کیسے ذلیل نامون سے یاد کیا اور کیسی کیسی گالیان دین بلکہ اُس کی وجہ یہ تھی کہ اُنھین معلوم ہو گیا اس وقت بھی ہمارے ساتھ دغا بازی کی جا رہی ہے۔ مارکوس نے بظاہر تو ہمین یہ اطمینان دلایا ہے کہ گورنمنٹ کی جانب سے عام معافی کا اعلان کر دیا جائے گا۔ مگر اصل مین ہم اپنی عزت اپنے رتبے اپنے خطاب بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ اپنے تمام اقتدارات سے محروم ہو جائین گے۔ جس کے بعد ہائی لینڈ کے سردارون کی نظرون

مین زندگی بیکار ہو جاتی ہے۔ پھر بھلا یہ وحشی خونخوار اور جنگجو بھائی ایسے کیونکر گوارا کر سکتے تھے؟"

اب وہ آہستہ آہستہ آپس مین باتین کرنے لگے۔ اور چراغ کی روشنی مین نظر آیا کہ اُن کی آنکھون سے شعلے نکل رہے ہین۔ انتقام لینے کے لیے اُنھون نے جو تجویز سوچی اُس پر زیادہ دیر تک بحث نہین ہوئی۔ فوراً دونون اُس تجویز پر متفق ہو گئے۔ اصل یہ ہے کہ دونون بھائیون مین کبھی اختلاف راے ہوتا ہی نہ تھا۔ لہذا اِس موقع پر تو اُن کی یہ حالت تھی کہ دو آدمی کسی امر مین اُن سے زیادہ متفق اور ہمخیال ہو ہی نہ سکتے تھے۔ جو سزا اُنھون نے تجویز کی بہت سخت تھی! مگر ہائی لینڈ والون مین انتقام کا یہی طریقہ ہے! دونون نے اپنے دل مین طے کر لیا اور اب فقط اُس کی تعمیل باقی تھی۔

ترانوے وان باب

میک آلپین کا انتقام

رات کے ایک بجے سر انڈلف اور سر آیچ میک آلپین اُس کمرے سے نکلے جس مین وہ بیٹھے آپس مین مشورہ کر رہے تھے۔ زینے سے اُتر کے بیرونی عمارت مین آئے۔ رات بالکل اندھیری تھی آسمان پر سیاہ بادل چھایا ہوا تھا اور چاند یا ستارون کی ایک شعاع بھی زمین تک نہ پہونچ سکتی۔ بیشک اُس قسم کے انتقام کے لیے جو میک آلپین نے سوچ لیا تھا یہ رات نہایت ہی موزون تھی۔

بیرونی عمارت کے دروازے پر پہرہ دینے والے سپاہی کے کان مین شعار کا لفظ بتا کے وہ اُس حصۂ عمارت مین گئے جہان اُن کے سپاہی ٹھہرائے گئے تھے۔ قصر کے اندر جو چھ سو سپاہی موجود تھے اُن مین سے ایک ثلث اُنھین بھائیون کے طرفدار اور اُن کے زیر فرمان تھے۔

اپنے سپاہیون کی پہلی ٹولی کو ٹھہرایا جو اُنھین ملی اُس مین داخل ہو کر اُنھون نے اپنے چھ آدمیون کو جگایا۔ اور حکم دیا کہ فوراً اُٹھ کے کپڑے پہنو اور

ہمارے ساتھ چلو۔ اسی وقت حکم کی تعمیل ہوئی بیس منٹ کے اندر دونون بھائی پھر بیرونی عمارت مین آ گئے۔ مگر اب چھ سپاہی بھی اُن کے ساتھ تھے۔ دروازے پر جو سپاہی پہرہ دے رہا تھا وہ آرکوس انڈیل کے لوگون مین تھا۔ مگر اُس نے کسی قسم کی مداخلت نہین کی۔ کیونکہ قصر کی چار دیواری کے اندر میک آلپین کا حکم بھی ویسا ہی واجب التعمیل ماناجاتا تھا جیسا کہ خود مارکوس کا۔ کسی کو اس کی جرأت نہ ہوئی کہ ان وحشی بھائیون سے کچھ پوچھے مخالفت کرنا تو بڑا کام تھا۔ لہذا انڈلف اور آیتھ کو اپنے چھ آدمیون کو بیرونی عمارت مین سے گزر کے قصر کے اندر لے آنے مین کسی قسم کی دقت یا دشواری نہین پیش آئی۔ وہ احتیاط کے ساتھ آہستہ آہستہ قدم رکھتے ہوے زینہ پر چڑھے اور انڈلف کے سونے کے کمرے مین داخل ہوے۔ اس کے بعد دروازہ بند کر لیا گیا اور انڈلف نے چند مختصر الفاظ مین اپنے سپاہیون کو بتایا کہ ہمارا کیا ارادہ ہے اور کیون ایسا ارادہ ہے۔ ناظرین دیکھ چکے ہین کہ میک آلپین سپاہی اپنے سردارون کا حکم کس طرح مانتے تھے۔ اُن کا قانون اپنے سردارون کی اطاعت کرنا تھا۔ یہی اس وقت بھی ہوا۔ ان چھ میک آلپین سپاہیون نے بھی جو اس وقت اپنے سردار کے آگے کھڑے تھے فوراً آمادگی ظاہر کی کہ "ہم آپ کے حکم کی تعمیل کے لیے تیار ہین"

سارا معاملہ بخوبی سمجھا جا چکا تھا۔ مزید تاخیر کی ضرورت نہ تھی۔ انڈلف نے کمرے کا دروازہ کھولا۔ چراغ اپنے ہاتھ مین لیا اور کہا "بس اب چلو" یہ کہتے ہی وہ آگے بڑھا۔ ایتھ اُس کے ساتھ تھا اور باقی چھ جوان دونون سردارون کے پیچھے تھے۔ اب یہ سب برآمدے مین آئے اور انڈلف نے ایک مخصوص دروازے کی طرف اشارہ کیا۔ سب وہین ٹھہر گئے اور کان لگا کے سننے لگے۔ بالکل خاموشی تھی۔ اب انڈلف نے آہستہ سے دروازہ کھولا۔ چراغ کی روشنی مین جسے انڈلف نے اونچا کر دیا تھا تاکہ ہر چیز صاف نظر آئے سبھون نے دیکھا کہ کمرے کے اندر ایک خوشنما پلنگ پر کوئی لیٹا سو رہا ہے۔ یہ سونے والا آرکوس انڈیل کے سوا اور کوئی نہ تھا!

آج ان کے اس قدر غافل سونے کی کیا وجہ ہے؟ کیا آج انھون نے دماغی محنت زیادہ کی ہے۔ یا آج ہی رات کو اپنی آیندہ زندگی کے متعلق اُنھون نے جو ارادہ قائم کی ہے اُس نے اُن کو چین سے سُلا دیا ہے اِس کی اصلی وجہ بتانا ہمارے امکان سے باہر ہے۔ مگر یہ ضرور ہے کہ اِس وقت وہ نہایت غافل سو رہے ہین۔ بیشک آلبین سردار اور اُن کے سب ہمراہی کمرے مین داخل ہو گئے۔ اندر آ کے کمرے کا دروازہ بند کر لیا۔ اور مارکوس کے بستر کے چارون طرف اُسے گھیر کے کھڑے ہو گئے۔ مگر ابھی تک مارکوس کو بالکل خبر نہین کہ کیا ہو رہا ہے۔

اب آتھ نے اپنا فولاد کا سا سخت ہاتھ مارکوس کے شانے پر رکھا اور زور سے جھنجھوڑ کے کہا "جاگئے!!"

معزز لارڈ دفعۃً چونک پڑے۔ اور اتنے آدمیون کو اپنے پلنگ کے چارون طرف دیکھ کے دل مین خیال کیا کہ مین خواب دیکھ رہا ہون لیکن جس قدر اُن کے ہوش و حواس درست ہوتے گئے یقین آ گیا کہ یہ خواب نہین مین جاگ رہا ہون۔ اور جو لوگ میرے سامنے کھڑے ہین فقط خیالی صورتین نہین انسان ہین۔ اب اُنھون نے اِن لوگون کو پہچان بھی لیا۔ مگر ساتھ ہی دل کو ایک ایسی کیفیت محسوس ہوئی کہ دل بیٹھا جاتا ہے تیورون سے پہچان گئے کہ یہ لوگ کسی اچھے ارادے سے یہان نہین آئے ہین۔ خیال کیا کہ مین نے جو دغابازی کی تجویز اِن کے متعلق سوچی تھی اُس کا حال کسی طرح اُنھین معلوم ہو گیا۔ لہذا یہ خونخوار بھائی اُس کا بدلہ لینے کو آئے ہین۔ بیشک یہی بات ہے۔ اُن کی آنکھون سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کا کیا مقصد ہے۔ کوئی بڑا بہادر شخص بھی ہوتا تو اِس وقت ان دونون بھائیون اور اُن کے چھ ساتھیون کی صورت دیکھ کے بدحواس ہو جاتا۔ مگر مارکوس انڈیل دنیا کے نشیب و فراز کو اِس حد تک برداشت کر چکے تھے کہ اُن کے ہوش و حواس قائم رہے۔ اور اُن کی زبان سے کوئی لفظ ایسا نہین نکلا جس سے وہ خوف جو اُس وقت اُن کے دل مین دفعۃً پیدا ہوا تھا ظاہر ہو جاتا۔ ناظرین جانتے ہین کہ مارکوس انڈیل بزدل نہ تھے۔ بلکہ نہایت

نازک اور انتہائی خطرے کے وقت بھی اُن سے پورا استقلال ظاہر ہوا کرتا تھا۔ اب مارکوس ہوشیار ہو چکے تھے اور اُنھوں نے کہا "آہین! میرے لائق دوستو! آپ نے اس وقت کیوں تکلیف کی؟ کیا دشمنوں نے قصر پہ حملہ کر دیا؟ اگر ایسا ہے تو چلیے ہم خود مسلح ہو کے چلیں ——"

انڈلف (سخت لہجہ مین) "نہین لارڈ صاحب۔ یہ بات نہین ہے۔ آپ ہی خود جانتے ہین کہ لڑائی ملتوی ہو گئی۔ اور جہان تک آپ کا تعلق ہے یہ عارضی معاہدہ ہرگز نہین ٹوٹ سکتا۔ مگر لارڈ صاحب۔ اُٹھیے اور کپڑے پہن لیجیے ——"

مارکوس "کیون؟ اور اس وقت آپ یہان کیون آئے ہین؟" مگر اس جواب کے ساتھ ہی مارکوس نے چارون طرف دیکھا اور اُنھین نظر آیا کہ مین نے ذرا سی بھی مخالفت کا ارادہ کیا تو ہر شخص اپنی تلوار کے قبضہ پہ ہاتھ ڈالنے کو تیار ہے۔

انڈلف "(پہلے سے زیادہ سخت اور تحکمانہ لہجے مین) "لارڈ صاحب مین کہتا ہون کہ اُٹھیے!"

ایتھ "(غضبناک آواز مین) "ہان جلدی اُٹھیے۔ اور دیر نہ کیجیے"

مارکوس "(متکبرانہ لہجے مین) "تو کیا مین یہ سمجھ لون کہ آپ لوگ اس وقت بُری نیت سے آئے ہین؟"

انڈلف "ہان۔ جو بات دس منٹ بعد خود ہی معلوم ہو جانے والی ہو اُس کے ظاہر کر دینے مین کوئی مضائقہ نہین!"

مارکوس "یہ کیا۔ دوستی کا معاہدہ توڑ ڈالا گیا! اور جو عہد آگ روشن کر کے آپس مین ہوا تھا اُس کا بھی کچھ لحاظ نہین! اور مہمان نوازی کا معاوضہ بھی ہے کہ ——"

ایتھ "لارڈ صاحب۔ بس چپ رہیے۔ آپ کی ان فضول باتون کا کوئی نتیجہ نہین۔ عہد شکنی اور بیوفائی کے متعلق ہم آپ کی دغا بازی کی تجویزون کو یاد دلاتے ہین۔ اور مہمان نوازی کے ساتھ ہی اپنی اُن پُر مکر و فریب باتون کو آپ ہی یاد کیجیے جو آپ نے ہمارے لیے سوچی ہین!"

مارکوس "آپ تو اشارہ دن مین باتین کرتے ہین"
اب مارکوس انڈل نے دل مین کہا۔ "معلوم ہوتا ہے کسی وجہ سے میک آلپین بھائیون کو میری طرف سے کچھ شبہ پیدا ہو گیا ہے۔ اور اُسی کا نتیجہ ہے کہ یہان آموجود ہوے ہین"

انڈلف "اجی لارڈ صاحب۔ مکر و فریب کا وقت نکل گیا۔ اب انتقام کا زمانہ آیا ہے!"

مارکوس "این انتقام!" اور ساتھ ہی یہ معلوم ہوا کہ اُن کا دل سردی کی وجہ سے کانپ گیا!

انڈلف "بیشک انتقام! لارڈ صاحب میری بیماری فقط بناوٹ کی تھی۔ مین اُس کمرے مین چھپ رہا تھا اور وہ سب باتین سُن لین جو آپ مین اور انگس ڈنٹن مین ہوئین!"

یہ سُن کر مارکوس انڈل کی زبان سے چند لفظ نکلے مگر وہ منہ کے باہر تک نہ آسکے۔ وہ گھبرا کے اپنی تکیہ پر چت گر پڑے اور خوفناک نظرون سے میک آلپین بھائیون پر ٹکٹکی باندھ دی جو قریب ہی کھڑے اپنی تیز انتقام گیر نظرون سے مارکوس کو گھور رہے تھے۔

افوہ! اس وقت مارکوس کے دل مین کیسے کیسے وحشتناک خیالات پیدا ہوے۔ اُنھین یاد آیا کہ مین نے انگس ڈنٹن سے باتین کرتے وقت اِن دونو بھائیون کو کس قدر بُرا کہا ہے۔ اور کیسی کیسی گالیان دی ہین۔ اب اُن کی سمجھ مین آگیا کہ کس بات کا انتقام لیا جاتا ہے! مگر فقط یہی باتین نہین تھین جو اس وقت فوری طور پر اُن کے دل مین آئین۔ وہ ہزارون تدبیرین سوچ رہے تھے کہ اب کس طرح اِن لوگون سے نجات مل سکتی ہے! دل مین کہا اپنے آدمیون کو مدد کے لیے پکارون؟ ساتھ ہی خیال آیا۔ نہین۔ میری آواز کوئی نہ سنے گا اور ایک لفظ بھی میری زبان سے نہ نکلنے پائے گا کہ میک آلپین کے فولادی ہاتھ میری مونھ پر ہون گے اور مین چیخ بھی نہ سکون گا۔ پھر کیا اپنے بستر سے اُٹھ کھڑا ہون۔ تلوار ہاتھ مین لے لون اور اپنی جان پر کھیل کے لڑتا ہوا مر جاؤن نہین

یہ بھی نہین ہو سکتا میرے پلنگ کے گرد مسلح سپاہی کھڑے ہین اور مخالفت کی نیت سے ذرا بھی حرکت کرونگا تو آٹھ جوڑے بھل والی تلوارین میان سے نکل پڑین گی۔ پھر کیا عذر خواہی خوشامد اور معذرت سے تیک آپ ہین کے جوش کو ٹھنڈا کردون؟ نہین۔ انھین میری اتنی دغابازیان معلوم ہو چکی ہین کہ اب ان کو کسی بات کا ہرگز یقین نہ آئے گا۔ اچھا اگر مین یہ تجویز کرون کہ ہم سب اسی وقت ہتھیار لے کے اُٹھ کھڑے ہون اور قصر سے نکل کے کنتھ پر دفعۃً حملہ کر دین۔ اور باوجود التوائے جنگ کے کنتھ کی شرطون کو چھوڑ کے اُس پر اس طرح اچانک حملہ کر دینے سے انھین اطمینان دلاؤن کہ اب مین آخر تک اپنے عہد پر قائم رہون گا۔ اور آپ کا ساتھ دونگا؟ مگر اس کا جواب بھی دل نے نفی کے سوا اور کچھ نہین دیا۔ اور کہا کہ اس تجویز سے تیک آپ ہین یہی خیال کرین گے کہ ہمین دشمنون کے ہاتھ مین پھنسا دینے کے لیے یہ ترکیب سوچی گئی ہے تاکہ لڑائی شروع ہوتے ہی مین کنتھ سے مل جاؤن۔ اور ساری آفت تیک آپ ہین پر آئے بعرض یہ بھی ٹھیک نہین۔ خلاصہ یہ کہ کوئی تدبیر بنائے نہ بنتی تھی۔ اور نہ کوئی بات ذہن مین آتی تھی!

ناظرین خود ہی اندازہ کرین کہ آرکوس النڈیل کی اس وقت کیا حالت ہو گی۔ ایک منٹ سے بھی کم مین بہت سے متضاد خیالات اور مختلف تجویزین اُن کے دل مین آئین۔ مگر ہر خیال کے ذہن مین آتے ہی یہ معلوم ہوتا کہ جیسے کسی نے ایک کاری تیر دماغ مین پیوست کر دیا۔ اب پھر انڈلف نے سختی کے ساتھ کہا "اُٹھیے۔ کپڑے پہنیے اور ہمارے ساتھ چلیے!" اگرچہ انڈلف کی آواز نہ تھی۔ آرکوس النڈیل کو یہ محسوس ہوا کہ کسی نے زور سے میرے کانون پر کلہاڑی ماری ہے!

آخر آرکوس نے دل مین کہا "ہمارے ساتھ چلو!" اس کے کیا معنے؟ اگر یہ مجھے قتل کرنا چاہتے ہین تو اسی مقام پر یون نہین مار ڈالتے؟ ——نہین نہین—— ایسا نہین ہو سکتا—— یہ میرا بیہودہ خیال ہے—— یہ نہین ہو سکتا یہ اگر انھین اسی کمرے مین مجھے قتل کرنا ہے تو کپڑے پہننے کو کیون کہتے؟ اسی پلنگ پر میری زندگی کا خاتمہ کر دیتے! یہ تو کہتے ہین کہ اٹھو اور ہمارے

ساتھ چلو! کہاں؟ —— نہیں نہیں۔ یہ خیال میرے سامنے سے دور ہو!
نہیں یہ غیر ممکن ہے —— اس طرح مرنا! اور اس حالت میں جان دینا!۔
نہیں نہیں یہ کبھی نہیں ہو سکتا —— مگر ایک خوفناک پُراسرار آواز اُن کے دل
میں کہتی ہے کہ "تمہارا خیال ٹھیک ہے! اور تمہاری قسمت کا فیصلہ اسی طرح ہونا
ہے"۔ بدنصیب بدقسمت مارکوس النڈیل! افسوس۔ بے یار و مددگار۔ خانمان برباد۔
اور فاقہ کش بھیک مانگنے والا بھی اس وقت تم سے بدرجہا اچھا ہے! اور تمہیں
اُس کی حالت پر اس وقت حسد آتا ہوگا!

پھر مارکوس کے کانوں نے تحکمانہ شان سے وہی گستاخانہ الفاظ سُنے
کہ "اُٹھیے اور کپڑے پہنیے!" میں انکار کیوں نہ کروں! نہیں۔ یہ بات میرے شایان نہیں۔
اس سے قاتلوں کو میرے ساتھ زبردستی کرنے پر مجبور ہونا پڑے گا۔ اور اُن کے
سخت ہاتھ میرے جسم میں لگیں گے۔ افسوس میرے جسم میں! جو اسکاٹ لینڈ کا
کا ایک بہت بڑا سردار ہوں!

اگر مجھے مرنا ہی ہے اور واقعی میرا آخری وقت قریب آگیا ہے تو بہادری
کے ساتھ کیوں نہ جان دوں۔ اور اُسی طرح کیوں نہ مقابلہ کروں جس طرح اکثر میدان
جنگ میں اپنی جان کو خطرے میں ڈال چکا ہوں؟ یہ خیال کر کے مارکوس النڈیل
نہایت آہستگی کے ساتھ بچھونے سے اُٹھے۔ لیکن کپڑے پہننے میں معلوم ہوا کہ اُن کے
ہاتھ کانپ رہے ہیں۔ اور پاؤں میں بھی لرزہ ہے! مگر یہ سردی کی وجہ سے نہ
تھا۔ کیونکہ یہ گرمیوں کا موسم تھا۔ اور آج کی رات تو غیر معمولی طور پر گرم تھی۔
یہ فقط وہ خیال تھا۔ آہ وہ خوفناک خیال —— کہ میری موت کس طرح
واقع ہوگی! لہذا یہ ذلیل و خوار کرنے والا خیال تھا جس سے اُن کے ہاتھ
پاؤں کانپنے لگے!

انڈلف۔ (حقارت کے لہجے میں) "لارڈ صاحب آپ کا تو ہاتھ کانپتا ہے!"
مارکوس نے اِس کا کچھ جواب نہیں دیا۔ مگر اُس پر ایک نفرت و حقارت
کی نظر ڈالی۔

اب اس کے بعد وہ جلد جلد کپڑے پہننے لگے۔ اُن کے ہاتھ کانپ

رہے تھے بلکہ دانت بھی بھینچے جاتے تھے۔ مگر صورت سے عزم واستقلال ظاہر ہوئے جاتا تھا۔ جب مارکوس کپڑے پہن چکے تو آنڈلف نے اپنے ساتھیوں کو کچھ اشارہ کیا۔ اور اُنھوں نے فوراً ایک کپڑے سے جو وہاں پڑا تھا اُن کی دونوں کلائیاں ملا کے باندھ دین۔ یہ دیکھ کے مارکوس نے کہا "اس ذلت سے تو مجھے معاف رکھو!" مگر آیتھ نے فوراً چڑھائے گئے لہجے مین جواب دیا "اگر آپ کا زور چل جاتا تو آپ بھی ہمارے لیے کوئی بات دریغ نہ رکھتے"

اس جواب پر مارکوس خاموش ہو رہے۔ اب آنڈلف نے پھر ایک اشارہ کیا۔ ساتھ ہی کپڑے کی ایک پٹی لپیٹ کے مارکوس الندیل کے مونہہ مین ٹھونس دی گئی۔ یہ دوسری ذلت تھی۔ مگر مارکوس نے اس کو اسی طرح گوارا کر لیا کہ گویا انھین اس پر کسی قسم کی شرم اور غیرت نہین معلوم ہوئی۔ مگر اُن کے دل مین ایک سخت ترین تکلیف موجود تھی اور اُنھین معلوم ہوتا کہ اسی وقت سے مجھ پر دوزخ کا عذاب شروع ہو گیا ہے!

اب یہ جلوس آہستگی کے ساتھ کمرے کے باہر نکلا۔ یہ ایک ماتمی جلوس تھا جو سنسان اور ویران برآمدے پر سے گزر رہا تھا۔ فقط ایک چراغ کی دھندلی روشنی جسے اب ایک تیک آپین سپاہی اپنے ہاتھ مین لیے تھا اس منظر کو نمایان کر رہی تھی۔ مارکوس الندیل کے داہنے جانب آنڈلف تھے اور بائین جانب آیتھ۔ دونون نے اپنی تلوارین میان سے نکال لی تھین کہ اگر ذرا بھی مدافعت کا ارادہ کیا جائے تو فوراً کاٹ کے ٹکڑے ٹکڑے کر دین۔ مگر یہ بات غیر ممکن تھی۔ کیونکہ مارکوس کے دونون ہاتھ بندھے ہوے تھے اور اُسی بندش کو اُن کے جسم کے گرد بھی لپیٹ کے ایک گرہ دے دی گئی تھی تاکہ وہ اپنے ہاتھون کو جنبش بھی نہ دے سکین۔ اس کے علاوہ اُن کا مونہہ بھی بند تھا۔ اور اس ذلیل حالت مین وہ اپنی قسمت کا فیصلہ دیکھنے کو جا رہے تھے۔ یہ وہی بہادر مارکوس الندیل ہین جنھون نے اکثر میدان جنگ مین فوجون کی سپہ سالاری کی ہے!

آہ! کیا یہ نہین ممکن کہ وہ اپنے کو ان بدمعاشون کے ہاتھ سے چھڑا لین

یا اپنے سر کو کسی ستون سے ٹکرا کے جان دے دین۔ یا یہ کرین کہ برآمدے سے اپنے آپ کو سر کے بل نیچے کے بڑے کمرے مین گرا دین۔ ان دونون حالتون مین جو موت نصیب ہو گی وہ اُس صورت سے بہرحال اچھی ہو گی جس کے لیے وہ جا رہے ہین! مگر نہین۔ یہ غیر ممکن ہے۔ اُن کا داہنا بازو آنڈلف کے آہنی پنجے مین ہے۔ اور بایان اُس سے کسی قدر کمزور راتھم کے قبضے مین اس کے علاوہ دونون جانب دو تلوارین بھی چمک رہی ہین۔ جو ہر وقت یہ بات اُن کے ذہن نشین رکھتی ہین کہ مین نے دشمنون کا مقصد پورا ہونے مین اگر ذرا بھی مزاحمت کی تو یہ لوگ فوراً اسی جگہ مجھے کاٹ کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالین گے۔

آہ! پھر ہی کیون نہ کرون کہ اسی جگہ مدافعت کرون اور اُنھین اسلحہ کے ذریعہ سے موت حاصل کرون۔ بہ نسبت اُس دوسری طرح جان دینے کے کیا یہ بہتر نہ ہو گا کہ یہیں آہین کی تلوارین میرا خاتمہ کر دین! نہین۔ اگر اس بات کا اطمینان ہوتا کہ یہ تلوارین اس جگہ میری زندگی کا خاتمہ کر دین گی تو کوئی مضائقہ نہ تھا۔ مگر زیادہ قرین قیاس یہ ہے کہ مین سخت زخمی ہو کے گرون گا اور اُس حالت مین یہ لوگ مجھے اُس جگہ تک کھینچ لے جائین گے جو میری قسمت مین لکھی ہے!

آرکوس کے دل مین اس وقت یہ سب خیالات پیدا ہو رہے تھے۔ مگر آہ! سب کس قدر تکلیف دہ تھے۔ افسوس انھین خیالات کے ساتھ آرکوس انڈلی آگے بڑھتے چلے جاتے تھے۔

اب یہ مختصر جلوس زینے کے قریب پہونچا اور قصر کی چھت پر چڑھنے لگا۔ پتھر کے زینے پر نو آدمیون کے چلنے کی چاپ اور اُس کے گونجنے کی آواز اگرچہ کسی سونے والے کے جگا دینے کو کافی ہو سکتی ہے مگر اس وقت نہین معلوم کیا ہو گیا کہ کوئی خادم کوئی شخص یا کوئی سپاہی نہ جاگا۔ سب پڑے سویا کیے۔ نہ کوئی دروازہ کھلا۔ اور نہ کسی نے اُس کی درز مین سے جھانک کے دیکھا کہ کیا ہو رہا ہے! ہر شخص بے خبر اور بے ہوش پڑا سو رہا تھا۔ خداوندا! کیا یہ ممکن ہے کہ لوگ پڑے غافل سوتے رہین اور اُنھین مین کا ایک انسان اُنھین کے کمرون کے دروازے کے پاس سے اس طرح جان دینے کے لیے لے جایا جائے!

اب یہ ماتمی جلوس سب سے اونچے زینے پہ پہونچ گیا - یہ زینہ گھومتا ہوا اوپر گیا تھا - کیونکہ ایک برج مین بنایا گیا تھا اور یہ دروازہ چھت پر نکال دیا گیا تھا - ہوا کے ایک جھونکے نے دفعتہً چراغ گل کر دیا لہذا جب یہ قیدی اور اُس کے ہمراہی چھت پر پہونچے تو بالکل اندھیرا تھا - لیکن اِس تاریکی مین بھی کوئی ایسی شے تھی جو اُس سے زیادہ کالی تھی! جو اُنھین اپنے سر دن پر نظر آ رہی تھی!

اب اِس وقت البتہ مارکوس اللنڈلی کے ہوش رخصت ہو گئے - بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ جاگنے کے بعد سے اِس وقت تک اُنھون نے جس ہمت و استقلال سے کام لیا تھا اب وہ اُن کے دلی جذبات پر غالب نہ آ سکا - بلکہ اصلی جذبات ظاہر ہونے لگے - اور یہ حالت تدریجاً نہین ہوئی بلکہ معلوم ہوا کہ دفعتہً اُن کی حالت مین ایک فوری تغیر پیدا ہو گیا ہے - سارے جسم سے سرد پسینہ نکلنے لگا - اور وہ اُس کی تکلیف مین غرق ہو گئے - اُن کے پاؤن کانپ رہے تھے اور یہ معلوم ہوتا کہ اب وہ اپنے پاؤن پر کھڑے بھی نہین رہ سکتے - سینے مین ایک سخت درد پیدا ہوا اور دل اتنی زور زور سے سینہ کے اندر دھڑکنے لگا کہ معلوم ہوتا پسلیون کے اندر کوئی ہتھوڑیان مار رہا ہے - سارے جسم کے رونگٹے کھڑے ہو گئے - اور اِس تاریکی مین بھی اُن کی آنکھین خوفناک وحشت کے ساتھ چمکنے لگین -

مگر اس حسرت ناک حالت مین وہ زیادہ دیر تک نہین رہ سکے بہت جلد موت کا سامان ہو گیا - اور جس وقت رسی کا پھندہ اُن کی گردن مین ڈالا گیا - وہ چمڑا جو لیبیٹ کے ٹھونس دیا گیا تھا منہ سے نکل کے گر پڑا قوت گویائی کے حاصل ہوتے ہی اُنھین امید کی ایک جھلک اپنے دل مین نظر آئی گھبرائی ہوئی آواز اور ٹوٹے پھوٹے الفاظ مین اُس بد نصیب شخص نے چلا کے کہا "ہائے! مجھے چھوڑ دو! خدا کے لیے چھوڑ دو! مین مرنے کے لیے تیار نہین ہون!"

"ندھ لف! ہمارے ہاتھون تمھین کسی رحم و ترس کی امید نہ رکھنی چاہیے"

اُٹھو! بیشک - ہم تمھارے ساتھ کوئی رعایت نہیں کر سکتے - خدا سے تمھین جو کچھ
دعا مین مانگنی ہو اُن مانگ لو - کیونکہ تمھاری زندگی کا فقط ایک منٹ باقی ہے!

یہ سنتے ہی بارکوس گھٹنو کے بل کھڑے ہو گئے - گو سر سے پاؤن تک کانپ
رہے تھے - اور کوشش کرنے لگے کہ چند دعائین جو یاد تھین پڑھین - مگر زبان
نے یاری نہ دی! انگیبر کے اوپر دیکھتے تھے - آسمان بالکل تاریک تھا اور اُنھین
نظر آیا کہ قسمت میری تاریکی ہے اور عنقریب میری روح دوسرے عالم مین
پہونچنے کو ہے - مگر نہیں وہ عالم بھی میری ناپاک روح کو اپنے حدود مین نہ
آنے دے گا! اُن کے دل مین یہی خیالات پیدا ہو رہے تھے - اور اُن کی
زبان یا دل سے کوئی دعا نہین نکلتی تھی - افسوس اُنھین اس کا بھی خیال نہ تھا
کہ اپنی زندگی کے اس آخری لمحہ مین خدا کی درگاہ مین عاجزی کے ساتھ توبہ
کرین یا نہین وہ سمجھتے تھے کہ مین اتنا بڑا گنہگار ہون کہ میری توبہ بھی نہ قبول
ہو گی!

اب اُنھون نے کوشش کی کہ میک آلپین کے آگے عاجزی کرین مگر ایک لفظ
اُن کے مُنھ سے نہ نکل سکا! اور یہ معلوم ہوا کہ مُنھ اور حلق مین راکھ بھری ہوئی
ہے!

منٹ پورا ہو گیا! انڈلف کے مونھ سے ایک لفظ کسی بات کے حکم کے
لیے نکلا اور ایک لمحہ بھی نہین گزرنے پایا تھا کہ ——

مشرقی پہاڑیون سے صبح کی روشنی نمودار ہوئی اور دن اپنی پوری
شان وشوکت کے ساتھ نکل آیا - دنیا مین پھر روشنی اور چہل پہل پیدا ہوئی - خوشنما
مشرقی آسمان کا عکس کیلی ڈونیا کی صاف اور شفاف جھیلون اور درختون کی
ٹہنیون پر مع شبنم کے قطرے مین نظر آنے لگا - مگر آئین! یہ کیا! قصر انڈل کے سب سے
اونچے بُرج کے اوپر یہ کون منحوس شے نظر آ رہی ہے! جو طلوع ہونے والے
آفتاب کی کرنون کو سب سے پہلے اپنی طرف کھینچ رہی ہے!

آہ! اس پھانسی کے متعلق جو عہد کیا گیا تھا وہ پورا ہوا! پھانسی

نے اپنے شکار کو قبول کر لیا! اور دیکھو! یہ وہی شخص ہے جس نے قسم کھائی تھی!
خود نارکوس اینڈیل کی پہچان لاش اس خوفناک طریقے سے اُس سیاہ دھنی
مین لٹک رہی ہے جو دو لمبی اور کھڑی دھنیون کے اوپر قائم ہے!

چورانوے وان باب

کنتھ اپنے گھر مین

صبح ہوتے ہی جب قصر اینڈیل مین سب سے پیشتر جاگنے والون کو یہ
خوفناک منظر نظر آیا اور معلوم ہوا کہ افسوس ناک سانحہ کا کون شخص شکار ہوا
ہے تو ساری عمارت کے اندر گھبراہٹ اور پریشانی کی کوئی انتہا نہ تھی۔ بعض
لوگ دوڑے کہ اینگس وٹن کو خبر کرین اور چند اسی غرض سے اُن کمرون
مین آئے جن مین اڈلف اور آتیھ ٹھہرے ہوے تھے۔ چند لوگ قصر کی چھت
کے اوپر چڑھ گئے تاکہ نارکوس کی لاش کو پھانسی پر سے اُتارین۔ بوڑھے
داروغہ سے جب یہ واقعہ بیان کیا گیا تو اُس نے نہایت ہی خوف و یاس
کے ساتھ سُنا۔ تقریباً ایک منٹ حیرت و استعجاب سے سکتہ کے عالم مین رہا۔
پھر دفعتاً ایسی وحشتناک آوازون سے چیخنے اور چلانے لگا کہ جن لوگون
نے اُس کی آواز سنی خوف زدہ ہو گئے۔ اور مرتے دم تک وہ آوازین
ہر وقت اُن کے کان مین گونجا کرتی تھین۔ پھر اینگس وٹن بیہوش ہو کے
اپنے پلنگ پر گر پڑا اور اُس کی بے حسی کی حالت دیکھ کر یہ خیال کیا گیا
کہ دم نکل گیا ہے۔

اتنی دیر مین اور خبرین بھی قصر اینڈیل کے اندر مشہور ہونے
لگین۔ سُنا گیا کہ صبح سویرے جبکہ بالکل اندھیرا تھا سر اڈلف اور لیڈی آتیھ
ٹینک آپلین نے قصر کے بوڑھے دربان کو جگایا اور اُس سے کہا "پھاٹک
کھولو۔ ہم باہر جانا چاہتے ہین"۔ قصر کے اندر اُن کے حکم کی فوراً تعمیل
کرنے اور نارکوس اینڈیل کے برابر وقعت کرنے کا عام حکم دے دیا گیا

تھا لہذا دربان نے بلاکسی پس وپیش کے پھاٹک کھول دیا اور وہ مع اپنے چھ ہمراہیون کے گھوڑون پر سوار ہوے جنھین وہ قصر کے اصطبل سے تیار کرلائے تھے اور باہر نکل کے چلے گئے۔ اس وقت دربان کے دل مین قدرتی طور پر یہ خیال پیدا ہوا کہ غالباً یہ لوگ اسی لڑائی کے متعلق کسی خفیہ ضرورت سے جاتے ہین لہذا اُنھین باہر کرکے اُس نے پھاٹک بند کر لیا۔ اور بچھونے پر آکے لیٹ رہا۔ اس کے بعد جب آنکھ کھلی تو روز روشن تھا۔ حوائج ضروری کے لیے اپنی کوٹھری سے باہر نکلا تو قصر کی چھت کے اوپر اس خوفناک منظر کو دیکھا۔

میک آلپین بھائی یون کہ نکل گئے تھے۔ اس لیے جو لوگ اُن کے کمرون مین اُنھین تلاش کرنے کو گئے تھے مایوس واپس آئے۔ اور دربان کے بیان سے معلوم ہوگیا کہ اُن کی عدم موجودگی کیا وجہ ہے لیکن اس بات کے ثبوت مین کہ مارکوس کو اُنھین نے پھانسی پر لٹکایا اگر کسی شہادت کی کمی تھی تو وہ اُس پہرے والے سپاہی کے بیان سے پوری ہوگئی جس نے اُنھین رات کے ایک بجے قصر سے نکل کے بیرونی عمارت مین آتے اور پھر اپنے چھ ہمراہیون کے ساتھ قصر مین واپس جاتے دیکھا تھا۔ اب اس مین مطلق شبہہ نہین رہا کہ انڈلف اور راتھ نے ہی مارکوس کو قتل کیا اب ہم اس بات کا اندازہ کرنا چاہتے ہین کہ آیا اس سانحہ سے قصر کے اندر والون کو زیادہ صدمہ ہوا۔ نہین! بالکل نہین! سوا اینگس ونٹن کے ایک شخص بھی ایسا نہ تھا جسے مارکوس کے ساتھ محبت ہو۔ اُن کی رعایا اور خدمتگار فقط اس وجہ سے اُن کی تعمیل کرتے تھے کہ وہ اُن کے آقا اور مالک تھے۔ اور اگر مارکوس کے سوا کوئی اور ہوتا اس کو بھی اسی طرح مانتے۔ مگر اُنھین دلی محبت بالکل نہ تھی۔ یہی وجہ تھی کہ مارکوس البنڈیل کے لوگون نے نہ تو اُن میک آلپین سپاہیون سے جو قصر مین رہ گئے تھے کسی قسم کی بازپرس کی اور نہ اُن سے اس عظیم الشان واقعہ کا انتقام لینا چاہا۔ بلکہ قصر مین بعض ایسے لوگ بھی تھے جنھین ایسے سخت گیر آقا کے پنجہ سے نجات ملنے پر درحقیقت خوشی ہوئی

جو مدتوں تک اُنھیں بوڑھے داروغہ کے ظلم برداشت کرنے کے لیے چھوڑ جایا کرتا تھا۔ اور جب کبھی خود اپنے علاقہ میں آتا تو اُس سے زیادہ سخت بے رحمی کے ساتھ حکومت کرتا۔ غرض اس واقعہ سے خواہ کیسے ہی خیالات لوگوں میں پیدا ہوئے ہوں مگر ایک یہ عام اثر ضرور تھا کہ سارے قصر میں گھبراہٹ اور بے چینی پیدا ہو گئی۔ پھر اُس وقت تو کسی کے ہوش و حواس درست نہ تھے جب طلوع آفتاب کے دو گھنٹے بعد یہ سُنا گیا کہ گنتھ کی فوجیں عنقریب قصر کے اندر داخل ہونے والی ہیں۔

اس کی وجہ یہ ہوئی کہ جیسے ہی آفتاب کی کرنیں مشرقی پہاڑیوں سے نمودار ہوئیں اُن سپاہیوں کو جو گنتھ کی فوج کے گرد پہرہ دے رہے تھے یہ دیکھ کے انتہائی حیرت ہوئی کہ قصر انڈیل کی چھت کے اوپر کوئی چیز جو انسانی جسم کی سی نظر آتی ہے پھانسی پر لٹک رہی ہے۔ اُنھوں نے فوری طور پر کسی کو خبر نہیں کی بلکہ اس کا انتظار کرنے لگے کہ چند منٹ میں صبح کی روشنی زیادہ صاف ہو جائے اور ہم اپنے شبہات کی نسبت اطمینان کر لیں تو لوگوں سے کہیں۔ پھر جب اُنھیں کسی قسم کا شک و شبہہ نہ رہا اور پورا یقین ہو گیا کہ کسی آدمی کی لاش ہی پھانسی پر لٹک رہی ہے تو اُنھوں نے یہ خبر بیان کی جو فوراً سارے لشکر میں مشہور ہو گئی۔ سوتے ہوئے سپاہیوں کو اُن کے ہمراہیوں نے جگا دیا کہ اس افسوس ناک منظر کو دیکھیں۔ دور سے اس بات کا پتہ لگانا غیر ممکن تھا کہ کس کی لاش پھانسی پر لٹک رہی ہے۔ لہذا بعض منچلے سپاہی جرأت کر کے قصر کی فصیل تک بڑھتے چلے گئے تاکہ قریب سے دیکھ کے اس کا پتہ لگائیں۔ قصر کے بعض سپاہی فصیل کے اوپر آئے اور اُن سے باتیں کرنے لگے۔ اُن سے اُن کو معلوم ہوا کہ خود مارکوس انڈیل کی لاش پھانسی پر لٹک رہی ہے۔ اور ہیکٹر اُلبین بھائی اُس کارروائی کے بعد رات ہی کو کسی طرف نکل گئے۔

فوراً یہ خبریں گنتھ کو پہونچائی گئیں۔ وہ سویرے اُٹھ چکا تھا اور یہ بات اُسے پہلے ہی معلوم ہو چکی تھی کہ قصر انڈیل کے اوپر کسی کی

لاش پھانسی پر لٹک رہی ہے۔ پھر جب وہ سب خبرین جو باہر والون کو معلوم ہوئی تھین اُسے پہونچائی گئین تو اُس کی عجیب حالت ہوئی۔ بیشک اُن لوگون کو جو اُس وقت خیمے مین اُس کے پاس کھڑے تھے اُس کی حالت دیکھ کے بہت تعجب ہوگا۔ کنتھ اُس وقت کیمپ مین رہا تھا۔ جیسے ہی اُس نے یہ خبر سُنی ایسا ہوا کہ جیسے وہ دفعۃً بیمار ہو گیا ہے۔ وہ پیچھے ہٹا اور معلوم ہوا کہ اُسے غش آیا جاتا ہے۔ پھر اُس نے پانی مانگا اور ایک بڑا گلاس لے کر سارا گلاس ایک ہی گھونٹ مین حلق سے اتار گیا۔ پھر جس قدر جلد ممکن ہو سکا اپنے ہوش و حواس درست کر کے افسوسناک لہجہ مین بولا "مین یہ نہین چاہتا تھا۔ آہ! خدا گواہ ہے کہ میری ہرگز یہ خواہش نہ تھی۔ مین تو یہ چاہتا تھا کہ وہ زندہ رہتے تاکہ اپنے گذشتہ گناہون پر پچھتانے اور توبہ کرنے کا موقع ملتا!"

اس کے بعد کنتھ نے خادمون کو ہٹ جانے کا حکم دیا۔ اور تنہائی مین بیٹھ کے دیر تک اپنے خیالات مین غرق رہا۔ زیادہ دیر نہین ہونے پائی تھی کہ وفادار اور بہادر جافرے اچانک آ گیا۔ اور وہ اپنے خیالات سے دفعۃً چونک پڑا۔ جافرے تیزی کے ساتھ خیمے مین داخل ہوا اور کنتھ کے قدمون پر گر کے کہا۔ "میرے آقا۔ مین سب سے پہلے آپ کو مبارکباد دیتا ہون کیونکہ آج ہی آپ اپنا اصلی نام اختیار کرین گے!"

کنتھ نے نوجوان جافرے کا ہاتھ شوق سے پکڑ لیا۔ اُس کو محبت کے ساتھ دبا کے جواب دیا "آہ! یہ راز تم کو کیسے معلوم ہوا؟"

جافرے نے "حضور۔ لارڈ۔ آپ کے وفادار ڈرماٹ نے یہ راز میرے کان مین کہہ دیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اُسے چند روز قبل معلوم ہو گیا تھا۔ اور اب وہ کہتا ہے کہ اس کے چھپانے کی کوئی ضرورت بھی نہین ہے۔ او لارڈ صاحب! (کنتھ کے ہاتھ کو بوسہ دے کے) "وہ سب پُر اسرار اور عجیب و غریب باتین جو اس قصر کے اندر پیش آیا کرتی تھین اُن کی وجہ اب میری سمجھ مین آ گئی ——"

اتنے مین ڈرماٹ بھی دفعۃً خیمے مین داخل ہوا۔ وہ بھی اسی طرح کنتھ کو مبارکباد دینے آیا تھا کہ اب ہمارے نوجوان بہادر کو بغیر کسی جھگڑے

اور فساد کے اُس کے سارے حقوق خود بخود حاصل ہو گئے۔
شریف کنتھ نے ڈرمانٹ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا "مگر جو کچھ ہو میرے لیے ایک حد تک یہ رنج و افسوس کا وقت ہے۔ کیونکہ میرا ایک نہایت قریبی عزیز ایسے افسوس ناک طریقے پر دنیا سے گیا"۔
اب اعلیٰ حاکم عدالت۔ لارڈ مور۔ اور گلبرٹ جو ایڈنبرا سے کنتھ کے ساتھ آئے تھے اِس خیمے مین داخل ہوے۔ اور ہمارے نوجوان بہادر کو مبارکباد دینے لگے کہ اُس نے اپنا حق حاصل کر لیا۔ اور کہا "اب آپ کسی قسم کا تامل نہ کرین اور فوراً اپنا اصلی حال ظاہر کر دین" لیکن کنتھ کا ایک اور مہربان دوست ابھی آنے کو باقی تھا۔ سب کے بعد وہ نظر آیا۔ یہ مقدس پادری آگنے ٹمس تھا جیسے ہی وہ خیمے مین داخل ہوا کنتھ اُس کے استقبال کو اُٹھ کھڑا ہوا۔ اور اپنا ایک گھٹنہ ٹیک کے اُس کے آگے فرش پر کھڑا ہو گیا۔
اس مقدس بزرگ نے فوراً اپنا ہاتھ کنتھ کے سر پر رکھا اور کہا "بیشک۔ شریف نوجوان مین تمھارے لیے خیر و برکت کی دعا کرتا ہون۔ بیشک تمھارے ظاہر اور باطن دونون پاک ہین۔ سارے اسکاٹ لینڈ مین تم ہر دل عزیز ہو۔ اور تمھارے دوستون کو تمھارے ساتھ خاص عقیدت ہے کنتھ۔ بیشک مین تمھارے لیے دعا کرونگا کیونکہ تم نے اپنے وطن کو بچا لیا۔ اور یہ عزت اللہ تعالیٰ نے تمھاری قسمت مین لکھ دی تھی کہ جنوبی دشمنون کے عظیم الشان حملہ کو اس طرح رد کر کے اُنھین اپنے ملک کے حدود سے باہر نکال دو گے۔ اور اب مین تم سے کہتا ہون کہ اُٹھو اور اپنے وفادار دوستون کی زبانون سے مبارکباد کے الفاظ قبول کرو۔ اب تم گمنام اور مجہول النسب کنتھ نہین ہو! بلکہ اسکاٹ لینڈ کے ایک بہت بڑے سردار اور امیر ہو! مجھے یہ یاد کر کے بڑی خوشی ہو گی کہ آخر عمر مین مجھے اس کا موقع ملا کہ تم کو سب سے پہلے تمھارے اصلی نام اور خطاب لارڈ مارکوس النڈیل سے یاد کرون!"
کنتھ اُٹھا۔ اُس کی آنکھون سے مسرت اور شکریے کے آنسو

جاری تھے۔ اور مقدس پادری سے بغل گیر ہوا۔ ہر شخص پر جو اس وقت خیمے مین موجود تھا اس منظر کا بڑا اثر ہوا۔ سب کی آنکھین آنسوؤن سے تر تھین۔ بیشک سخت دل حاکم عدالت اور خونخوار سپاہی بھی اس سے متاثر ہوے بغیر نہ رہ سکے۔

مگر ہم اس منظر کو زیادہ دیر تک نہ بیان کرین گے۔ مختصر طور پر اتنا بتائے دیتے ہین کہ فوراً یہ خبر سارے لشکر مین مشہور ہوگئی کہ ہر دل عزیز کنتھ نے وہی جس کے معمولی نام کنتھ نے اسکاٹ لینڈ کے بہادر سپاہیون مین اس قدر وقعت حاصل کرلی تھی دفعتہً لارڈ کا رتبہ حاصل کرلیا جس کا وہ مستحق تھا۔ کیونکہ بُرا نے مقتول مارکوس النڈیل اور اُن کی بی بی کا بیٹا یہی کنتھ تھا۔ اور وہی مقتول مارکوس اپنی جائداد کے حقیقی وارث تھے۔ اس طرح اُن مارکوس کی جان نکلنے کے فقط چند گھنٹون کے بعد جنھون نے زبردستی اس جائداد پر قبضہ کرلیا تھا ایک جائز وارث نے اس معزز خطاب کو حاصل کرلیا اور کنتھ جس نے اپنے اعلی کارنامون سے دائمی شہرت حاصل کرلی تھی اُس کی نسبت ثابت ہوگیا کہ اسکاٹ لینڈ کا نہایت معزز اور شریف خون اُس کی رگون مین دوڑ رہا ہے۔ یہ معلوم کرکے فوج کے سپاہیون مین جو جوش و خروش پیدا ہوا ناقابل بیان ہے۔ اور اس وقت اِس خبر نے کہ ہمارا نوجوان سپہ سالار اپنے چچا کے افسوس ناک انتقال کی وجہ سے اتنے بڑے رتبہ اور جائداد کا مالک ہوگیا جو اصل مین اُسی کی تھی۔ سپاہیون پر یہ اثر کیا کہ اگر اِن کی دس گنی فوج بھی اُن کے مقابلے پر آجاتی تو اُس کو اس طرح اپنے سامنے سے ہٹا کے منتشر کردیتے جیسے ہوا بھوسے کو اُڑا لے جاتی ہے۔

اب کنتھ نے زیادہ دیر نہین کی۔ اُس نے اپنے دوستون اور فوج کے زیادہ حصہ کو اپنے ساتھ لیا اور قصر کی جانب روانہ ہوگیا۔ وہ ایک تیز رو چست و چالاک گھوڑے پر سوار تھا جو کلیلین کرتا جاتا تھا۔ موجودہ واقعات نے اُس کے دل مین ایک جوش پیدا کردیا تھا اور اس کی وجہ سے اُس کا چہرہ چمکنے لگا تھا۔ اُس کے داہنے جانب حاکم عدالت اپنا گھوڑا ملا۔

اندر والے میدان کے درمیان مین اپنے گھوڑے کو روک لیا۔ اور باضابطہ طریقہ پر اعلان کیا کہ یہ نوجوان جس کو اس وقت سب لوگ تعجب کی نظرون سے دیکھ رہے ہین یہی النڈیل کی جائداد کا جائز وارث ہے۔ لوگون کو یہ سُن کر ایسی حیرت ہوئی کہ تقریباً ایک منٹ تک سب پر سکتہ کا عالم طاری رہا۔ پھر دفعتہً اُن کے خیالات مین ایک تغیر عظیم واقع ہوا۔ النڈیل کی رعایا نے زور و شور سے ایک نعرۂ مسرت بلند کیا اور اُس کے گرد ہجوم کرنے لگے۔ تاکہ فرداً فرداً اُس کے آنے پر خوشی ظاہر کرین۔ اور اطمینان دلائین کہ ہم آپ کے وفادار اور تابعدار ہین۔ آہ! اس وقت ہمارے نوجوان بہادر کے دل مین کیسے خیالات موجزن تھے! اُسے یاد آیا کہ جب مین سب سے پہلے اس قصر مین داخل ہوا ہون تو اُس وقت دوسرے شخص کی فیاضی پر زندگی بسر کر رہا تھا اور گمنام اور لامعلوم نوجوان تھا۔ بلکہ اُس وقت میری زندگی مشکوک اور غلط حالت مین بسر ہو رہی تھی۔ اُس کے بعد میری ذلت و رسوائی کا سلسلہ شروع ہوا جس مین میری جان کے لیے بھی بہت سے خطرے پیش آئے۔ اور یہ باتین فقط اس لیے تھین کہ مین نے اپنے محسن کی بیٹی کے ساتھ محبت کرنے کی جرأت کی تھی! یہ سب خیالات اُس وقت اُس کے دل مین آئے اور جب اُس نے اپنی اُس وقت کی حالت کا موجودہ حالت سے موازنہ کیا تو اُس کی آنکھون سے آنسو جاری ہو گئے۔ اور وہی نوجوان جو ایسی بہادری کے ساتھ لڑائیون مین شریک ہوا تھا اور جان کی پروا نہ کرکے اُس نے ایسے حیرت انگیز کارنامے دکھائے کہ اُس کا نام زمانہ کے بہترین جنگجو بہادرون مین لکھ گیا تھا اس وقت اپنے گزشتہ حالات یاد کرکے رونے لگا۔ مگر شریف طبیعتون کا ہمیشہ یہی حال ہوا کرتا ہے اور وہ شخص جو اس بات کا دعویٰ کرتا ہو کہ مین نے اپنے بچپن کے بعد سے اس وقت تک کسی حالت مین اپنی آنکھون سے ایک آنسو بھی نہین نکالا ہے اُس مین شریفانہ جذبات ہرگز نہ موجود ہون گے اور اس قابل نہ ہو گا کہ کسی کا معتبر دوست۔ وفادار عاشق۔ محبت والا شوہر یا مہربان باپ بنے۔

اس وقت تک اسکاٹ لینڈ کی رعایا نے اپنے کسی سردار کا اس جوش وخروش سے استقبال نہین کیا تھا کنتھ اُن کے نعرہ ہاے مسرت کے ساتھ اپنے گھوڑے سے اترا اور حاکم عدالت فادر اگنے ٹیس اور دیگر دوستون کو ساتھ لے کر قصر کی بیرونی عمارت مین داخل ہوا۔ جب دروازے کے بڑے کمرے مین سے گذرا تو کوئی چیز ایسی نہ تھی جسے دیکھ کے اُس کا دل بیتاب نہ ہو جاتا ہو۔ اُسے یاد آتا کہ اس جگہ کھڑے ہو کے مین نے ایک دفعہ آدمی لینا سے باتین کی تھین۔ یہان مین کھانے کی میز پر اُس کے برابر بیٹھا تھا۔ یہان میرے مقدمہ کی سماعت ہوئی تھی۔ اُس مقام پر وہ حاکم عدالت بیٹھا تھا جس نے مجھے پھانسی کا حکم سنایا تھا۔ مختصر یہ کہ کھانے کے کمرے کے ہر گوشہ مین اُس کی زندگی کے ایسے اہم واقعات پیش آچکے تھے کہ اگر اُس کا دل اُن کو یاد کر کے متاثر ہو گیا تو کوئی تعجب کی بات نہین۔

لیکن اُسے اور اُس کے ہمراہیون کو اس وسیع کمرے کے اندر داخل ہوے ہنوز چار منٹ سے زیادہ نہ گذرے ہون گے کہ قصر کا ایک خادم دفعتہً دوڑتا ہوا آیا اور فادر اگنے ٹیس کی طرف مخاطب ہو کے کہنے لگا۔ "مقدس پادری صاحب! ایک شخص کو اپنی زندگی کے آخری لمحون مین آپ کی ضرورت ہے"

اگنے ٹیس" مین حاضر ہون۔ چلو مجھے اُس مرنے والے شخص کا کمرہ بتاو"

کنتھ" کیا موت نے ابھی اس قصر کا پیچھا نہین چھوڑا ہے؟" اُسے اپنے مرحوم چچا کا خیال آگیا جنھون نے اس شرمناک طریقے پر جان دی تھی۔

خادم" حضور انیگس ونٹن آخری سانسین لے رہا ہے! اُس نے ــ"

کنتھ" (چونک کے)" انیگس ونٹن!" یہ کہتے ہی اُس نے اعلی حاکم عدالت اور فادر اگنے ٹیس کی طرف معنی خیز نظرون سے دیکھا۔

خادم" جی حضور۔ انیگس ونٹن۔ اُس نے جیسے ہی مرحوم مارکوس کے انتقال کی خبر سُنی بیہوش ہو کے گر پڑا۔ اور دو گھنٹے کے بعد اب اُسے ہوش آیا ہے۔ اُسے بتایا گیا کہ آپ اس قصر مین آگئے ہین۔ آپ کا اصل حال سب پر ظاہر ہو گیا۔ اُس نے یہ بھی سُنا کہ مقدس پادری صاحب آپ کے

ساتھ آئے ہین۔ اب اُس کی عجیب و غریب حالت ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ کسی اندرونی تکلیف سے اُس کی جان نکلی جاتی ہے اور سمجھ گیا ہے کہ میرا آخری وقت آپہونچا لہذا پادری صاحب کو بلا رہا ہے“

اُگنے ٹیمس ”ہان مین ضرور چلون گا۔ (حاکم عدالت سے مخاطب ہو کے) ”اگر کوئی مضائقہ نہ ہو تو آپ بھی میرے ساتھ چلین۔ چند لمحہ آپ اُس کے کمرے کے باہر ٹھہر جائیے گا۔ اس اثنا مین مین اُسے آمادہ کر دونگا کہ آپ سے باتین کر سکے“

اعلی حاکم عدالت فوراً آمادہ ہو گئے۔ اور فادر اُگنے ٹیمس کے ہمراہ کھانے کے بڑے کمرے سے نکل کے اس بوڑھے داروغہ کے کمرے کی طرف چلے۔

اب کنتھ نے ٹامس۔ جافرے۔ ڈرماٹ۔ اور اسلحہ ساز سے کہا کہ مین اس قصر کے بعض حصون کو ذرا غور سے دیکھنا چاہتا ہون۔ لہذا تم لوگ بھی میرے ہمراہ چلو“ یہ کہہ کے اور اپنے ان دوستون کو ساتھ لے کے وہ زینہ پر چڑھ کے اُس کمرے مین آیا جس مین آرل گلن گائل اپنے قیام کے زمانے مین سویا کرتے تھے۔ اس کمرے مین کنتھ ادب کے ساتھ سر جھکا کے آہستہ آہستہ چلنے لگا۔ وہ جانتا تھا کہ یہ وہ کمرہ ہے جس مین مدت ہوئی میرے ماں باپ رہا کرتے تھے۔ اور جہان مین نے سب سے پہلے اِس عالم کی روشنی دیکھی۔ یہ جگہ جہان مین اِس وقت کھڑا ہون میرے والدین چلے ہون گے۔ پھر اُس نے دل مین کہا ”آہ! اگر اس وقت میرے والدین زندہ ہوتے تو مجھے کیسی خوشی ہوتی؟ آہ! مین اُن کے سینون سے لپٹ جاتا۔ اور اُنھین اُن پیارے نامون سے پکارتا جو مجھے سب سے زیادہ عزیز ہین۔ آہ! وہ مجھے دیکھ کے مسکراتے بہت خوش و خرم ہوتے اور دعائین دیتے!“

کنتھ کے ساتھی بھی سمجھ گئے کہ اس وقت اُس کے دل مین کس قسم کے خیالات پیدا ہو رہے ہین۔ لہذا وہ ذرا فاصلے پر پیچھے ٹھہر گئے۔ اس لیے کہ وہ اُسے زیادہ رنجیدہ اور پریشان نہین کرنا چاہتے تھے۔ بلکہ کسی کو اس کی بھی جرأت نہ ہوتی تھی کہ اُسے تسلی دینے کی کوشش کرے۔ اب ہمارا نوجوان بہادر آہستہ سے اُس دروازے کی طرف مڑا جو توشہ خانہ مین

لگا ہوا تھا۔ اِس کوٹھری کا حال ہم کسی ابتدائی باب میں نہایت تفصیل کے ساتھ بیان کر چکے ہیں۔ اُس نے دروازہ کھولا اور پُرشوق نظروں سے زرہ کے اُس جوڑے کی طرف دیکھنے لگا جو اُس کے اندر کھونٹی پر لٹک رہا تھا۔ یہ زرہ اُس کے باپ کی تھی جسے وہ نامور شہید اہم موقعوں پر زیب تن کیا کرتا۔ اب تک وہ اُسی طرح مکمل لٹکی ہوئی تھی۔ سر سے پاؤں تک کی پوری چیزیں موجود تھیں خود کی کلغی سے لے کے پاؤں کے آہنی جوتوں تک سب چیزیں ویسی ہی تھیں جیسے کوئی انسانی جسم اُس کے اندر موجود ہے۔ مگر خاک آلود اور زنگ خوردہ ہو گئی تھی۔ اِس زرہ کو مظلوم مارکوس جوانی میں جب کہ وہ صاف اور براق تھی پہنا کرتا۔ مگر افسوس اُس کی زندگی کا قبل از وقت خاتمہ کر دیا گیا۔

ناظرین کو یاد ہوگا کہ اسی کوٹھری کے ایک کونے میں چند پُرانے اسلحہ اور شکار کے ہتھیار پڑے ہوئے تھے۔ اور برسوں اسی حالت میں پڑے رہنے کی وجہ سے اُن پر خاک پڑ گئی تھی اور مکڑیوں نے جالا لگا دیا تھا آرل گلن گائل نے کیتھ کو بتا دیا تھا کہ کس طرح مقتول مارکوس النڈیل اور اُن کی بی بی کی روحانی شکلیں نمودار ہوئیں اور دونوں نے ایک عجیب معنی خیز طریقے سے اِس توشہ خانہ کی طرف اشارہ کیا تھا۔ اِس راز کے متعلق اشارہ ہو جانے کی وجہ سے ہمارا نوجوان بہادر اس بات پر آمادہ ہوا کہ اِس توشہ خانہ کو خوب غور سے دیکھے۔ اُس نے گلبرٹ کو حکم دیا کہ ان اسلحہ اور ہتھیاروں کو جو کونے میں زنگ آلود پڑے ہیں نکال کے دکھو اُس اسلحہ ساز نے جیسے ہی اُنھیں اُٹھانا چاہا خاک اُڑنے لگی۔ اس لیے وہ دوسرے کمرے سے ایک کپڑا اُٹھا لایا اور ہر چیز کو صاف کر کے علیحدہ علیحدہ رکھنے لگا۔ اسی کام میں مشغول تھا کہ دفعتہً اُس کے ہاتھ میں ایک خنجر آ گیا جو مخصوص وضع کا تھا۔ اس کو دیکھتے ہی اُس نے کہا "یہ تو انگلستان کا بنا ہوا ہے" اور جیسے ہی یہ جملہ اُس کی زبان سے نکلا کسی کے کراہنے کی آواز کمرے میں گونجی۔

کنتھ ''آہ! یہ میرے والد کی روح ہے!'' یہ کہتے ہی اُس نے دونوں ہاتھ اپنے مُنھ پر رکھ لیے اور زار و قطار رونے لگا۔

اُس کے دوست ایک دوسرے کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھنے لگے۔ اور اُن کے لبوں کے ہلنے سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ چاروں دل ہی دل میں دعا مانگ رہے ہیں۔ کئی منٹ کے بعد کنتھ کے ہوش و حواس اس قدر درست ہو گئے کہ پھر اس جستجو میں مصروف ہوا۔ اور اپنے دلی جذبات کو دبا کے گلبرٹ سے کہا ''اس خنجر کو ذرا غور سے دیکھو۔''

گلبرٹ ''اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ انگلستان کی ساخت ہے۔ اس کے اوپر جس قسم کا کام بنا ہے وہ وہاں کے سوا اور کہیں نہیں بنتا۔ اور اس کی باڑھ بھی عجیب و غریب ہے۔ باوجود زنگ آلود ہونے کے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس میں کسی انسان کا خون بھرا ہوا ہے۔''

اب دوبارہ کراہنے کی آواز سُنی گئی۔ اور معلوم ہوا کہ جیسے وہ آواز زمین کے اندر کسی قبر میں سے آ رہی ہے۔ مگر اس چھت کے نیچے قبر نہ تھی۔ بلکہ اس کمرے اور کوٹھری کے نیچے خدمتگاروں کا کمرہ تھا۔ جو کھانے کے بڑے کمرے سے ملا ہوا تھا۔

پھر کنتھ کے دل میں دفعتہً جوش پیدا ہوا اور اُس کے ہمراہی پھر ایک دوسرے کی طرف خوف اور حسرت کی نظروں سے دیکھنے لگے۔ اس کے بعد جب سب لوگوں کے حواس ٹھکانے ہوئے تو گلبرٹ پھر اُس خنجر کو غور سے دیکھنے لگا۔ کیونکہ کنتھ نے اُسے یقین دلایا کہ اس کے قبضے پر کسی کا نام بھی ضرور موجود ہوگا۔''

کنتھ ''اور لکھا کیا ہے؟''

گلبرٹ ''گریشم''

کنتھ اور ڈرات نے ایک دوسرے کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھا اور کنتھ کچھ کہنے کو تھا کہ تیسری بار پھر کراہنے کی آواز سُنی گئی۔ اب کنتھ نے اپنے ہاتھ چہرے پر رکھ لیے۔ مگر اب کی بار رونے کے لیے نہیں بلکہ دعا کے لیے جس میں اُس کے ہمراہی بھی نہایت جوش کے ساتھ شریک ہوئے۔

دعا ختم کرنے اور تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد کنتھ نے کہا۔ ہر چیز اُن مختلف واقعات کو ثابت کرتی جاتی ہے جنھین حق تعالی نے عجیب وغریب طریقون سے میرے علم تک پہونچا دیا ہے۔ ڈرماٹ کے سامنے اس قاتل گرشیم نے خود مجھ سے کہہ دیا تھا کہ اُسی کے خنجر نے میرے والد کا کام تمام کیا۔ پھر اُس نے یہ بھی کہا تھا کہ خوف اور گھبراہٹ کی وجہ سے اُس نے خنجر کو جسم کے اندر پیوست کر کے چھوڑ دیا تھا۔ اُس نے یہ بھی بتایا تھا کہ خنجر پر اُس کا نام لکھا تھا۔ اور ثابت ہو گیا کہ گرشیم کا بیان بالکل صحیح تھا۔"

اب کنتھ اور اُس کے ساتھی توشہ خانہ سے نکلے اور کمرے مین سے ہو کے برآمدے پر آئے۔ ہر شخص کے دل پر اس وقت کے حسرتناک منظر کا بڑا اثر پڑا تھا سب باہر نکل کے میدان مین آئے اور ایک برج کی طرف چلے جو قصر کے مغربی و شمالی جانب واقع تھا۔ اس برج مین بہت تاریکی تھی لہذا مشعل منگوائی گئی اور ایک خدمتگار کنجیان لے کے حاضر ہوا۔ دروازہ کھولا گیا اور سب نے ایک زینے مین اُترنا شروع کیا۔ یہ قصر النڈیل کا خاندانی مقبرہ تھا۔ نیچے ایک تہ خانہ تھا جو چار گز چوڑا اور تینتیس ۳۳ گز لمبا چلا گیا تھا۔ بیچ مین راستہ تھا۔ لیکن دونون جانب لکڑی کے تابوت رکھے ہوئے تھے جن کی وضع جہازہ کے کمرون مین جو سونے کے بستر ہوتے ہین اُن کی سی تھی۔ یہ تابوت تلے اوپر تین تین دونون جانب رکھے تھے۔ اس مقبرے مین کل تابوتون کی تعداد ایک سو سے زائد تھی۔ جن مین سے بعض کی لکڑی مدت گزر جانے کے باعث سڑ گل گئی تھی۔ بعض خراب ہونے لگے تھے۔ اور جو سب کے آخر مین رکھے گئے تھے اُن مین بھی زمانہ نے کسی قدر تصرف ضرور کر دیا تھا۔ ان تابوتون مین اسکاٹلینڈ کی معزز نسل النڈیل کے عالی مرتبہ سردارون اور حسین نازنینون کے کالبد خاکی رکھے تھے! اور کنتھ اپنے آبا و اجداد کی ان یادگارون کے درمیان مین کھڑا تھا!

سب کے آخر مین جو تین تابوت رکھے گئے تھے اُن کی جانب اُس نے خاص توجہ کی: دو بڑے بڑے تابوت تھے۔ لیکن تیسرا بہت چھوٹا تھا۔ ان دونون بڑے تابوتون مین کنتھ کے والدین یعنی آرکورس رڈگرا اور لیڈی مارگریٹ کی لاشین

تھین لیکن تیسرے چھوٹے تابوت مین جو لیا لاکر لی کے بچے کی لاش تھی! یہ وہی بچہ تھا جو النڈیل کے حقیقی وارث سے بدل لیا گیا تھا! مگر کنتھ نے اس بچے کے تابوت کو بھی وہین رکھا رہنے دیا۔ اور کہا "اگرچہ یہ ادنے درجے کا کم ذات بچہ ہے جو دغابازی کے ساتھ اصل حقیقت کو چھپا کے کسی تدبیر سے عالی مرتبہ خاندان کے تابوتون مین پہونچا دیا گیا ہے مگر مین نہین چاہتا کہ اُسے یہان سے ہٹا کے تکلیف دون!"

اسی تہ خانے کی نم زمین پر تابوتون کے درمیان کنتھ اپنے گھٹنون کے بل کھڑا ہو گیا۔ اور سر جھکا کے اپنے آبا و اجداد کے لیے مغفرت کی دعا کرنے لگا۔ اُس کے ہمراہی بھی فوراً اُسی طرح جھک کے دعا مین مشغول ہوئے۔ اور یہ منظر توشہ خانے سے زیادہ دردناک اور موثر تھا۔

اس مقدس دینی رسم کے بعد نوجوان مارکوس النڈیل اُٹھ کھڑا ہوا۔ اور اپنے ساتھیون کے ہمراہ آہستہ آہستہ پتھر کے زینے پر چڑھنے لگا۔ اس وقت ایک عجیب و غریب نغمہ ہمارے نوجوان بہادر اور اُس کے ہمراہیون کو سُنائی دیا اور معلوم ہوا کہ یہ آواز تہ خانے کے اندر سے آرہی ہے۔ معلوم ہوتا تھا کہ فرشتے اپنی نورانی آواز دن مین مبارکباد کا نغمہ گا رہے ہین۔ مگر اس نغمے نے لوگون کو پریشان نہین کیا بلکہ اس سے اُن کے دلون مین تازگی اور فرحت پیدا ہوئی۔ اور جو افسردگی اب تک موجود تھی دور ہو گئی۔ سب کو یقین ہو گیا کہ اب مقتول مارکوس النڈیل اور اُن کی بی بی کی روحون کو اُس مصیبت اور تکلیف سے نجات مل گئی جس کی ضرورت سے اُنھین وقتاً فوقتاً اس دنیا مین پھر آنا پڑتا تھا۔ اور اب اُنھین اپنی قبرون مین کامل اطمینان حاصل ہو گیا۔

کنتھ کو بھی اس وقت ایک روحانی مسرت حاصل ہوئی۔ اُس کے دل سے سارا رنج و الم دور ہو گیا۔ اور اطمینان کے ساتھ پھر آمادہ ہوا کہ اس تماشاگاہ عالم مین اپنے پارٹ کو خوش اسلوبی کے ساتھ ادا کرے۔ اور وہ مسرت حاصل کرے جو اُسے اپنی نیکیون کی بدولت حاصل ہوئی تھی۔

مگر ابھی ایک افسوسناک رسم ادا کرنا باقی تھی۔ یعنی اُسے اپنے چچا لارڈ کرینڈک کی لاش پہ آخری نظر ڈالنا ضروری تھا۔ یہ وہی مارکوس النڈیل تھے

جنھون نے شرمناک طریقے سے پھانسی مین لٹک کے جان دی۔ اور اس پھانسی کو خود اُنھین نے اس لیے قائم کرایا تھا کہ اپنی شیطانی کارروائیون مین پوری کامیابی حاصل کرلین چنانچہ مقبرے کے تہ خانے سے نکل کے کنتھ اپنے ہمراہیون کو ساتھ لیے ہوے پھر بیرونی عمارت مین آیا۔ اور سب لوگ اُس کمرے مین گئے جس مین اُس کے چچا کی لاش رکھی ہوئی تھی۔ لاش ایک پلنگ پر پڑی تھی جو معمولی قسم کا تھا۔ اور بالکل سادہ تھا۔ لاش پر ایک چادر ڈال دی گئی تھی۔ جیسے ہی مونہہ پر سے کپڑا ہٹایا گیا سب لوگ دفعتہً گھبرا کے پیچھے ہٹے۔ آہ اس بے جان شخص کا مُنھ کیسا خوفناک نظر آتا تھا! اُس پر تاریکی ہی نہین چھائی تھی بلکہ بالکل سیاہ ہوگیا تھا۔ اور صاف معلوم ہوتا ہے کہ اُس نے دم گھٹنے کی سخت ترین اذیت کس طرح برداشت کی ہے۔ اُس کی گردن مین اُس رسّی کے پھندے کے نشان موجود تھے جس نے لارڈ کرڈک النڈیل کی سراپا معصیت زندگی کا خاتمہ کیا تھا۔

اس کمرے سے نکل کے جس مین موت کا خوفناک نظارہ نظر کے سامنے ہورہا تھا کنتھ اور اُس کے ہمراہی کھانے کے بڑے کمرے مین آئے جہان اُن احکام کی بنا پر جو پہلے ہی دیدیے گئے تھے کچھ ضروری سامان تیار تھا۔

ہم اپنے ناظرین کو آگاہ کیے دیتے ہین کہ اب قصر کی چھت کے اوپر سے پھانسی کی دھنیان اُکھاڑ ڈالی گئی تھین۔ کنتھ نے قصر کے اندر داخل ہوکر سب سے پہلا حکم اسی کے بارے مین دیا تھا۔ کھانے کا بڑا کمرا ایک عدالت کی صورت پر آراستہ کردیا گیا۔ حاکم عدالت کے لیے ایک چبوترہ بنا یا گیا۔ اور دونون پہلوؤن پر عوام کے لیے بیٹھنے کی جگہین مقرر کردی گئین۔ لیکن اس وقت نہ اہل جیوری تھے جو فیصلہ مین اپنی راے دیتے۔ نہ ملزم کا کٹھرا تھا۔ کیونکہ کسی مجرم کو سزا دینا نہین مقصود تھا۔ تاہم یہ ضروری تھا کہ قاعدہ کے مطابق کارروائی کی جائے اور عدالت سے باضابطہ حکم حاصل کرلیا جائے۔ تاکہ ساری دنیا کو معلوم ہو جائے کہ کنتھ

کس بنا پر آلنڈیل کی جائداد اور خاندانی خطاب کا دعویدار ہوا ہے۔
جیسے ہی ہمارا نوجوان بہادر اپنے ہمراہیوں کے ساتھ اس بڑے کمرے مین داخل ہوا اعلی حاکم عدالت بھی وہان آ پہونچے جنھون نے آخری دو گھنٹے ونی در اگنے ٹیس کے ساتھ اینگس ڈنمن کے بستر کے پاس گزارے تھے۔ وہ مصیبتزدہ شخص ابھی زندہ تھا۔ لیکن گزشتہ گناہون کے احساس نے اُس کی حالت ناقابل بیان کردی تھی۔ اب اُس نے اپنے سب گناہون کا اقرار کرلیا تھا اس طرح وہ بقیہ شہادت جو کنتھ کے دعوون کو ثابت کرتی تھی مکمل ہوگئی۔ اور اب کسی قسم کا شک وشبہ نہین باقی رہا۔

اب اس خیال سے کہ اس قریب الاختتام قصہ کو طول نہ ہو ہم درمیان کے مختلف واقعات چھوڑ کے بتاتے ہین کہ اُسی دن جبکہ کنتھ اپنے قصر مین بحیثیت مالک اور آقا کے داخل ہوا اس کے حقوق کے متعلق بھی باضابطہ فیصلہ سنا دیا گیا۔ کھانے کے بڑے کمرے مین جو اسوقت عدالت کا کام دے رہا تھا قصر النڈیل کے سارے نوکر چاکر اور خدمتگار جمع تھے۔ اعلی حاکم عدالت چبوترے کے اوپر اُس مقام پر بیٹھ گئے جو اُن کے اجلاس کے لیے بنا دیا گیا تھا۔ کنتھ اُن کے داہنے ہاتھ کی طرف ایک آرام کرسی پر بیٹھا تھا۔ اور نوجوان مارکوس کے دوستون کو چبوترے کے قریب جگہ دی گئی۔ سب لوگون کو خاموشی کی ہدایت کرا دینے کے بعد اعلی حاکم عدالت نے اُن مفصل شہادتون کو بیان کرنا شروع کیا جو بیاسر اعورت کے قلمبند شدہ بیان گریشم کے مرتے وقت کے اعتراف جرم۔ اور بوڑھے دارو غہ کے اقرار دن سے مرتب کی گئی تھین۔ یہ سب بیانات جب سلسلہ وار مرتب ہوگئے تو ایک مکمل تاریخ بن گئی جس کو ہم آہستہ آہستہ آیندہ ابواب مین درج کرتے ہین۔

پچانوے وان باب

گزشتہ واقعات کا پہلا حصہ

۱۷۸۹ عیسوی کے آغاز مین دونون نوجوان بھائی لارڈ ڈانلڈ گراور گرینڈک النڈیل سیر و تفریح کی غرض سے اڈنبرا مین آئے۔ بوڑھا مارکوس یعنے اُن دونون کا

باپ اس وقت زندہ موجود تھا مگر بڑھاپے کی وجہ سے کمزور ہو گیا تھا۔ اس لیے وہ اپنے ہائی لینڈ کے قصر ہی مین رہا کرتا کہ قرب وجوار کے دوست سردارون کی دعوتین کر کر کے اپنا دل بہلائے۔ دونون نوجوان لارڈ ایڈنبرا مین آ کے اپنے والد کے محل مین مقیم ہو لئے جہان ہمیشہ زمانہ کی رسم کے مطابق کافی ساز و سامان مہیا رہتا۔ اور نوکر چاکر مستقل طور پر مامور تھے۔

ایک دن بڑا بھائی لارڈ ایڈگر شاہی قصر کی پہاڑی کے دامن مین اکیلا ٹہل رہا تھا کہ ایک عورت پر اُس کی نظر پڑی جو سادے کپڑے پہنے تھی۔ مگر اُس کی صورت ایسی دلکش و دلفریب تھی کہ نظر پڑتے ہی نوجوان امیرزادے پر ایک سکتہ کا عالم طاری ہو گیا۔ اور اُس کے دل مین ایسا جوش پیدا ہوا کہ اُس کیفیت کو اگر واقعی عشق نہ کہہ سکین تو اُس کی حد تک ضرور پہونچ گیا تھا۔ اُس نازنین مین تمام معشوقانہ خوبیان موجود تھین عمر پچیس چھبیس سال کی ہوگی گو کہ بالکل سادے لباس مین تھی جس سے ظاہر ہوتا کہ کوئی ادنے درجے کی عورت ہے مگر حُسن کے رعب سے امیرانہ شان و شوکت بھی نمایان تھی۔ لارڈ ایڈگر کو اُسے روکنے یا اُس سے بات کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ خاموش کھڑا اُس کی صورت دیکھتا رہا اور وہ چلی گئی۔ اب ایڈگر خاموش کھڑا تھا کہ اس نازنین نے اپنی بڑی بڑی سیاہ رسیلی آنکھون سے اُس کو ایک نگاہ غلط انداز سے دیکھا۔ اور یہ نظر ایسا عجیب و غریب پُراسرار اثر رکھتی تھی کہ اُس کے دل مین اُتر گئی۔ اُس کے بعد وہ نازنین چلی گئی۔ مگر جس چال سے جاتی تھی اُسکی بہ نسبت ذرا آہستہ آہستہ قدم اُٹھاتی ہوئی۔ اب خود بخود ایڈگر کے دل مین یہ خیال پیدا ہوا کہ اگر مین نے اُسے روکا ہوتا یا کوئی بات اُس سے کی ہوتی تو یہ مجھ سے ناراض نہ ہوتی۔ مگر اب تو وہ جا چکی تھی۔ اور جب تک وہ نظر کے سامنے رہی اُس کو رعب حُسن نے اس بات کی اجازت نہ دی کہ فوراً اپنی آزادی اختیار کرے۔ غرض وہ پری وش آہستہ آہستہ قدم اُٹھاتی ہوئی چلی گئی۔ اور نوجوان ایڈگر اُس پر ٹکٹکی باندھے رہا یہان تک کہ نظر سے غائب ہو گئی۔ اس کے بعد ایڈگر سارے دن اور ساری رات اُسی حسین نازنین کی فکر مین رہا۔ کسی طرح اُس کا خیال دل سے

جاتا ہی نہ تھا۔ رات بھر نیند نہ آئی۔ اور اُسے معلوم ہوا کہ اس دلربا نازنین نے میرے دل پر قبضہ کرلیا ہے۔ دوسرے دن اُسی وقت وہ پھر اُسی مقام پر ٹہل رہا تھا کہ شاید پھر ایک بار اُس نازنین کا جمال جہاں آرا نظر آجائے۔ اور اس میں اُس کو مایوسی نہیں ہوئی۔ آیڈگر کو اس جگہ پہونچے تھوڑی دیر ہوئی تھی کہ وہی نازنین پھر نظر کے سامنے تھی۔ اور آیڈگر کو دور سے ایسا معلوم ہوا کہ جیسے میری طرف دیکھ کے مسکرا رہی ہے۔ اب اُس میں اتنی جرأت پیدا ہوگئی تھی کہ اُس نازنین کو روکا اور قریب جا کے اُس کو بہت جھک کے سلام کیا۔ گویا کسی بڑی عالی مرتبہ خاتون کے سامنے کھڑا تھا۔ اب آیڈگر اس سے باتیں کرنے لگا۔ نوجوان لارڈ کی جرأت سے وہ عورت ناخوش نہیں ہوئی۔ اور نہ اُس نے اس حرکت کو ناپسند کیا مگر ہاں نوجوان لارڈ سے باتیں کرنے میں مصروف البتہ ہوگئی۔ آیڈگر بھی بے نظیر مردانہ حُسن رکھتا تھا۔ اور خوش اخلاق مہذب شریف تھا۔ اس گفتگو کے بعد ملاقاتوں کا سلسلہ جاری ہوا۔ اور دونوں میں عشق و محبت کے وعدے ہوگئے۔

یہ نوجوان عورت غریب مگر شریف والدین کی بیٹی تھی۔ اُس کا نام جولیا لاکرلی تھا۔ مگر اُسکی طبیعت میں کسی قدر تمکنت و خود پرستی بھی موجود تھی بہت ہی جلد ناراض ہوجاتی۔ اور اپنے غصہ کو ضبط نہ کرسکتی۔ اور یہی وجہ تھی کہ اگرچہ اُس کا حُسن جواب نہ رکھتا تھا مگر کسی نوجوان نے اُس سے شادی نہیں کی تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ اُس کی طبیعت اس قدر آزاد و خود سر واقع ہوئی تھی کہ کسی قسم کی پابندی روک ٹوک یا ماتحتی کو گوارا ہی نہ کرسکتی تھی۔ لہذا یہ سمجھا گیا کہ عورتوں کے مزاج میں جو نرمی ضروری ہے وہ اِس میں مفقود ہے۔ مگر وہ پاکدامن تھی۔ کوئی اُسے کسی قسم کی بداخلاقی کا الزام نہ دے سکتا۔ یہ بات نہ تھی کہ جولیا لاکرلی کے دل میں محبت کے جذبات نہ ہوں۔ بیشک تھے۔ مگر چھپے ہوے۔ یہاں تک کہ اتفاقاً زمانہ نے اُسے لارڈ ایڈگر اللنڈیل سے ملایا۔ پہلی ہی نظر میں اس نوجوان کی دلفریب صورت اُس کے دل میں جم گئی۔ اور اُسے معلوم ہوا کہ میرے دل میں ایک ایسا نقش قائم ہوگیا ہے جو مرتے دم تک نہیں مٹ سکتا۔ محبت کے جذبات اُس کے دل میں بہت دنوں تک دبے ہوئے تھے۔ اب اُنھوں نے

جوش و خروش کے ساتھ اُبھرنا شروع کیا تو کوئی انتہا نہ تھی۔ اُس کی محبت پرستش کے درجے تک پہونچ گئی۔ اور اُس کو اپنے پاک و صاف دل مین یہ محسوس ہوا کہ جیسے ایک آتش فشان پہاڑ بڑے زور و شور کے ساتھ پھٹ نکلا ہے اور اُس سے مشتعل مادہ آتشین کی نہرین جاری ہو گئی ہین۔

اب ایڈگر اور جولیا ہفتون بلکہ مہینون تک ایڈنبرا کے باہر کے سنسان اور خاموش مقام مین روز بلا ناغہ ملتے رہے۔ وہین گھنٹون بیٹھ کر ایک دوسرے سے عشق و محبت کی باتین کرتے۔ مگر شادی کا نام کبھی نہ آتا معلوم ہوتا تھا کہ دونون مین ایک کو بھی اِس کا خیال نہین ہے۔ بلکہ موجودہ پر لطف صحبتون اور ملاقاتون ہی کو وہ اپنی زندگی کا اصلی مقصد سمجھے ہوئے ہین۔ ایڈگر نے اپنے عشق کا حال نہ کسی دوست پر ظاہر کیا اور نہ اپنے بھائی گریڈک سے بیان کیا۔ اِسی طرح جولیا نے بھی اس معاملے مین پوری رازداری سے کام لے کے اپنے والدین تک کو خبر نہ ہونے دی۔ اور جیسا کہ ہم اوپر بیان کر آئے ہین عاشقی و معشوقی کی صحبتون کو کئی مہینے گزر گئے ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ اِن ملاقاتون مین ایسے نازک لمحے بھی ہوتے ہین کہ دونون کے دلون مین کمزوری اور راز خود رفتگی کے جذبات اُس حد سے تجاوز کر جاتے ہین کہ جوش عشق کے ساتھ عزت و پاکدامنی کا پاس و لحاظ بھی باقی رہے۔ یہی واقعہ یہان پیش آیا۔ دونون گنہگار تھے اور جولیا لاکربی کی عصمت ایڈگر کی حرص و ہوس پر قربان ہو گئی تھی۔

اب جولیا کو شادی کا خیال آیا اور اپنے عاشق سے جس نے اُسے خراب کیا تھا اُس کا تقاضا کرنے لگی۔ ایڈگر نے جو ابھی تک اُس کا عاشق دل سے مشتاق اور چاہنے والا تھا فوراً وعدہ کر لیا۔ واقعات کی یہ صورت تھی کہ دفعۃً ہائی لینڈ سے ایک قاصد آیا اور اُس نے کہا ایڈگر اور گریڈک کو آکنڈل مین فوراً واپس جانا چاہیے۔ اِس لیے کہ اُن کے والد کسی سخت مرض مین مبتلا ہو گئے ہین۔ لارڈ ایڈگر اور جولیا کی وہ آخری ملاقات جس مین وہ اپنی معشوقہ سے چند روز کے لیے

رخصت ہوا نہایت پر اثر تھی۔ جولیا کو اُس کے سوا اور کوئی تدبیر نہ بن پڑی کہ اپنے
عاشق کو اُس کے والد کے بلانے پر ہنسی خوشی گھر جانے کی اجازت دیدے۔ اُس
نے اتنا بھی نہ کہا کہ تم ایڈنبرا سے نہ جاؤ۔ جولیا نے اُس کی عزت و محبت پر بھروسہ
کیا اور خدا حافظ کہہ کے رخصت کر دیا۔ اور ایڈگر نے بھی اطمینان دلانے کے
لیے اُس کے ساتھ ہمیشہ وفادار رہنے کا وعدہ کیا۔

۱۷۴۹ء کے وسط میں وہ دونوں نوجوان ایرزاد سے قصر النڈیل
مین ہونچ گئے۔ اور باپ کو آخر عمر کے ضعف و ناتوانی کی حالت مین مبتلا پایا کئی
ہفتے گزر گئے۔ اور ایڈگر کو ایڈنبرا واپس جانے کا موقع نہ ملا۔ لہذا اُسے اِس کی
ضرورت معلوم ہوئی کہ کسی ذریعہ سے جولیا کو اپنی معذوری کی خبر کرے۔
اتفاقاً قصر کا دارو غہ اینگس ونٹن کسی ضرورت سے ایڈنبرا جانے والا تھا۔
ایڈگر نے ارادہ کیا کہ اُسی کو اپنا راز دار بنالے۔ ونٹن نوجوان آقا کا راز
معلوم کر کے بہت خوش ہوا۔ بڑی خوشی کے ساتھ اِس خدمت کے انجام دینے کا
وعدہ کر لیا۔ اور اسکاٹ لینڈ کے دارالسلطنت مین پہونچتے ہی جولیا لاکری
سے مل کے اُسے اُس کے عاشق کی وفاداری و راست بازی کی نسبت اطمینان
دلایا۔ اور بتایا کہ مجبوریان ان کو قصر النڈیل مین روکے ہوے ہین۔ جولیا یہ سُن
کے مطمئن ہو گئی۔ اور چونکہ خود اُس کی محبت مین کسی قسم کا تصنع نہ تھا۔ اِس لیے
اُس نے اپنے عاشق کو بھی ویسا ہی راست باز اور مستقل مزاج سمجھ لیا۔ اینگس ونٹن
نے واپس ہو کے جولیا لاکری کا پیام ایڈگر کو پہونچایا۔ اُس کے چند روز بعد سنہ
مذکور کے ماہ اکتوبر مین بوڑھے مارکوس النڈیل نے اس دار فانی سے کوچ
کیا۔ مرنے سے پہلے دونون بیٹون کو اپنے بستر کے پاس بلا کے بہت سی نصیحتین کین۔
اور سب سے زیادہ اُن سے اس بات کی تاکید کی اپنی شادیان اچھے گھرانون
مین کرنا اور اپنے دلون کو کسی ایسی جگہ نہ پھنسا دینا کہ تمھاری عزت و حرمت
مین بٹہ لگ جانے کا اندیشہ ہو۔ ناظرین اندازہ کر سکتے ہین کہ ایڈگر کے دل پر
باپ کے ان آخری الفاظ کا کیسا اثر ہوا ہو گا۔

تجہیز و تکفین کے مراسم ادا ہوئے۔ اور اب ایڈگر مارکوس النڈیل

ہوگیا۔ لیکن اُس کے بھائی کرنڈک نے بھی اپنے لیے کافی انتظام کرلیا تھا۔ چند ہفتون کے بعد دونون بھائی آیڈنبرا مین آئے کیونکہ اُنھین اپنے والد کے انتقال اور اپنی جانشینی کے متعلق بعض معاملات طے کرنا تھے۔ نوجوان ارکوس کے اُن لفظون سے جو اُس نے قصر سے چلتے وقت ائینگس وڈن کے کان مین کہہ دیے تھے یہ ثابت ہوتا تھا کہ اب اُس کے دل مین جولیا لاکربی کی بہ نسبت اپنے باپ کی آخری وصیت کا زیادہ خیال پیدا ہوگیا ہے۔ اور یہ الفاظ بوڑھے آرکوس نے مرتے وقت ایسے عنوان سے کہے تھے کہ گویا وہ کوئی عام مشورہ نہین دے رہے ہین بلکہ خاص اُسی کو مخاطب کرکے کہہ رہے ہین۔ اس کے علاوہ اب اُس کے سر پر عزت۔ خطاب۔ رتبے اور اسکاٹ لینڈ کے ایک بہت بڑے امیر ہونے کی ذمہ داریان بھی عائد ہوگئی تھین۔ اور اُس نے ارادہ کرلیا کہ اِن چیزون کو مین مناسب موقعون پر استعمال کرون گا۔ چنانچہ اب جو آیڈنبرا مین آیا تو اُس کے دل مین جولیا لاکربی کی وہ پہلی سی جوش وخروش کی محبت نہین باقی تھی۔ اب نہ وہ پہلی سی ازخود رفتگی تھی نہ وہ مجنونانہ جذبات۔ فقط ایک شریفانہ دوستی اور معمولی محبت باقی رہ گئی تھی اور دل مین اُس نے ارادہ کرلیا کہ اصل واقعہ کو جولیا سے بھی بیان کردون گا۔ اُس سے کہون گا کہ اِن واقعات کے بعد خود تم ہی انصاف کرو۔ اور قسمت پر راضی بہ رضا رہو۔ مین تمھاری زندگی بسر ہونے کا ایسا اچھا انتظام کردون گا کہ تم ہمیشہ اطمینان اور خوشحالی کے ساتھ بسر کرسکو۔ مگر جب آیڈنبرا مین پہونچ کے وہ جولیا سے ملا تو اپنے دل کو اس قدر مضبوط نہ پایا کہ اپنی مجوزہ تدبیرین اُس کے کان تک پہونچائے۔ جولیا نے ایسے جوش وخروش اور پُرشوق دل سے اُس کا استقبال کیا کہ ایڈگر کو اُس کی گرمجوشی کے مقابل اپنی طرف سے ایسی سردمہری ظاہر کرنا اُس وقت مناسب نہین معلوم ہوا۔ بعد بھی کئی ملاقاتین ہوئین۔ ہر دفعہ ایڈگر دل مین مصمم ارادہ کرکے آتا کہ اب کی اپنے دل کا حال اس پر ظاہر کردون گا۔ مگر جب سامنا ہوتا تو اتنی اخلاقی جراءت نہ باقی رہتی

کہ اُن باتوں کو زبان پر لائے۔ اسی حال میں ہفتے بلکہ مہینے گذر گئے۔ اور اس اثنا میں نوجوان مارکوس نے جولیا لاکربی سے قطع تعلق کے لیے جو کچھ کارروائی کی اسی قدر تھی کہ رفتہ رفتہ اُس سے ملنا کم کر دیا۔ اکثر کوئی حیلہ حوالہ کر دیتا۔ اور کبھی وعدہ کرنے کے بعد بھی مقررہ وقت اور معینہ ساعت میں جانے کو ٹال جاتا۔ اُس نے اپنے دل میں سوچ لیا کہ اسی طرح رفتہ رفتہ اس کو اُس دل شکن خبر کے سننے کے لیے آمادہ کر لوں گا۔ اور خود اپنے دل کو اس تعلق کے منقطع کر دینے کے واسطے تیار کرتا جاتا تھا۔

اس اثنا میں نوجوان مارکوس کی ایک حسین دلربا نازنین لیڈی مارگریٹ سے ملاقات ہوگئی جو لارڈ ڈاسٹر تھیڈن کی اکلوتی بیٹی تھی۔ اس نازنین کا متین اور شرم آلود چہرہ اُس کی ملنساری اور شرافت جو اعلیٰ طبقہ کے ساتھ مخصوص ہے جولیا لاکربی کی سادگی اور اُس کے بلاتصنع انداز و اخلاق کے بالکل مخالف واقع ہوئی تھی۔ اور نوجوان مارکوس کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ جولیا کا ظاہری جوش وخروش دیرپا نہیں ہو سکتا۔ اور یہ لیڈی مارگریٹ کی خاموش اور شرم آلود محبت ہمیشہ رہنے والی چیز ہے۔ ایڈگر کے اُن سب خیالات کو ہم زیادہ تفصیل سے نہیں بیان کرنا چاہتے جنھوں نے اُس کا دل غریب اور متوسط درجے کی جولیا کی طرف سے پھیر کے شریف اور عالی مرتبہ لیڈی مارگریٹ کی جانب مائل کر دیا۔ چند روز میں نوجوان مارکوس کے دوست انھیں مبارکباد دینے لگے کہ آپ نے نہایت مناسب انتخاب کیا ہے۔ اور آپ کی کامیابی پر ہمیں بڑی خوشی ہوئی۔ اب وہ دفعۃً خواب غفلت سے بیدار ہوئے اور دل میں غور کرنے لگے کہ جولیا لاکربی کے متعلق کوئی قطعی فیصلہ کر دینا نہایت ضروری ہے کیونکہ میں عنقریب لیڈی مارگریٹ سے نکاح کرنے والا ہوں۔

یہ خیال دل میں قائم کر کے اور اپنے دل کو مضبوط کر کے اُنھوں نے اصل واقعہ جولیا سے بیان کر دیا۔ جس کو سُن کر وہ تھوڑی دیر تک خاموش اور بےحس وحرکت رہی۔ ایڈگر پہلے ہی سے جانتا تھا کہ ایسا ہوگا۔ اب اُس کے پاس کوئی ایسے الفاظ بھی نہ تھے جن سے اُس کی تسلی وتشفی کرتا۔ یہ ہم بیان کر چکے

ہین کہ جو لیا بڑی مستقل مزاج عورت تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد جب ہوش و حواس درست ہوئے تو اُس نے کہا: مجھے تمھارے ساتھ اتنی محبت ہوگئی ہے کہ تمھاری خواہشون مین خلل انداز ہوکر تمھین رنجیدہ کرنا نہین چاہتی۔ تمھارے والد کے انتقال سے چندروز پہلے مین تم سے شادی کا تقاضا کرتی تھی لیکن مین بے وقوف اور دیوانی تھی کہ تم سے اس کی خواہش کی۔ اس بات کو خدا ہی خوب جانتا ہے کہ جس وقت سے مین نے تمھین دیکھا ہے مجھے نہ تمھارے لارڈ ہونے کا خیال تھا نہ تمھارے رتبے اور درجے کا۔ مین تو فقط تم کو چاہتی ہون۔ اور تمھاری صورت کی عاشق ہون۔ تم اپنے والد کے انتقال کے بعد جب مارکوس النڈیل کی حیثیت سے آیڈنبرا مین واپس آئے تو تمھین یاد ہوگا کہ مین نے ایک دفعہ بھی شادی کا نام نہین لیا بلکہ انتظار کرتی رہی کہ دیکھون تمھین خود سے اس کا خیال آتا ہے یا نہین۔ واپس آکے تم نے عشق و محبت کا بیشک ذکر کیا مگر شادی کا لفظ ایک دفعہ بھی تمھاری زبان سے نہین نکلا۔ اب مین اُس خواب غفلت سے بیدار ہوئی جس مین اُن دنون مبتلا ہوگئی تھی۔ اور نظر آیا کہ میری ساری امیدین سب بے بنیاد تھین۔ مگر اس پر بھی مین خوش اور قانع رہی کیونکہ تم مجھے چاہتے اور محبت کا اقرار کرتے رہے تھے۔ اور مین بھی اتنا ہی چاہتی تھی۔ اس کے بعد ہماری ملاقاتین کم ہونے لگین۔ مگر تم ہی بتاؤ کہ مین نے کبھی شکایت کی؟ بعض اوقات تم اپنے وعدے پر نہین بھی آئے۔ مگر کبھی مین نے اس کی شکایت کی؟ پھر کیا تم خیال کرتے ہو کہ جو بات سارے آیڈنبرا کے باشندون کو معلوم ہو چکی ہے وہ میرے کانون تک نہ پہونچی ہوگی کہ مارکوس النڈیل۔ لارڈ اسٹریتھڈن کی اکلوتی بیٹی کو اپنی دولھن بنانے والے ہین؟ اب پھر مین پوچھتی ہون کہ اس کے متعلق بھی مین نے کبھی تم سے شکایت کی؟ نہین کبھی نہین۔ مین ناسمجھ بچی نہین ہون کہ باتین نہ سمجھتی ہون۔ اور اپنے دل مین یہ خیال قائم کر لیا ہو کہ میری حالت عام قاعدے سے مستثنیٰ ہے۔ اور مین قدرتی نتیجے کے خلاف کوئی بات حاصل کر سکون گی۔ نہین آیڈگر مین اتنی بیوقوف نہین ہون۔ مین چندروز سے سمجھ گئی تھی کہ تم میرے ساتھ شادی نہ کروگے۔ اور نہ مجھے

نظر آگیا تھا کہ تم کسی طرح شادی نہیں کرسکتے۔ مگر میں نے فقط تمھاری محبت پر قناعت کی اور جب تک تمھارے ساتھ رہتی سوا اُس وقتی خوشی کے جو مجھے تمھاری ملاقات میں حاصل ہوتی ہے اور کسی بات کا خیال دل میں نہ لاتی۔ مگر جب اکیلی ہوتی یعنی اپنے والدین کے گھر میں تو اپنے کمرے کی تنہائی میں البتہ اکثر میرے دل پر صدمہ غالب آجاتا۔ خیر اب اس کے ذکر کی اس وقت ضرورت نہیں۔ مجھے تمھارے ساتھ اتنی محبت ہے کہ ضرورت سے زیادہ تمھیں رنجیدہ نہیں کرنا چاہتی۔ اور تمھارے ان الفاظ نے جن کے لیے میں پہلے سے تیار تھی اگر مجھ پر کوئی فوری اثر کیا تو وہ قدرتی تھا جس کا روکنا میرے امکان سے باہر تھا۔ اس لیے وہ قابل معافی ہے کیونکہ عورت سے کمزوری ظاہر ہو جانے کے بعد ایک ایسا وقت ضرور آتا ہے جبکہ اُسے ایسی ہی باتیں سننی پڑتی ہیں۔ اب آخر میں میں تم سے التجا کرتی ہوں کہ مجھے بالکل نہ چھوڑ دو۔ اجازت دو کہ میں تم سے محبت کرتی رہوں اور تمھیں خوش وخرم دیکھ کے اپنے دل کو تسلی دے لیا کروں۔"

یہ الفاظ تھے جو جولیا لاکرلی نے مارکوس انڈیل سے کہے۔ اس نوجوان مارکوس کے دل پر بڑا اثر کیا۔ کیونکہ اس کا ہر ہر لفظ سچی محبت کا ثبوت دیتا تھا۔ اُس سے زیادہ بے لوث محبت اور کون ہو سکتی تھی؟ ایڈگر کے پاس اس کے سوا اور کوئی جواب نہ تھا کہ دوستی قائم رکھنے کا اطمینان دلائے وقتاً فوقتاً اُس سے ملتے رہنے کا وعدہ کرلے۔ یہی ہوا۔ اور ایڈگر نے اسی پر عمل درآمد شروع کر دیا۔ مگر اس کے بعد بھی اُن کی ملاقاتیں پاک وصاف نہ ہوئیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ جولیا نے ایک داشتہ عورت کی حیثیت سے رہنا گوارا کرلیا تھا۔ اور ایڈگر اگرچہ عنقریب لیڈی مارگرٹ سے نکاح کرنے والا تھا مگر اُس میں بھی اتنی اخلاقی جرأت نہ تھی کہ اس ناجائز تعلق کو قطع کر دیتا۔

آخر شادی کا مقررہ دن آپہونچا۔ اور ۱۹۲ء کے آغاز میں شادی کی رسمیں ادا ہو گئیں۔ جن کے بعد دولھا دولھن نے چند مہینے ایڈنبرا میں گزارے اور اپنے دوستوں کو شادی کے بعد کی معمولی دعوتیں دیتے رہے۔ اس زمانے میں مارکوس اور جولیا میں بہت کم ملاقاتیں ہو سکیں۔ اور جو ہوئیں بھی تو نہایت

مختصر۔ اور ہم یہ بھی کہے دیتے ہین کہ پاک و صاف تھین۔ مگر اب جولیا کی طبیعت مین ایک قسم کا انقلاب پیدا ہوا۔ اتنا ہی نہین کہ وہ گزشتہ واقعات پر افسوس کرتی ہو بلکہ اس پر بھی غور کرنے لگی کہ مین نے غیر معمولی صبر و تحمل سے کام لیا۔ اور اپنے عاشق کے ساتھ ضرورت سے زیادہ بے لوث فیاضی سے پیش آئی کہ خود ہی اُسے ہر بات کی اجازت دیدی۔ اصل یہ ہے کہ جب اُس نے ایڈگر کو شادی کی اجازت دی ہے تو اُس وقت اپنے دل کی مضبوطی اور اپنے ضبط کا غلط اندازہ کر لیا تھا۔ اُس کے دل مین خیال تھا کہ جو کچھ قسمت مین لکھا ہو گا اُس کو خوشی کے ساتھ برداشت کرونگی بشرطیکہ وہ شخص جسے مین چاہتی اور جس کے نام پر جیتی ہون مجھ سے نہ چھوٹے اب اُس نے ایڈگر کو شادی شدہ حالت مین دیکھا تو ہر وقت یہ خیال اُس کے دل مین موجود رہنے لگا کہ اُس بستر پر جو میرا تھا ایک دوسری عورت قابض ہے۔ رفتہ رفتہ اس خیال نے اُس کے دل مین ناقابل بیان تکلیف پیدا کر دی۔ اب بھی اُس نے غیر معمولی صبر و استقلال سے کام لیا۔ اور رقابت کے اس جوش کو دباتی رہی۔ مگر اب یہ حالت ہو گئی کہ جب کبھی ایڈگر کو دیکھتی تو وہ سب خیالات دفعۃً بجوش و خروش کے ساتھ یاد آجاتے۔ اور اُس وقت وہ ضبط نہ کر سکتی اس کی اس حالت نے ایڈگر کو پریشان کر دیا۔ اور اُس نے اپنے دل مین خیال کیا کہ جس قدر جلد ممکن ہو مجھے اپنی حسین بی بی کے ساتھ قصر النڈل مین چلا جانا چاہیے۔ آخر روانگی کا زمانہ آگیا۔ اور جولیا نے ایڈگر سے آخری ملاقات مین اپنا رنج و الم اور ناامیدی کا اظہار کیا کہ ایڈگر کے دل مین بڑا خوف پیدا ہوا۔ اور اُسے یہ بھی محسوس ہوا کہ اُس کے دماغ مین کچھ خلل ضرور آگیا ہے۔ اصل یہ ہے کہ وہ کئی مہینے سے اپنے جذبات کو دباتی رہی تھی۔ اس سخت ترین دماغی کوشش نے اُس پر ایسا اثر کیا کہ اُس کا دماغ پراگندہ ہونے لگا۔ ایڈگر نے رخصت ہوتے وقت اُس سے بہت خوشامد کی کہ اپنی طبیعت کو سنبھالے اور اپنے جذبات کو روکے رہنا اور اس کا یہ اثر ہوا کہ اُس نے ضبط کی ایک آخری کوشش کی۔ اور خاموش ہو گئی۔ بس اسی حالت مین دونون ایک دوسرے سے رخصت ہو گئے۔

گھر یا رکوس کے جاتے ہی جولیا لاکربی کے دل مین پھر وہی خیالات زور و شور کے ساتھ پیدا ہو گئے - اور اب ایسے جوش و خروش کے ساتھ کہ وہ کسی طرح نہ ضبط کر سکی - اب اُس کی یہ حالت ہو گئی کہ اختیار سے باہر تھی - وہ فوراً گھر مین آئی - بوڑھی ماں کے سینہ سے لپٹ گئی - اور جو واقعات پیش آئے تھے سب بیان کر دیے اپنی بے عزتی - اپنے خراب کرنے والے کی شادی - اور آخر مین اُس سے جدا ہونا سب کہہ دیا - وہ بوڑھی عورت اس وقت تک اپنی بیٹی کو پارسائی اور عصمت کی دیوی سمجھ رہی تھی - یہ باتین سنتے ہی اُس کے دل کو ایسا سخت صدمہ پہونچا کہ دفعۃً گر پڑی اور بیہوش ہو گئی - اس کے بعد پھر اُس کی حالت نہ سنبھل سکی - اور اسی صدمہ مین اُس نے چند روز کے بعد جان دے دی - اُس کا شوہر یعنے جولیا کا باپ بھی اس صدمہ سے ایسا شکستہ دل ہو گیا کہ اُس نے بھی اپنی بی بی کے دو تین روز بعد انتقال کیا - اس طرح فقط ایک ہفتہ کے اندر اُس جھونپڑے مین ایسی تباہی آئی کہ معلوم ہوا کسی تباہ کن فوج نے تباہ و برباد کر دیا ہے - بدقسمت جولیا ان صدمون سے اس قدر پریشان ہوئی کہ اُس کے ہوش و حواس درست نہ رہے اب وہ آپے سے باہر تھی - اپنے گھر سے نکل کھڑی ہوئی جو اُسی کے ہاتھون ویران ہو گیا تھا - اب اُس کے دل مین اس کے سوا اور کوئی خیال نہ تھا کہ اُس شخص کو ڈھونڈھ نکالے جسے وہ اس قدر چاہتی تھی - اور جس کی وجہ سے یہ سب تباہیان اُس پر آئی تھین - لہذا وہ آوارہ و سرگردان ہائی لینڈ کی جانب چل کھڑی ہوئی -

---

چھیانوےوان باب

گزشتہ واقعات کا دوسرا حصہ

تباہ حال جولیا کئی روز کے بعد پھرتی پھراتی قصر النڈیل کے چند میل ادھر پہونچ گئی - اور ایک گاؤن کے قریب سے گزری جس کے پاس سینٹ کتھبرٹ کی خانقاہ واقع ہے - یہان اُسے شریف اور نرم دل نادر لیڈی صرف

پھٹے پُرانے کپڑے پہنے پہاڑ دن مین پھرتے ہوے دیکھا۔ مقدس پادری صاحب کے ہمدردی کے الفاظ نے اُس کو اپنی طرف متوجہ کر لیا۔ اور اُس نے مختصر الفاظ مین اپنی تباہی و پریشانی کی داستان کہہ سنائی۔ اُس نے کسی کا نام نہین ظاہر کیا تھا۔ فقط اتنا بتا دیا کہ ایک بہت بڑے سردار اور امیر نے مجھے دھوکا دیا ہے مگر مین اُس کا نام نہین ظاہر کرون گی۔ اب اُس نے ایک لڑکی کے ساتھ شادی کر لی۔ اور اس راز کے ظاہر ہو جانے نے میرے والدین کو شکستہ خاطر کر کے قبل از وقت قبر مین پہونچا دیا۔ اور اسی وجہ سے مین نکل کھڑی ہوئی اور دنیا مین آوارہ و سرگردان پھر رہی ہون۔

فادر یوسٹس نے فوراً اُسے ایک چھوٹا سا مکان بتا دیا جو اُس گاؤن کے باہر خالی پڑا تھا۔ اور جس پر خانقاہ والون کا قبضہ تھا۔ اور جو لیا اُس مین رہنے لگی۔ اس آوارہ گردی نے اُس کے دل مین اب ایک دوسرا ہی جوش پیدا کر دیا تھا۔ اب اُسے اپنی تکلیفون کا احساس پیدا ہوا جس کا لازمی نتیجہ یہ تھا کہ اُسے انتقام کا خیال آئے۔ اور فادر یوسٹس نے کئی بار کی ملاقاتون مین معلوم کر لیا کہ وہ اپنے دل کو دین کے بابرکت خیالات مین مشغول کر کے تسلی دینا نہین چاہتی بلکہ ہر وقت اپنے معاملات مین سوچا کرتی ہے۔ اور اب سب سے زیادہ اُسے انتقام لینے کا خیال ہے۔ مقدس پادری نے بہت کوشش کی کہ دین کے پاک و صاف خیالات اُس کے دل مین ڈال کے بہ نسبت اس راستے کے کسی دوسرے راستے پر ڈال دین۔ مگر اُن کی سب کوششین بیکار ثابت ہوئین۔

اس اثنا مین فادر یوسٹس نے دل مین ایک عجیب وغریب خیال قائم کیا تھا۔ اُنھون نے خواب مین دیکھا تھا کہ میری زندگی کا قبل از وقت خاتمہ ہو جائے گا۔ یعنی مین ایک افسوس ناک طریقے پر مار ڈالا جاؤن گا۔ اس خواب مین اُنھون نے اُس شخص کی صورت بھی دیکھ لی تھی جو اُن کا قاتل ثابت ہونے والا تھا۔ اب اُن کے اُس وقت کے حیرت و استعجاب کا ہمارے ناظرین خود ہی اندازہ کر سکتے ہین جب ایک دن اُنھون نے جولیا لاکربی (جس کے نام سے وہ اب تک ناواقف تھے) کے پاس آ کے دیکھا کہ وہی شخص جو خواب مین اُنھین اپنا قاتل نظر

آیا تھا بیٹھا اس عورت سے باتیں کر رہا ہے! یہ شخص انگس ڈنمن تھا۔ فادر پوسٹس نے اپنی خانقاہ کی حد کے باہر کبھی قدم نہیں رکھا تھا اور اس کی حد فقط اس کے چھوٹے گاؤں قرب و جوار کی زمینوں تک تھی لہذا وہ نہ جان سکے کہ یہ کون شخص ہے۔ جیسا ہم اپنے ناظرین کو اوپر بتا چکے ہیں کہ انگس ڈنمن کا یہاں پہونچ جانا محض ایک اتفاقی امر تھا۔ وہ بھی اس طرف بہت کم آیا کرتا تھا۔ آج کسی ضرورت سے ادھر آ نکلا تو اس نے جولیا لاکربی کو دیکھا۔ گویا دونوں نے ایک دوسرے کو پہچان لیا۔ اور باتیں کرنے لگے۔ عین اس وقت فادر پوسٹس بھی وہاں آ پہونچے۔

مگر دونوں میں کیا باتیں ہو رہی تھیں؟ انگس ڈنمن کو دیکھتے ہی جولیا آپے سے باہر ہو گئی۔ اور بڑے زور شور کے ساتھ اپنے دلی جذبات کا اظہار کرنے لگی اور آخر میں کہا کہ میں نے اب اپنے دل میں عہد کر لیا ہے کہ نہایت سخت انتقام لوں [illegible] انگس ڈنمن اس کی باتوں کو خاموشی کے ساتھ سن رہا تھا۔ اب واقعہ یہ تھا کہ وہ اپنے جدید آقا یعنی سر مارکوس الندل سے خوش تھا۔ لہذا جولیا کی زبانی یہ باتیں سن کر اسے بہت خوشی ہوئی۔ بلکہ وہ بار بار اپنے الفاظ سے جولیا کو زیادہ مشتعل کرتا تھا۔ اس نے کہا کہ واقعی تمھارے ساتھ بڑی بے رحمی اور دغا بازی کی گئی ہے۔ فادر پوسٹس کے اچانک آ جانے سے دونوں گھبرا گئے کہ کہیں پادری صاحب نے ہماری باتیں تو نہیں سن لیں۔ لیکن ان کے پہلے جملہ ہی سے دونوں کو اطمینان ہو گیا کہ انھوں نے ایک لفظ بھی نہیں سنا ہے۔ انھوں نے انگس ڈنمن سے ایک ایسی بات کہی جس سے [illegible] کو بہت تعجب ہوا۔ انھوں نے اس سے پوچھا "کیا تمھیں میرے ساتھ کوئی دشمنی ہے؟" انگس نے جواب دیا "نہیں" کیونکہ اس نے فادر پوسٹس کو کبھی نہیں دیکھا تھا اور نہ یہ جانتا تھا کہ آئندہ کیا واقعات پیش آنے والے ہیں۔ قسمت میں کیا لکھا ہے اور وہ خواب جو پادری نے دیکھا تھا کس طرح پورا ہوگا۔

انگس نے قصر الندل میں واپس آتے ہی موقع پا کے نوجوان ایڈگر کو خبر کر دی کہ جولیا لاکربی یہاں آ پہونچی ہے۔ آئڈگر یہ سنتے ہی بہت پریشان ہوا [illegible] یہ معلوم کر کے کہ وہ انتقام کا عہد کر کے آئی ہے۔ اسے بہت خوف ہوا۔ وجہ یہ تھی کہ اسے دو قسم کے اندیشے تھے۔ اول یہ کہ میری بی بی کو یہ سب باتیں معلوم ہو جائیں گی۔ دوسرے یہ کہ خانقاہ

سینٹ کتھ برٹ کے پادریون کو بھی یہ راز جو لیا کی زبانی معلوم ہو جائے گا اور وہ مقدس لوگ مجھ سے نفرت کرنے لگین گے۔ اِن باتون پر غور کرنے کے بعد اُس نے ارادہ کیا کہ مین خود جا کے جو لیا سے ملون اور اگر ممکن ہو تو کوئی ایسی تدبیر کرون کہ وہ مطمئن ہو جائے اور کوشش کر کے اُسے پادریون کے اثر سے نکال لون۔ اُس نے انگس کو حکم دیا کہ قصر کے قریب ایک چھوٹا مکان اُس کے لیے مہیا کر لیا جائے اور یہ کارروائی اس طرح عمل مین آئے گویا خود مارکوس کو اس سے کوئی تعلق نہین۔

اس اثنا مین انگس دو تین دفعہ خانقاہ کے قریب جو لیا لاکربی کے پاس گیا اور اُسے اپنے عاشق سے ملنے پر آمادہ کیا۔ چند روز بعد نوجوان مارکوس اور اُن کا داروغہ انگس ونٹن دونون تیز اور چیت و چالاک گھوڑون پر سوار ہوئے اور اُس گاؤن مین پہونچے جو خانقاہ کے متعلق تھا۔ انگس ونٹن دونون گھوڑون کو پکڑ کے جو لیا کی جھونپڑے کے دروازے پر کھڑا ہو گیا۔ اور ایڈگر اندر داخل ہوا۔ جو لیا نے اپنے عاشق کو آنکھون کے سامنے دیکھا تو اُس کی عجیب حالت ہوئی کئی منٹ تک وہ خاموشی کے ساتھ اُس کی صورت دیکھتی رہی۔ اُس کے دل مین عجیب غریب متضاد خیالات موجزن تھے۔ وہ اپنے دل مین غور کر رہی تھی کہ اس سے شوق کے ساتھ ملون یا حقارت کے ساتھ کہہ دون کہ اب مجھ سے اور تم سے کوئی تعلق نہین رہا وہ اپنے دل مین غور کر رہی تھی کہ مین اُس کے سینے سے لپٹ جاؤن یا اپنا خنجر اُس کے دل مین پیوست کر دون۔ وہ ابھی کوئی فیصلہ نہین کر سکی تھی کہ اُسے نظر آیا ایڈگر میری طرف پر شوق نظرون سے دیکھ رہا ہے۔ دفعتہً اُس کی نرم دلی عود کر آئی اور اب اُس مین ضبط کی تاب نہ تھی۔ فوراً جھپٹ کر ایک آہ سرد کے ساتھ ایڈگر کے سینے سے لپٹ گئی اب اُس کے دل مین نہ انتقام کا خیال تھا اور نہ اتنی قوت تھی کہ بے وفائی پر اُسے لعنت ملامت کرے۔ مارکوس مین بھی اتنی اخلاقی جراُت نہ تھی کہ اُسے اپنے آغوش سے علیحدہ کر دیتا۔ وہ سمجھ رہا تھا کہ مین اپنی حسین بی بی مارگرٹ کے ساتھ دغابازی کر رہا ہون۔ مگر اِس بات کی جراُت نہ کر سکا کہ جو لیا کو علیحدہ کر دیتا۔ وہ اُس کے حال پر افسوس کر رہا تھا اور اُس سے ڈرتا بھی تھا۔ اُس نے جو لیا کی زبانی سُنا کہ اُس کے والدین اس رنج و الم مین مبتلا ہو کے مر گئے۔ لہذا یہ معلوم کرنے کو

بعد کہ میری وجہ سے یہ کیسی مصیبت مین مبتلا ہوئی ہے اور مین نے اِسے کیسا نقصان پہونچایا ہے اس کے ساتھ کسی قسم کی سرد مہری نہ کرسکا۔

عین اُس وقت فادر لوسٹس جولیا لاکری سے ملنے کے لیے جھونپڑے کیطرف آرہے تھے۔ پھر اُنھین یہ دیکھ کے کہ وہی شخص جو میرا قاتل ثابت ہونے والا ہے یہان کھڑا ہے بہت تعجب ہوا۔ اِس وقت ایڈگر ونٹن نے اپنی عادت کے خلاف سخت لہجے مین پادری سے کہا کہ "اب آپ اس عورت کے معاملات مین دخل نہ دین"۔ شریف پادری پر اُن کے الفاظ اور لہجے نے بڑا اثر کیا۔ پھر جب اُنھون نے یہ دیکھا کہ ایک کشیدہ قامت خوش وضع شہسوار جھونپڑے سے نکلا۔ گھوڑے پر سوار ہوا۔ اور ایڈگر ونٹن کے ساتھ نہایت تیزی کے ساتھ روانہ ہوگیا تو اُنھین جولیا کے متعلق بڑا خوف پیدا ہوا۔ فادر لوسٹس اس شہسوار کی صورت نہ دیکھ سکے۔ کیونکہ وہ تیزی کے ساتھ چل دیا تھا۔

مگر مارکوس نے جولیا سے اتنی دیر مین یہ کہہ دیا تھا کہ مین کل صبح کو پھر آؤن گا۔ اس وقت تم میرے ساتھ چلنے کے لیے تیار رہنا۔ کیونکہ مین نے تمھارے لیے ایک مکان کا بندوبست کرلیا ہے۔ جہان تم اِن پادریون اور گاؤن والون کی نظرون سے پوشیدہ رہ سکوگی۔ اس کے بعد دن بھر جولیا کے دل مین عجیب و غریب خیالات پیدا ہوتے تھے۔ کسی وقت ایڈگر کی خیالی تصویر اُس کی نظرون کے سامنے سے نہ ہٹتی تھی۔ مگر اِس کے ساتھ ہی یہ خیال بھی ایک لمحہ کے لیے اُس کے دل سے زائل نہین ہوا کہ مجھے اس کی وجہ سے کتنا نقصان پہونچا ہے۔ اور میرے والدین نے کس افسوس ناک طریقے سے جان دی ہے۔ اب اُس کے دل مین نوجوان مارکوس کی محبت بھی تھی۔ اور عداوت بھی۔ رات بھر وہ پریشان خواب دیکھتی رہی۔ صبح ہوئی اور حسین نوجوان ایڈگر آیا۔ جولیا اُس کی صورت دیکھتے ہی سب باتین بھول گئی۔ اب اُس کے دل مین سوا اُس وقت کی عارضی خوشی کے اور کوئی خیال نہ تھا۔ ایڈگر اپنے وعدے کے مطابق جولیا کو پہونچانے کے لیے آیا تھا۔ اور اپنے ساتھ ایک خوشنما چادر بھی لیتا آیا تھا۔ تاکہ وہ اُسے اوڑھ لے۔ اور لوگون کو یہ دیکھ کے تعجب ہو کہ ایک خوش پوشاک شہسوار ایک ایسی عورت کو لیے جاتا ہے جو معمولی دہقانون کے کپڑے پہنے ہے جیسے ہی وہ جھونپڑے سے نکلی اور دروازے کے باہر قدم رکھا۔

دفعتاً اُس کے دل مین یکایک یہ خیال پیدا ہوا- کہ مین نے سخت غلطی کی ہے اور بڑی مصیبت مین مبتلا ہونے والی ہون- یہ خیال آتے ہی وہ رُکی- مگر آیڈگر کی صورت دیکھتے ہی یہ پریشان خیالات رفع ہو گئے- اور اُس کے ساتھ اُس مقام پر آئی جہان اینگس ونٹن گھوڑون کو پکڑے کھڑا تھا- ایک ہی لمحہ مین وہ آیڈگر کے پیچھے گھوڑے پر سوار ہو گئی- اور دونون ہاتھون سے آیڈگر کو مضبوط پکڑ لیا- دونون روانہ ہوئے- آیڈگر اور جولیا ایک گھوڑے پر اور اینگس ونٹن دوسرے پر- اتنے مین تینون کو نظر آیا کہ خانقاہ سینٹ کتھبرٹ کے چند پادری ہمین غور سے دیکھ رہے ہین-

لیکن اس کا خیال نہ کیا اور نہایت تیزی کے ساتھ چل کھڑے ہوئے اور گھوڑون کی ٹاپون کی آواز پہاڑون مین گونجنے لگی- تھوڑی دیر مین اور آوازین بھی اُن کے کانون مین آنے لگین- اور اُنھین یقین ہو گیا کہ کوئی سوار ہمارے تعاقب مین ہے- اس سے نوجوان مارکوس کے دل مین بڑا خوف پیدا ہوا- اس لیے کہ وہ کسی عورت کے بھگا لے جانے کا الزام اپنے اوپر نہین عائد کرانا چاہتا تھا اور عورت بھی کون جسے خانقاہ سینٹ کتھبرٹ کے پادریون نے اپنے علاقے کے ایک جھونپڑے مین پناہ دی تھی- یہ خیال آتے ہی نوجوان مارکوس نے داروغہ کو حکم لیا کہ پیچھے ٹھہر جاؤ- اور تعاقب کرنے والے کو کسی غلط راستے پر لگا دو- ساتھ ہی مارکوس نے اپنے گھوڑے کو غیر معمولی تیزی کے ساتھ بھگایا- اور جولیا لاکربی اُس کے پیچھے خوب مضبوطی سے کمر پکڑے بیٹھی رہی-

اینگس ونٹن نے اپنے آقا کے حکم کے مطابق اپنے گھوڑے کو روک لیا- اور تعاقب کرنے والے کی طرف واپس چلا- یہ تعاقب کرنے والے خود پادری یوسٹس تھے- داروغہ کا اور اُن کا ایک ایسی جگہ سامنا ہوا جہان سڑک ڈھالو چٹان کے نیچے اور گہرے غار کے کنارے تھی- یہان سے پچاس گز جا کر اس سڑک کی تین شاخین ہو گئی تھین- ایک مغرب کی جانب- دوسری قصر الندٹل کی طرف- اور تیسری جنوبی علاقے کو- نوجوان مارکوس قصر الندٹل کی جانب گیا تھا- فادر یوسٹس نے ان سوارون کو اسی چٹان کے دامن تک دیکھا تھا- اور اُس کے بعد وہ اُن کی نظر سے غائب

ہو گئے تھے۔جب وہ خود اُس مقام پہ پہونچے تو آگے نہ بڑھ سکے۔کیونکہ وہی شخص جس کو اُنھون نے خواب مین اپنا قاتل دیکھا تھا دفعۃً اُن کی نظر کے سامنے آیا۔اور راستہ روک کے کھڑا ہو گیا۔

پادری کے دل مین فوراً ایک خوف پیدا ہوا اور محسوس ہوا کہ میرا آخری وقت قریب آ گیا ہے۔اُنھون نے فوراً صلیب ہاتھ مین لے لی۔ اور شہادت کے خیال نے اُن کے دل کو کسی قدر مطمئن کر دیا۔اب اُنھون نے اینگس ونٹن سے کہا راستے سے ہٹو اور مجھے نکل جانے دو۔داروغہ نے وحشیانہ لہجے مین کہا مین آپ کو آگے نہ جانے دون گا۔" اس کے بعد دونون مین سخت کلامی ہوئی۔اور اینگس ونٹن نے جوش مین آ کے فادر لوسٹس کو گھوڑے سے کھینچ کے گرا دیا۔اور گھوڑا بھڑک کے بڑی تیزی سے بھاگا۔اب پادری زمین سے اُٹھا اور بھاگنے کا ارادہ کر رہا تھا کہ دفعۃً اینگس کے دل مین خیال آیا کہ پادریون کے ساتھ بُرا سلوک کرنے یا اُن پہ حملہ کرنے کی کیسی سخت سزا ہے۔اس لیے اپنے گھوڑے پہ سے کودا۔اور پادری کو پہاڑ کے غار مین ڈھکیل دیا۔

چیخ کی ایک نہایت ہول ناک آواز پہاڑیون مین گونجی اور اُس کے بعد بالکل خاموشی تھی۔اینگس ونٹن نے غار کے کنارے جھک کے نیچے دیکھا۔اور نظر آیا کہ غار کی تہ مین پادری بے حس و حرکت پڑا ہوا ہے۔ایک لمحہ بھر کو اُس کے دل مین سخت افسوس پیدا ہوا۔مگر یہ خیال کر کے کہ اس حرکت سے مین نے اپنے آپ کو ہاتھ جلائے جانے یا سخت جرمانہ دینے یا شدید قید بھگتنے سے بچا لیا جو کسی پادری پہ حملہ کرنے کی عام سزا ہے تھین مطمئن ہو گیا۔اب گھوڑے پہ سوار ہو کے وہ واپس جانے کو تھا کہ کان مین آواز آئی جیسے کوئی میرا نام لے کے مجھے پکارتا ہے نظر اُٹھا کے دیکھا تو نظر آیا کہ لاٹ کرڈیک اپنی بندوق کندھے پر رکھے پہاڑی کی چوٹی پر کھڑے ہین۔

اب البتہ اینگس ونٹن کے دل مین اصلی دہشت پیدا ہوئی۔کیونکہ نوجوان لاٹ کرڈیک کی نظرون سے نمایان تھا کہ اُنھون نے اس قاتلانہ کارروائی

کو دیکھ لیا ہے۔ مگر اُس وقت اُس کو کسی قدر اطمینان ہوا۔ بلکہ بہت تعجب ہوا جب دیکھا کہ لاٹ کریڈک اُتر کے اینگس ونٹن کے قریب آئے اور کہا "دوست اینگس۔ تم مجھے چغل خور نہ تصور کرو۔ مگر ہان اس رازداری کے معاوضہ مین اتنا بتا دو کہ یہ کیا واقعات ہین۔ ابھی مین نے دیکھا کہ بھائی جان ایک گھوڑے پر تیزی کے ساتھ چلے جاتے ہین اور ایک عورت چادر مین لپٹی ہوئی اس طرح اُن کے پیچھے لگی بیٹھی ہے کہ گویا اُن کی معشوقہ ہے۔ مین نے یہ بھی دیکھا کہ پادری نے تعاقب کیا۔ تم واپس آئے۔ اور اُس کے بعد یہ سانحہ ہوش ربا پیش آیا۔"

یہ کہتے وقت لاٹ کریڈک نے معنی خیز طریقے سے غار کی طرف اشارہ کیا۔ اینگس ونٹن نے مختصر الفاظ مین اپنے نوجوان آقا سے تمام واقعات صاف صاف بیان کر دیے۔ کریڈک کو اس گھڑی تک اپنے بھائی کے عشق و محبت کی خبر نہ تھی۔ اب انھون نے یہ واقعات دارو غہ کی زبانی سُنے۔ پھر اُس سے کہا "اچھا اینگس اب تم گھوڑے پر سوار ہوکر جلدی بھائی جان کے پاس جاؤ۔ یہ تو تم ابھی کہہ چکے ہو کہ اس واقعہ کو جو ابھی پیش آیا تم اُن کے سامنے نہ بیان کرو گے۔ اچھا یہی سہی جو جی چاہے کرو۔ لوگ جانین گے کہ پادری صاحب خود ہی اِس غار مین گر پڑے۔ مین تمھارا راز فاش نہ کرون گا۔ مگر یاد رکھو کہ بھائی جان کو یہ بھی بتانے کی ضرورت نہین ہے کہ یہان مین تم سے ملا۔ یا مین اُن کے رازون سے واقف ہو گیا۔"

اینگس ونٹن ان احکام کی تعمیل پر خوشی سے آمادہ ہو گیا۔ اپنے گھوڑے پر سوار ہوا۔ اور مارکوئس کے پیچھے روانہ ہو گیا۔ اس اثنا مین انڈگر اُس مکان مین پہونچ گیا تھا جو لیالا کرنی کے لیے تیار کیا گیا تھا۔ یہ ایک خوشنما اور صاف ستھرا چھوٹا سا مکان تھا اُسی احاطہ مین ایک گائے اور چند بکریان بندھی تھین۔ اور نعمت خانہ مین بہت سی پُر لطف غذائین تھین۔ اینگس ونٹن نے جو دغا بازی و مکاری مین بے نظیر تھا چرب زبانی سے اپنے شریف آقا کو یقین دلا دیا کہ پادری صاحب مجھے نہین ملے۔ وہ مجھ سے پہلے ہی واپس چلے گئے۔

اور اس واقعہ کو داروغہ نے ایسی متانت کے ساتھ بیان کیا کہ نوجوان مارکوئس الندڈیل کو اس کی سچائی مین ذرا بھی شک و شبہہ نہ رہا۔

جولیا کو اس کے نئے مکان مین چھوڑکے نوجوان مارکوئس اور انیگس ڈنٹن قصر مین واپس آئے۔ دوسرے دن صبح کو فادر پوسٹس کی لاش اُن کے دو دو دستون آگنے سٹس اور ٹونی فیس کو غار کی تہ مین نہایت بری حالت مین پڑی ہوئی ملی۔ جہان سے وہ اُس کو خانقاہ مین اُٹھالے گئے۔ اور مذہبی رسوم کے ساتھ دفن کر دیا اُس کی خبر جب قصر الندڈیل مین پہونچی تو نوجوان مارکوس نے بھی خیال کیا کہ یہ اتفاقی حادثہ تھا۔ یہ بات اُن کے وہم و گمان مین بھی نہ تھی کہ بدقسمت پادری نے انیگس ڈنٹن کے ہاتھون جان دی ہے۔ مگر ایک ایسا شخص بھی موجود تھا جو اس راز سے واقف تھا اور چاہتا تھا کہ اس راز کی بدولت داروغہ سے ایک نہایت ہی ذلیل اور خوفناک کام نکالے۔ یہ لارڈ کریڈک تھا۔ اُس نے کئی بار موقع پا کے انیگس ڈنٹن سے خفیہ طور پر باتین کین اور اُس سے کہا مین تمھارا راز اسی صورت مین نہ ظاہر کرونگا کہ اُس کے معاوضہ مین تم میری ایک چھپی خدمت انجام دو۔ انیگس ڈنٹن کا دل ہر قسم کی برائی قبول کرنے کے لیے پہلے سے تیار تھا۔ چنانچہ اس قتل کے واقعہ نے اُسے بالکل لارڈ کریڈک کے قبضہ مین کر دیا۔ چونکہ وہ ایک جرم کا ارتکاب کر چکا تھا لہذا دنیا کے عام مجرمون کی طرح اس کے چھپانے کی کوشش مین ہر کام کے لیے تیار ہو گیا۔ چنانچہ جب لارڈ کریڈک نے اشارون اشارون مین ایک نہایت ہی ناپاک اور خوفناک تجویز جو اُن کے ذہن مین پہلے سے موجود تھی ظاہر کی تو وہ فوراً اُس مین شریک ہونے کو آمادہ ہو گیا پھر جب لارڈ کریڈک نے اپنی وہ تجویز صاف الفاظ مین بیان کی تو بھی اُس سے انیگس ڈنٹن نے مطلق اختلاف نہین کیا۔ اصل یہ ہے کہ لارڈ کریڈک نہایت ہی حریص و طامع شخص تھے۔ اور اپنے بھائی کے اعلیٰ رتبے کو حسد کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ وہ شان و شکوہ اور نمایش کے بھی دلدادہ تھے۔ لہذا اُس عظیم الشان دولت کی طرف بھی اُن کی نظر پڑتی

جو اُن کے بڑے بھائی کے قبضہ مین تھی جس کو حاصل کر کے وہ امیر کبیر بن سکتے تھے۔ لہذا لارڈ کریڈک نے ارادہ کر لیا کہ جس طرح ممکن ہو اپنے بڑے بھائی سے راستہ صاف کر کے خود ہی النڈیل کے علاقہ اور خطاب کو حاصل کرین۔

یہ ہم پہلے بیان کر چکے ہین کہ آنگس ونٹن کو نوجوان مارکوس کے ساتھ کوئی خاص محبت نہ تھی۔ مگر اس کی بھی کوئی خاص وجہ نہ تھی کہ اُن سے نفرت کرتا۔ لیکن ہان اتنا ضرور تھا کہ مارکوس اپنے معاملات کو نہایت سختی کے ساتھ دیکھتے۔ آمدنی اور خرچ کی بخوبی جانچ کرتے اور علاقے کے کامون کی ایسی دیکھ بھال کرتے کہ اینگس ونٹن کے ہاتھ مین کوئی عاملانہ قوت نہ تھی۔ لہذا اُس کو محسوس ہونے لگا کہ مین فقط نام کے لیے داروغہ ہون فی نفسہ میری کوئی حقیقت نہین ہے میرے ذریعہ سے فقط مارکوس کے احکام کی تعمیل ہوا کرتی ہے۔ لیکن آنگس حوصلہ مند شخص تھا۔ چاہتا تھا کچھ اختیارات ضرور حاصل ہون۔ اسی وجہ سے اس طریقۂ انتظام کو جو اُن کے بڑے نے رائج کر دیا تھا وہ ناپسند کرتا۔ پس یہی چیز تھی جس نے اُسے پہلے سے مارکوس کے خلاف کر رکھا تھا۔ ان دلی ہوسون کے بعد جب اس نے لارڈ کریڈک کی خوفناک تجویزون کو غور سے سُنا تو خود بھی آمادہ ہو گیا۔ الغرض کئی مخفی مشورون کے بعد یہ طے پایا کہ اس تجویز کے عمل مین لانے کے لیے ایک مناسب موقع تلاش کیا جاوے۔

مارکوس النڈیل اور اُن کی دُلھن کے قصر النڈیل مین آنے کی دعوتون کا سلسلہ کئی ہفتون تک جاری رہا۔ آخر سب مہمان یکے بعد دیگرے رخصت ہو کے اپنے گھرون کو گئے۔ اور سب کے بعد لارڈ کریڈک بھی اپنے بھائی اور بھاوج سے رخصت ہوا۔ اور ارادہ کیا کہ چند روز انگریزی دارالسلطنت مین جا کے بسر کرے۔ لیکن اس سفر کے برداشت کرنے کی غرض اپنا مقصد حاصل کرنا تھا۔ سب سے پہلے تو اُس نے یہ خیال کیا کہ چند روز اسکاٹ لینڈ سے باہر رہون گا تو کسی کے دل مین یہ خیال

نہ گزرے گا میں اپنے بھائی کی جان لینے کے لیے سازش کر رہا ہوں۔
دوسری وجہ یہ تھی کہ وہ چاہتا تھا انگلستان میں چند ایسے لوگوں کو بہم پہونچاؤں
جو اس قاتلانہ کارروائی میں میری مدد کریں خود اپنے وطن کے لوگوں تک کو
وہ اس امر میں راز دار نہیں بنانا چاہتا تھا۔ تیسرے یہ خیال تھا کہ میں جب لندن
میں ہوں گا یہ ظاہر یہ مشہور ہو گا کہ میں لندن میں ہوں تو ایسے وقت اگر وہ
قتل و خون کی کارروائی عمل میں آئے گی تو کسی کو ذرا بھی شبہہ نہ ہو سکے گا کہ اس
معاملہ میں میرا کچھ بھی دخل ہے۔ لہذا یہ کہنا چاہیے کہ یہ سفر اُن کی مجوزہ کارروائی
کا ایک جزو اعظم تھا۔ لہذا چلتے وقت اُنھوں نے تمام باتوں کو خوب اچھی طرح
اینگس ونٹن کے ذہن نشین کر دیا۔

ادھر نوجوان مارکوس النڈیل اس اثنا میں وقتاً فوقتاً جولیا لاکربی
کے مکان پر جاتا رہا۔ لیکن ہمیشہ چھپ کے اور اس احتیاط کے ساتھ کہ اینگس ونٹن
کے سوا کسی کو یہ راز نہ معلوم ہو سکے۔ لیکن یہ ملاقاتیں پاکیازی اور بیگناہی
کی نہ تھیں چنانچہ چند روز میں جولیا لاکربی کو معلوم ہوا کہ میں ایک بچے کی ماں
ہونے والی ہوں۔ اس زمانہ میں مارگریٹ نے بھی شوہر کو خبر دی کہ میں چند
روز میں اپنی باہمی محبت کا ثبوت دینے والی ہوں۔ یہ سنکر مارکوس
النڈیل کو بڑی خوشی ہوئی کہ عنقریب اس جائیداد اور خطاب کا وارث
پیدا ہونے والا ہے۔ مگر اتنا ہی جولیا لاکربی کے تعلقات نے اُسے پریشان
کر دیا۔ اس اثنا میں جولیا نے پھر عجیب و غریب خیالات ظاہر کرنا شروع
کر دیے۔ کبھی کہتی مجھے علانیہ اپنی معشوقہ تسلیم کر لو تاکہ تمھارے مخفی تعلقات
سے مجھے لوگوں کی نظر میں شرمندگی نہ ہو کہ میں بغیر نکاح کے حاملہ ہوں۔ کبھی
کہتی اب مجھے قصر میں رہنے کی اجازت دو۔ اور تمام عزتیں جو مارگریٹ
کو حاصل ہیں اُن میں مجھے بھی شریک کرو۔ اور بعض اوقات اس قدر
حد سے گزر جاتی کہ اکثر کر سے اس بات کا مطالبہ کرنے لگتی کہ اپنی بیوی
مارگریٹ کو نکال دو۔ اور اپنا وہ عہد پورا کرو جو تم نے پہلے مجھ سے
کیا تھا۔ یعنی مارگریٹ کے ساتھ اپنے نکاح کو ناجائز قرار دو اور میرے

ساتھ گرجے مین چل کے نکاح پڑھالو۔
جولیا کے ان تقاضون سے نوجوان مارکوس بہت پریشان ہوا
مگر یہ دیکھ کے کہ جب اُسے سمجھایا جاتا ہے کہ تمھارے مطالبات کس قدر غیر واجبی ہین تو وہ خاموش ہوجاتی ہے وہ ذرا مطمئن ہوجاتا۔ مگر تھوڑی ہی دیر بعد پھر جولیا کی نہی حالت ہوجاتی اور پھر جوش و خروش کے ساتھ وہی مطالبات کرنے لگتی۔ اور کہتی اگر میری خواہشین نہ پوری کردی گئین تو مین سیدھی لیڈی آلدگریٹ کے پاس چلی جاؤن گی۔ اور سارے واقعات اُن سے بیان کردون گی۔
اب مارکوس راز کے افشا ہوجانے کے خوف سے بہت پریشان تھا۔ آخر اُس نے مجبور ہوکر اپنے داروغہ سے مشورہ کیا۔ اُس نے اس اثنا مین لارڈ کرڈیک سے نامہ و پیام کا سلسلہ جاری رکھا تھا۔ اور اُنھون نے لندن سے اُس کو ہدایت کردی تھی کہ اپنا کیا طرز عمل رکھے۔ لہذا اُس نے مارکوس اللنڈیل کو مشورہ دیا کہ "حضور مجھے تو یہ نظر آتا ہے کہ جبتک جولیا لاکربی۔ کو خاص قصر کے اندر نہ جگہ دیجاے گی وہ کسی طرح مطمئن نہ ہوگی۔ اُس مکان مین اکیلی پڑے پڑے وہ گھبرایا کرتی ہے اور اسی تنہائی نے اُسکو دیوانہ بنادیا ہے۔ اور یہ سب نتیجہ اُس کا ہے کہ وہ اکیلی رات دن انھین فکرون مین رہتی اور انھین باتون پر غور کیا کرتی ہے اگر اس کی یہ خواہش ایک حد تک پوری کردی جائے گی تو یقین ہے کہ کسی قدر مطمئن ضرور ہوجائے گی۔ اس تنہائی سے نجات پانے کے بعد وہ یقیناً مطمئن ہوجائے گی۔ اور آپ کی خواہش کے مطابق خاموش رہے گی"۔
اصل یہ ہے کہ مارکوس اللنڈیل مین اخلاقی کمزوری ضرور تھی۔ اور یہی وجہ تھی کہ جب اُنھون نے اپنے آپ کو اس پریشانی مین پایا تو اُن کی سمجھ مین نہ آتا تھا کہ کیا کرین۔ خود کوئی راے نہ قائم کرسکے۔ لہذا داروغہ سے مشورہ کیا۔ علاوہ برین اب اُن کو اس بات کا بھی اندیشہ تھا کہ کوئی مجھے جولیا لاکربی کے پاس جاتے دیکھ نہ لے چنانچہ فوراً داروغہ

کے مشورے پر عمل کرنے پر آمادہ ہو گئے۔ اینگس ونٹن نے اُنھیں یہ مشورہ دیا تھا کہ عنقریب لیڈی مارگریٹ کے لڑکا ہونے والا ہے۔ لہذا اس بچہ کو دودھ پلانے کے لیے کسی عورت کی ضرورت پیش ہی آئے گی۔ جولیالاکربی کو اسی حیثیت سے قصر کے اندر جگہ دیجاسے پھر قبل اس کے کہ خود مارکوس کی بی بی سے اجازت لی جائے۔ اینگس ونٹن نے سارے قصر مین یہ خبر مشہور کردی کہ جولیا لاکربی نہایت شریف اور اعلی درجے کی عورت ہے اس کے شوہر نے چند مہینے ہوئے اُسے چھوڑ دیا ہے۔ اس لیے وہ نہایت قابل رحم عورت ہے۔ نیک اور شریف مارگریٹ نے جب یہ سُنا تو خود ہی جا جا کے جولیا سے ملنے لگی۔ بلکہ کپڑون اور کھانے کا بھی اُس کے لیے اچھا انتظام کردیا۔ چندروز بعد خود مارگریٹ نے یہ تجویز کی کہ جولیا کو اناکی حیثیت سے قصر مین رکھ لیا جائے اور جولیانے بھی اسی راے کو پسند کر لیا۔

اس موقع پر ہم اتنا بتا دینا چاہتے ہین کہ اُس زمانہ مین ایک مقام سے دوسرے مقام کو خطوط قاصدون اور سوارون کے ذریعہ سے بھیجے جاتے تھے۔ اور یہ نہین تو یہ ہوتا کہ اُدھر لے جانے والا کوئی مسافر مل جاتا تو وہ خط اُس کے حوالے کر دیا جاتا۔ فقط خوش حال اُمرا آپس مین خط و کتابت جاری رکھتے تھے۔ کریڈک نے اس بات کو بھی اپنی تجویز کا ایک جزاعظم قرار دے دیا تھا کہ اپنے بھائی ایڈگر سے مستقل طور پر سلسلۂ خط وکتابت جاری رکھے۔ اس سے فقط اتنا ہی نہ تھا کہ لوگون پر یہ ظاہر ہوتا کہ اُسے اپنے بھائی کے ساتھ بڑی محبت ہے۔ پھر جب اس کا خط ایڈگر کے پاس پہونچتا تو اُس کے لیے بھی لازم ہوتا کہ کسی کے ہاتھ جواب روانہ کرے۔ اس طریقہ سے کریڈک کے لیے موقع پیدا ہو گیا کہ اینگس ونٹن سے خط وکتابت کرتا رہے۔ کیونکہ وہی شخص جو قصر النڈیل سے ایڈگر کا خط لندن لے جاتا اس بات پر خوشی سے آمادہ ہو جاتا کہ داؤد وغیرہ کا ایک خط بھی لیتا جائے اسی طرح وہی لوگ جو کریڈک کا خط لندن سے قصر النڈیل مین لائے اینگس ونٹن کے نام بھی ایک خط لیتے آتے۔ اسی طرح پھر تیسرے

ہفتہ کم سے کم مہینے میں ایک دفعہ آنگس ونٹن اور لارڈ کریڈک کو ایک خط بھیجنے کا ضرور موقع مل جاتا۔ جولیا لاکربی کے معاملات میں سے ہر ہر بات کی اطلاع آنگس ونٹن کریڈک کو ضرور دیا کرتا۔ اور کریڈک آنگس ونٹن کو وہاں سے بار بار لکھتا کہ جس قدر جلد ممکن ہو اُس عظیم الشان تجویز کے عمل میں لانے کا موقع پیدا کرو۔ کیونکہ انگلستان میں میں نے اس مقصد کے لیے چند لوگوں کو ہموار کر لیا ہے۔

ستانوے وان باب

گذشتہ واقعات کا تیسرا حصہ

جولائی ۱۸۶۶ء میں جولیا لاکربی کے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہوا۔ یہ بچہ قصر النڈیل کے اندر پیدا ہوا۔ چند روز بعد لیڈی مارگریٹ کے بطن سے بھی ایک لڑکا پیدا ہوا۔ طبیبوں نے رائے قائم کی کہ جولیا لاکربی دونوں بچوں کو بخوبی دودھ پلا سکتی ہے۔ لہذا النڈیل کا معصوم وارث بھی اسی کے سپرد کر دیا گیا۔

مگر وہ خوش نہ تھی۔ اُس نے دیکھا کہ جب اس کا بچہ پیدا ہوا تو مارکوس النڈیل نے کوئی پروانہ کی بلکہ نہایت بے رُخی کے ساتھ پیش آئے۔ اس کے بعد جب مارگریٹ کے یہاں لڑکا پیدا ہوا تو نوجوان مارکوس کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی۔ اس واقعہ سے جولیا لاکربی کے دل کو بڑا صدمہ ہوا۔ اُسے نظر آیا کہ میری توہین کی گئی اور مجھ سے زیادہ میرے بچہ کی تحقیر ہوئی۔ کیونکہ مارگریٹ کے بچہ کو جس کا نام بھی ایڈگر رکھا گیا تھا مارکوس نہایت محبت کی نظروں سے دیکھتے۔ اور جولیا لاکربی نے خیال کیا کہ مارگریٹ کو کامیابی ہوئی۔ اور میں ذلیل و خوار کی گئی۔ غرض یہ خیالات اس کے دل میں پیچ و تاب کھانے لگے۔ اس حالت میں اینگس ونٹن اکثر اس سے ملتا اور کوشش کرتا کہ اس کو نوجوان مارکوس سے اور زیادہ بدظن

کرکے ان کے مخالف بنا دیتا- اُس نے نہایت چالاکی کے ساتھ رفتہ رفتہ معاملہ کو اُس کے سامنے پیش کیا- اور کہا اصل تو یہ ہے کہ بھین کو مارگریٹ کی جگہ پر ہونا چاہیے تھا- اور تمھارے ہی بچہ کا وہ لاڈ پیار ہونا چاہیے تھا جو معصوم بے زبان ایڈگر کے ساتھ ہو رہا ہے۔ جولیا نے ان باتوں کو بغور اور توجہ کے ساتھ سُنا اور اینگس ڈنٹن نے جو کچھ کہا اس کو اپنے دل مین رکھ لیا پھر اُنھین امور پر غور کرنے لگی- چند روز بعد اینگس ڈنٹن کو اُس کے کان مین اس بات کے ڈالنے کی بھی جراُت ہوئی کہ اگر تم مارگریٹ کی خدمت کرنا پسند کرو تو یقیناً تمھاری سب دلی خواہشین پوری ہو جائینگی- پھر اینگس نے کنایۃً یہ بھی کہہ دیا کہ اگر واقعی تم مارکوس الینڈیل کی بی بی کا رتبہ حاصل کرنا چاہتی ہو تو یہ بات فقط اس طرح ممکن ہے کہ کرنڈک کی مدد کرکے اُنھین مارکوس بنا دو- اس صورت مین وہ تمھاری خواہشون کے پورا کرنے مین مطلق دریغ نہ کرین گے- جولیا نے یہ باتین سُنین تو چونک پڑی- اور اینگس سے کہا اپنا مطلب صاف صاف بیان کرو- اور اینگس نے معصوم و بے زبان ایڈگر کی طرف اشارہ کرکے کہا نہ یہ لڑکا چند روز مین کرنڈک کو مارکوس ہونے سے باز رکھے گا۔"

مختصر یہ کہ جولیا لاکرلی کو جو محبت مارکوس الینڈیل کے ساتھ تھی اب سخت ترین دشمنی سے مبدل ہو گئی- اور دشمنی کا خیال چند روز پہلے ہی اُس کے دل مین پیدا ہو گیا تھا- چنانچہ جب وہ فادر پوسٹن سے ملی ہے تو انتقام لینے کا خیال صاف الفاظ مین ظاہر کر دیا تھا- اب اینگس ڈنٹن کی چالاکی اور مکاری کی بدولت وہ خیالات پھر عود کر آئے- اور اس دفعہ اُس کے دل مین ایسی سخت نفرت پیدا ہوئی کہ اِس سے پہلے کبھی نہ تھی- اب اُسے مارکوس سے نفرت تھی- مارکوس کی بی بی سے نفرت تھی- اور اُن کے بے زبان بچہ سے بھی نفرت تھی- ان بچون کی عمر تین چار ہفتون سے زیادہ نہ تھی کہ جولیا لاکرلی کے خیالات اس حد تک پہونچ گئے-

مارگریٹ بہت جلد تندرست ہو گئی- اور بچہ کو پیدا ہوے تین ہفتہ

گذرے تھے کہ ایک دن اُس نے خوشی کے لہجے مین اپنے شوہر سے کہا" اب مین
اچھی ہون - اور اتنی قوت آگئی ہے کہ تمھارے ساتھ قصر اینگل شام تک جاسکون
جس کا بہت دن پہلے سے وعدہ ہے اور جس کے لیے خاص دن بھی مقرر ہوچکا
ہے" اس مقررہ دن کو تین ہفتون سے زیادہ زمانہ باقی تھا۔ مگر ایک مہینے سے
کم ہی یہ مدت اگرچہ بہت تھوڑی تھی مگر اینگس ونٹن نے ارادہ کر لیا کہ اس موقع
پر وہ تجویز جو بہت دنون سے قرار پا چکی ہے عمل مین لائی جائے - اتفاقاً اُس کو
ایک قاصد بھی لارڈ کریڈک کے پاس لندن جانے والا مل گیا - کیونکہ مارکوس النڈیل
اپنی بی بی کی صحت یابی کے متعلق عزیز بھائی کو خط بھیج رہے تھے - مگر یہ قاصد بہت
آہستہ آہستہ گیا - لہذا جب وہ لندن پہونچا تو اینگل شام مین مارکوس کی جو دعوت
تھی اُس کو فقط چھ دن رہ گئے تھے - مگر لارڈ کریڈک نے مصمم ارادہ کر لیا کہ بغیر
کسی تاخیر کے فوراً روانہ ہو جائین - انھون نے ایک انگریز شخص کو جسے انھون نے
اس سفاکانہ خدمت کے لیے تیار کر لیا تھا اور جس کا نام گرتشیم تھا مشورہ کیا -
اور اُسی گھڑی دونون گھوڑون پر سوار ہو کر شمال کی جانب روانہ ہو گئے -
راستہ کے ایک قصبہ مین گرتشیم نے چند ہفتے پیشتر چار بدمعاشون کو اس کام
کے لیے آمادہ کر لیا تھا - اور ایک کثیر رقم کے معاوضہ مین وہ اس قاتلانہ
کارروائی کے لیے تیار ہو گئے - اُن لوگون سے اُس نے کہہ رکھا تھا کہ" بالکل
تیار رہنا - اور جس لمحہ پر اشارہ ہو اُس دم چل کھڑے ہونا" لہذا لارڈ کریڈک
اور گرتشیم نے اپنی مجوزہ کارروائی کے لیے اُن چارون کو بھی ساتھ لے لیا
اور نہایت تیزی کے ساتھ اسکاٹ لینڈ کی جانب روانہ ہوئے - اتوار کے دن
صبح کو گرتشیم اور لارڈ کریڈک لندن سے چلے - اور جمعہ کے دن مغرب کے وقت
وہ اور اُس کے پانچون ہمراہی قصر النڈیل کے قریب پہونچ گئے - اب ہم اُنھین
یہین چھوڑ کے یہ بتانا چاہتے ہین کہ اس جمعہ کو قصر النڈیل کے اندر کیا واقعات
پیش آرہے تھے -

اسی دن مارکوس اور اُن کی بی بی دونون وعدے کے
مطابق اپنے قصر سے نکل کے قصر اینگل شام مین گئے - ہمراہ چار خدمتگار اور

چار خادمائیں تھیں۔ ستمبر کی ایک خوشگوار صبح تھی اور باوجود بدشگونی یعنی مارکوس کے قصر کے پھاٹک سے نکلتے وقت زرہ کے گرنے کے مارکوس نہایت خوش اور بشاش تھے۔ اس فوری بدشگونی کا مارکوس کی بی بی پر ایک لمحے کے لیے کچھ اثر ہوا۔ لیکن شوہر کو خوش اور بشاش دیکھ کے اُنھوں نے بھی اس واقعے کو جس نے اُنھیں ایک گھڑی کے لیے پریشان کر دیا تھا دل سے بھلا دیا۔ اصل یہ ہے کہ مارکوس النڈل اس خیال سے بہت ہی خوش تھے کہ مجھے چند روز کے لیے جولیا لاکربی سے نجات مل جائے گی جس نے اُنھیں بہت ہی عاجز کر رکھا تھا۔

آنیگس ونٹن نے بھی زرہ کو گرتے دیکھا تھا مگر اس نے مارکوس النڈل اور اُن کی بی بی سے نہیں کہا کہ سفر کو ملتوی کر دیجیے۔ اور جیسے ہی وہ دونوں نظر سے غائب ہوئے وہ فوراً جولیا لاکربی کے کمرے میں آیا اور کہا "اب انتقام کا وقت آگیا" اُس نے نظر اُٹھا کے ذرہ وغیرہ کی طرف دیکھا۔ اور پوچھا "تمھارا کیا مطلب ہے؟" آنیگس ونٹن اُس کے قریب بیٹھ گیا اور کان میں کہا "مارکوس النڈل جنھوں نے تمھیں دھوکا دے کے تباہ اور برباد کیا اُن کی اور اُن کی بی بی دونوں کی قسمت کا فیصلہ ہو چکا۔ اُن کی زندگی کے فقط چند گھنٹے باقی ہیں ایسی حالت میں کیا تم یہ پسند کرو گی کہ اُن کا یہ بچہ زندہ رہے؟"

آنیگس ونٹن نے جولیا کو پہلے ہی اپنا ہم خیال بنا لیا تھا۔ سنتے ہی بولی "یہ چھوٹا بچہ ایڈگر مارگریٹ کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے میں کسی طرح نہیں دیکھ سکتی کہ زندہ رہے۔ مارکوس نے یہاں لا کر مجھے اور زیادہ ذلیل کیا۔"

یہ جواب سن کر آنیگس ونٹن دل میں بہت خوش ہوا۔ اس نے دیکھا کہ میرا دلی مقصد عنقریب پورا ہونے والا ہے۔ ایک قسم کا زہر آنیگس نے پہلے سے مہیا کر لیا تھا جو ایک درخت کی جڑ کا عرق تھا جو پہاڑوں میں کثرت سے پیدا ہوتی ہے۔ فوراً اُس کے چند قطرے معصوم بے زبان ایڈگر کے حلق میں ڈال دیے گئے۔ چند ہی گھنٹوں میں بچہ بے ہوش ہوگیا۔ اور فوراً

اُسے تشنج کے دورے ہونے لگے اُسی دم قریب کے شہر سے ایک طبیب بلایا گیا
اور اُس نے یہ خیال کرکے کہ اس بچہ کو وہی مرض ہے جو اس عمر کے بچون
کو عموماً ہوا کرتا ہے معمولی دوائین تجویز کر دین - اور جولیا لاکربی نے
بظاہر نہایت توجہ کے ساتھ وہ دوائین استعمال کرائین - مگر اُسے یقین
تھا کہ زہر اپنا کام کیے بغیر نہ رہے گا -

مغرب کے قریب اینگس ونٹن چور دروازے سے جو قصر کے
پہلو مین نالہ کی طرف واقع تھا نکلا - اور سیدھا ایک غار مین گیا جو جٹان کے
نیچے واقع تھا - یہان اُس نے لارڈ کریڈک گریشم اور ان چار
بدمعاشون کو پایا جو بڑی تیزی کے ساتھ انگلستان سے یہان آ پہونچے
تھے - اور ان لوگون سے الگ ہو کے لارڈ کریڈک اور اینگس ونٹن نے دیر تک
باتین کین - داروغہ نے اپنی ساری کارروائی بیان کر دی اور کہا مجھے
یقین ہے کہ جب تک قصر مین پہونچون اُس بے زبان اڈگر کو بیجان پاؤنگا
لارڈ کریڈک نے اپنے وفادار خادم کی بہت تعریف کی اور آیندہ
کارروائی کے متعلق بھی سب معاملات فوراً طے ہو گئے - اب لارڈ کریڈک
گریشم و چارون بدمعاش انگریز جنگل مین چلے گئے - اور ایک تنگ راستے
مین کمین گاہ مقرر کرکے چھپ رہے - قصر اینگل شام اور قصر النڈیل کے
درمیان یہی سب سے قریب کا راستہ تھا - یہان یہ سب بیٹھ گئے اور انتظار
کرنے لگے -

اس اثنا مین اینگس ونٹن قصر مین واپس آ گیا - اُس کی اتنی دیر کی
عدم موجودگی کسی پر نہ ظاہر ہو سکی - مگر اُسے احتیاط کی بے انتہا ضرورت
تھی تاکہ کسی شخص کو ذرا سا بھی شبہہ نہ ہونے پائے جولیا لاکربی کے کمرے
مین جا کے اس نے اڈگر کو بظاہر آخری سانسین لیتے ہوئے پایا - طبیب نے
بھی جواب دیدیا تھا اور کہا کہ اب میرے ٹھہرنے کی کوئی ضرورت نہین اور
یہ کہہ کے وہ قصر سے واپس چلا گیا - اینگس ونٹن نے اس موقع سے فائدہ
اُٹھانا چاہا کیونکہ اس سے اُس کی تجویز کو مدد ملتی تھی - لہذا اُس نے ایک

سوار کو قصر ایگل شام مین بھیج کے مارکوس اور اُن کی بی بی کو اطلاع دی کہ فوراً واپس آئین۔

اس سوار کو گئے آدھ گھنٹہ نہین گذرا تھا کہ آیڈگر کے مرض مین دفعۃً ایک انقلاب پیدا ہوا۔ اور معلوم ہوا کہ گویا اس مین از سر نو جان پڑ گئی۔ غالباً دوا نے زہر کے اثر کو کم کر دیا۔ بہر حال یہ نظر آیا کہ جیسے بچہ کو فوری صحت ہو گئی ہے۔ جولیا لاکربی اور اینگس ونٹن نے ابتدائً تو یہ خیال کیا کہ شمع زندگی کے گل ہوتے وقت کی جان ہے۔ مگر تھوڑی دیر نہین گذرنے پائی تھی کہ معلوم ہوا خدا نے اس ظالمانہ کارروائی کا فوری انتقام لیا۔ چنانچہ ایڈگر ساعت بہ ساعت اچھا ہونے لگا۔ اس سے پوری بحالی کے آثار نمایان ہوئے۔ اور نظر آیا کہ وہ بالکل اچھا ہو گیا ہے اور اس مین مرض کا کوئی اثر نہین۔ اور دفعۃً جولیا لاکربی کا بچہ سخت ترین دردون کی تکلیف مین مبتلا ہو گیا۔ وہ جانتی تھی کہ اس بچہ کو کسی قسم کا زہر نہین دیا گیا مگر خدا معلوم کیا بات تھی کہ وہ بچہ جن کی ان دونون بدمعاشون نے جان لینی چاہی تھی صحت پانے لگا اور وہ بچہ جسے کسی قسم کا نقصان پہونچانے کا خیال بھی نہین کیا گیا تھا جانکنی مین مبتلا ہو گیا۔ جولیا یہ دیکھ کے نہایت خوف زدہ ہوئی۔ اُسے محسوس ہوا کہ خدا مجھ سے انتقام لے رہا ہے اور جب اینگس ونٹن کمال شقاوت و سنگدلی سے پھر آکے معصوم آیڈگر کے حلق مین اُسی زہر کے چند اور قطرے ڈالنے لگا تو جولیا نے لپک کے وہ شیشی اُس کے ہاتھ سے چھین کے زور سے آتش دان مین پھینک دی۔ اور کہا "اب مین یہ نہین چاہتی کہ جس بچے کو خدا نے موت کے پنجے سے چھڑا لیا ہے اُسے پھر کسی قسم کا نقصان پہونچایا جائے"۔

اینگس ونٹن کو مجبوراً اُس کا کہنا ماننا پڑا۔ وہ نہین چاہتا تھا کہ اس پریشانی مین اس کو کسی قسم کا غصہ دلائے۔ اس لیے کہ اندیشہ تھا کہین ایسا نہ ہو وہ اِس راز کو جسے بخوبی جان گئی تھی لوگون پر ظاہر کر دے۔ اسوقت اینگس بیٹھ کے غور کرنے لگا کہ اب کیا کرنا چاہیے۔ اس اثناء مین جولیا وہی دوائین جو طبیب نے ایڈگر کے لیے تجویز کی تھین اپنے بچہ کو دینے لگی۔ مگر اس کی سب کوششین بیکار ثابت ہوئین۔ اور رات کے دس بجتے بجتے اس کا بچہ رخصت

ہو گیا۔

اب جولیا کی پریشانی ومصیبت کی کوئی انتہا نہ تھی۔ وہ بالکل مایوس تھی۔ اور تھوڑی دیر کے بعد اُس نے افسوس کے لہجے مین کہا: خدا کا لاکھ لاکھ شکر کہ اُس نے اس بچہ کو مجھ سے لے لیا۔ مین اس کے مرنے سے خوش ہون۔ اس لیے کہ مین اس سے محبت کرتی تھی۔ واقعی یہ بہت اچھا ہوا کہ مر گیا اگر زندہ رہتا تو سوا شرم وذلت اور پریشانی کے اور کوئی نتیجہ نہ ہوتا۔ ماسوا اس کے مین بھی اس بات کو نہین برداشت کرسکتی تھی کہ وہ بڑا ہو کے مجھ سے پوچھتا کہ میرا باپ کون تھا؟"

اب جولیا بالکل مطمئن تھی۔ انگیس ونٹن نے پھر اُس کے کان مین کہا: کیا تم یہ چاہتی ہو کہ تمھارا بچہ شان وشوکت کے ساتھ انڈیل کے خاندانی مقبرے مین رکھا جائے؟" یہ بات بالکل جولیا کے مرضی کے مطابق تھی۔ اس نے فوراً آمادگی ظاہر کر دی۔ اور دارو غہ نے سمجھایا کہ یہ غرض کس طرح حاصل ہوسکتی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی ہماری اصلی تجویز بھی پوری ہو جائے گی۔

داروغہ نے کہا یہ بات اس طرح ممکن ہے کہ ہم مشہور کر دین کہ ایڈگر نے انتقال کیا اور تمھارا بچہ زندہ ہے۔ دونون بچے بالکل ہم شکل واقع ہوئے ہین۔ لہذا کوئی شخص بھی اصل واقعہ کو نہ سمجھ سکے گا۔ ساتھ ہی معنی خیز لہجے مین کہا: اور اس معصوم بچہ ایڈگر کے مان باپ ہرگز یہان تک زندہ واپس نہ آئین گے کہ پہچانین۔ لہذا بچون کو بدل لو اور تمھاری سب خواہشین پوری ہو جائین گی۔ تمھارے بچے کی تجہیز وتکفین اُسی جاہ وجلال اور شان وشوکت کے ساتھ عمل مین آئے گی جس طرح کہ عالی مرتبہ نسل انڈیل کی نسل والون کے ساتھ ہوا کرتا ہے۔ اور ہمارا مقصد بھی اس طرح حاصل ہو جائے گا یعنی یہ کہ یہ بچہ ایڈگر جو مارگریٹ کے بطن سے پیدا ہوا ہے ہمیشہ کے انڈیل کی جائداد عزت اور خطاب سے محروم ہو جائے گا۔

یہ تجویز بالکل جولیا کے مرضی کے مطابق تھی۔ کیونکہ اب اُس کے دل مین رقابت وانتقام دونون طرح کے خیالات موجود تھے۔ غرض

وہ فوراً اس پر آمادہ ہو گئی۔ اور جھٹ پٹ مردہ بچے کے کپڑے اتار کے آمڈگر کو پہنا دیے۔ اور اس کے قیمتی کپڑے اتار کے اپنے بے جان بچہ کو پہنا دیے۔ بعد ازان سارے قصر مین یہ خبر مشہور کر دی کہ خاندان ایلنڈیل کے وارث معصوم ایلنڈیل نے انتقال کیا۔ اس خبر سے کسی کو زیادہ تعجب نہین ہوا۔ مگر رنج سب کو تھا۔ قصر کے اندر جتنے لوگ موجود تھے سب دیکھ چکے تھے کہ طبیب نے جواب دے دیا ہے۔ لہذا وہ اس خبر کے پہلے ہی سے منتظر تھے۔

عین اسی وقت جنگل مین ایک نہایت خوفناک سانحہ پیش آ رہا تھا۔ مارکوس اور ان کی بی بی نے جیسے ہی اپنے بچے کا حال سنا فوراً گھوڑون پر سوار ہو کے اپنے گھر کی راہ لی۔ خادمہ عورتون کو انھون نے قصر ایگل شام مین چھوڑ دیا۔ فقط اپنے چار دن ہمراہیون اور خادم کو ساتھ لے کے چل کھڑے ہوے۔ کیونکہ اس جنگل مین ڈاکو کثرت کے ساتھ پھیلے ہوے تھے۔ اور انھین مکان پہونچنے کی بہت جلدی تھی۔ لہذا انھون نے اپنے گھوڑون کی باگ چھوڑ دی اور تھوڑی دیر مین دونون میان بیوی اپنے ہمراہیون سے بہت آگے نکل آئے۔ کیونکہ ہمراہیون کے گھوڑے تیز نہ تھے۔ یکایک جنگل مین لارڈ کریڈک گرتشیم اور ان کے انگریز بدمعاش دفعۃً ان پر ٹوٹ پڑے بہت ہی مختصر زمانہ تک لڑائی ہوتی رہی۔ تھوڑی ہی دیر مین مارکوس اور ان کی بی بی دونون کاری زخم کھا کر گرے۔ بعد ازان یہ خیال دلانے کے لیے کہ یہ کام ڈاکوؤن کا ہے قاتلون نے مارکوس اور ان کی بی بی کے زیور اور جواہرات اپنے قبضے مین کر لیے۔ اور جھٹ پٹ یہ کارروائی کر کے جہان تک جلدی ہو سکا بھاگ کھڑے ہوے۔ کچھ دیر کے بعد مقتولین کے ہمراہی سوار اس مقام پر پہونچے اور یہ مہیب منظر دیکھ کے اس قدر پریشان ہوے کہ قاتلون کے تعاقب کا خیال بھی کسی کو نہ آیا۔ اور جب انھین ہوش آیا تو معلوم ہوا کہ اب تعاقب کرنا بالکل بے سود ہے۔

آخر وہ لوگ لاشون کو قصر مین اٹھا لائے یہان بچے کے مر جانے سے لوگ پہلے ہی رنجیدہ اور پریشان ہو رہے تھے۔ جنگل کے اس سانحہ

کی خبر پہونچی تو عجیب کہرام مچ گیا۔ان ہمراہیون یا قاصد پر کسی قسم کا شبہہ نہین کیا جا سکتا تھا۔اس لیے کہ اُن کی ایمان داری اور وفاداری مسلم تھی۔جولیا لاکربی نے جب دیکھا کہ یہ کام پورا ہوگیا تو اُسے یہ محسوس ہوا کہ گویا صدیون کے گناہون کا بار اُس کے دل پر پڑ گیا ہے۔اب وہ چاہتی تھی کہ کوئی ایسی تدبیر ہوتی کہ ان دونون لاشون مین پھر جان پڑ جاتی۔اُس کے انتقام کی پیاس بجھ چکی تھی اور اب وہ اپنے گناہ پر پچھتا رہی تھی۔اور اگر یہ اندیشہ ہوتا کہ مین بھی اس جرم مین شریک سمجھی جاؤن گی تو وہ تمام واقعات لوگون پر ظاہر کر دیتی۔

آنیگس ڈیٹن نے اِس کارروائی سے ثابت کر دیا کہ مکاری اور دغابازی مین کوئی اُس سے بڑھ کر نہین ہے۔اُس نے سمجھ لیا تھا کہ اگر مین غم ظاہر کر کے زیادہ رونا پیٹون اور آہ و زاری کرونگا تو ممکن ہے کہ لوگون کو مجھ پر کسی قسم کا شبہہ پیدا ہو جائے۔لہذا اُس نے غمگین صورت تو بنالی۔مگر بے انتہا رنج کا اظہار نہین کیا بار بار وہ لوگون کی طرف سے اپنا منھ پھیر لیتا اور رونے لگتا۔مختصر یہ کہ اُس نے ایسی عمدگی کے ساتھ اپنی صورت بنائی کہ لوگون کی زبان پر تھا "یہ شریف خاندان النڈیل کا بڑا وفادار خادم ہے"اس نے فوراً ایک قاصد کو لندن مین لاڈ کرینڈک کے پاس دوڑایا جو اب تار کوئس النڈیل تھے۔ پھر اُس نے حکم دیا کہ نہایت شان و شوکت کے ساتھ تجہیز و تکفین عمل مین آئے۔کیونکہ بے شمار زخمون کی وجہ سے لاشین زیادہ دنون تک نہین رکھی جاسکتی تھین۔پھر اس افسوس ناک سانحہ کے چھٹے دن تارکوئس اینڈ گربد قسمت مارگریٹ اور جولیا لاکربی کے بچے کی لاشین تابوتون مین بند کر کے خاندانی مقبرہ مین رکھ دی گئین۔مگر اس وقت عجیب و غریب غیر معمولی اور خلاف عقل بدشگونیان ظاہر ہوئین۔کھونٹیون پر سے زرہین گر پڑین جو بعد بھی گر گئین۔ہوا مین عجیب و غریب آوازین گونجین۔اور قصر کے تاریک گوشون مین کسی کے کراہنے کی آوازین سنی گئین۔

خاندان النڈیل کی رسم کے مطابق یہ رسم ابتدائے شب مین مشعلون کی روشنی مین عمل لائی گئی۔جس وقت یہ رسم ادا کی جا رہی تھی

جولیا لاکربی اپنے کمرے مین تنہا بیٹھی اس معصوم بچہ کے چہرے کی طرف غور سے دیکھ رہی تھی جو جھولے مین غافل سو رہا تھا۔ یہی بچہ آلنڈیل کی جائداد کا اصلی وارث تھا مگر اس نے اپنا بچہ بنا کے اُس کو محروم کر دیا تھا جولیا کے دل مین اس وقت ایک عجیب افسوسناک خیال پیدا ہوا۔ گذشتہ واقعات کو وہ نا قابل بیان افسوس کے ساتھ سوچ رہی تھی۔ اور جب آیندہ معاملات پر غور کرتی تو اُسے اُسی نسبت سے زیادہ خوف معلوم ہوتا۔ اُسے محسوس ہوا کہ اب میرے لیے کوئی امید نہین باقی ہے۔ بیشک ایک خفیف سی خوشگوار جھلک بھی نہین نظر آسکتی۔ سوا مایوسی اور پریشانی کے کوئی چیز نہین۔ دفعتہً اُس کے کانون مین ایک آواز آئی اور خود بخود اُس کی نظر اوپر کو اُٹھ گئی۔ افوہ یہ کیسا خوفناک منظر تھا۔ جس نے اُس کے دل کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے۔ کیا دیکھتی ہے کہ مقتول مارکوس اور اور اُن کی بیوی کی روحانی شکلین کمرے کے ایک کونے مین کھڑی ہین اور اپنے ہاتھ اُٹھا اُٹھا کے اُسے بار بار دھمکاتی ہین۔ اُن کے چہرون پر اگرچہ مُردنی کی سی زردی چھائی ہوئی ہے۔ مگر یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اُن مین جان باقی ہے۔ اُن کے کپڑے پھٹے ہوے تھے اور اُن مین خون بھرا تھا۔ وہ دونون شکلین ایک منٹ سے زیادہ زمانے تک اسی مقام پر کھڑی جولیا لاکربی کو اشارون سے دھمکاتی رہین۔ پھر اُس کے بعد دفعتہً غائب ہو گئین۔ اور دو کراہنے کی بہت ہی صاف آوازین سُنائی دین۔ جولیا مین اب ضبط کی طاقت نہ تھی وہ بیہوش ہو کے زمین پر گر پڑی۔

جب اُسے ہوش آیا تو دیکھا کہ چراغ گل ہو گیا ہے اور کمرے مین اندھیر گھپ ہے۔ آہستہ آہستہ وہ زمین پر سے اُٹھی اور اس ہوش رُبا واقعے پر غور کرنے لگی۔ مگر یہ خیال کر کے اُس نے ایک حد تک اپنے دل کو مطمئن کر لیا کہ جو کچھ مین نے دیکھا محض خواب تھا۔ اس طرح اپنی دلجمعی کر کے اُٹھی اور چراغ جلانے کے لیے ضروری چیزون کو تلاش کرنے لگی۔ اسی کام مین مصروف تھی کہ یہ الفاظ پھر اُس کی زبان سے نکلے یہ بیشک یہ سوا خواب کے اور کچھ نہ تھا؛

جیسے ہی یہ الفاظ پورے ہوئے کسی نے اپنا ٹھنڈا ہاتھ اُس کے ایک رخسارے پر رکھ دیا۔ اور ساتھ ہی دو دفعہ کراہنے کی آواز اِن کمرے کے اندر گونجیں۔ اب جو لیا لاکری نے بدحواس ہو کے اس زور سے چیخ ماری کہ اگر قصر کے سارے نوکر چاکر تجہیز و تکفین سے فارغ ہو کر خدمت گاروں کے کمرے میں نہ چلے گئے ہوتے تو ان میں سے کوئی نہ کوئی اُس کی آواز سن کے ضرور اُس کے کمرے میں آجاتا۔ لیکن کسی نے اُس کی آواز نہیں سُنی اب وہ مایوس ہو کے اُسی تاریکی میں بیٹھ گئی۔ اور اُس کا دل اس قدر خوف زدہ تھا اور اُسے ایسی روحانی تکلیف ہو رہی تھی کہ ہوش و حواس بجا نہ تھے۔

غرض ساری رات اُس نے اسی حال میں بسر کی۔ اس خوف زدہ عورت کو ایک لمحہ کے لیے بھی اس کا خیال نہیں آتا تھا کہ جہاں پڑی ہے وہاں سے اُٹھ کے اپنے بستر تک جائے۔ جب صبح کی روشنی نمودار ہوئی تو وہ اپنی جگہ سے اُٹھی۔ اپنے ہوش و حواس درست کیے۔ اور رات کے واقعات پر غور کرنے لگی۔ دل میں کہا کہ میں نے ایک نہایت سخت جرم میں شرکت کی ہے۔ اور ایک معصوم بچے کی جان لینی چاہی تھی۔ مگر وہ اس بات کی جراءت نہ کر سکی کہ لوگوں کے سامنے اس کو بیان کر دیتی۔ کیونکہ اُسے خوف تھا کہ اس جرم میں شریک ہونے کی وجہ سے مجھے بھی پھانسی دے دی جائے گی۔ مگر اب وہ اس قصر کے اندر بھی نہیں رہ سکتی تھی۔ کیونکہ رات کے واقعات دیکھ چکی تھی۔ یہ غیر ممکن تھا کہ دوسری رات بھی اُسی کمرہ میں اور اُسی چھت کے نیچے بسر کرے اپنا یہ ارادہ اُس نے اینگس ونٹن پر ظاہر کیا اور وہ اس کو سن کے بہت خوش ہوا۔ وہ تو خود ہی چاہتا تھا کہ یہ عورت کسی بہانے یہاں سے چلی جائے جانتا تھا کہ اُس کی طبیعت میں دفعۃً ایک انقلاب پیدا ہو جاتا ہے اگر یہاں رہی تو بہت ممکن ہے کہ کسی وقت اُس کی زبان سے کوئی ایسا جملہ نکل جائے جس سے سارا راز فاش ہو جائے اس خیال سے داروغہ نے اس کو روپیہ دیا اور ایک گھوڑا مہیا کر دیا کہ جہاں جی چاہے چلی جائے جو لیا نے

معصوم آیڈگر کو اپنی گود مین لیا اور قصر النڈیل سے چل کھڑی ہوئی - اور ایستگونس نے کمال ہوشیاری کے ساتھ یہ خبر مشہور کردی کہ وہ اپنے بعض دوستون سے ملنے کو جارہی ہے جو ملک کے کسی دور دراز مقام پر رہتے ہین -

قصر سے نکلتے ہی وہ بدقسمت عورت ایڈنبرا کی سڑک پر چلی - مگر یہ نہین جانتی تھی کہ کہان جا رہی ہون - ابھی تک اُس نے یہ فیصلہ نہین کیا تھا کہ کہان جاکر سکونت اختیار کرون گی - بس ایک خیال اُس کے دل مین تھا کہ قصر انڈیل سے جس قدر دور ممکن ہو نکل جاؤن - کیونکہ یہ مقام اُس کے لیے نہایت تکلیف دہ ہوگیا تھا دو دن تک برابر یونہین سفر کرتی رہی - تھک جاتی تو رات کے قریب کسی مکان مین ٹھہر جاتی - تیسرے دن صبح کو چلی تو اُس کے دل مین ایک انقلاب پیدا ہوا - بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ اُسے اپنے تمام گزشتہ واقعات یاد آگئے - اُس نے خیال کیا کہ مین نے کیسی غلطیان کین - اور کیسی تکلیفین اُٹھائین - پھر اُس نے اس معصوم بچے سے جو اُس کی گود مین تھا - انتقام لینا چاہا یہ خیال ساعت بہ ساعت زیادہ مضبوط ہوتا گیا - اسی خیال مین محو تھی کہ دفعۃً ڈاکوؤن نے آکے گھیر لیا اور کہا گھوڑے سے اُترو اور جتنا روپیہ اُس کے پاس تھا چھین لیا - اسی قدر نہین بلکہ اُس کے قیمتی کپڑے بھی اُتروا لیے - اور اُس کو نیم برہنہ مفلس و نادار چھوڑ کے چلے گئے -

اب اُس کی عجیب حالت تھی - وہ مایوس و پریشان ہو کر بچہ کو گود مین لیے ہوے ایک ندی مین پھاند پڑی جو قریب ہی بہ رہی تھی - ڈاکوؤن نے بھی دور سے اس واقعہ کو دیکھا اور سمجھے کہ وہ عورت اور وہ بچہ دونون ندی مین ڈوب گئے - مگر ہوا اس کے خلاف - ندی کا تیز رو پانی اُسے دور تک بہا لے گیا - پانی مین وہ فطرۃً بچے کو سینے سے لگائی رہی - چند منٹ مین بہتے بہتے ایک ایسے مقام پر پہونچی جہان ندی بہت چوڑی ہوگئی تھی اور پانی زیادہ گہرا نہ تھا - فوراً وہ کنارے نکل آئی - اور خودکشی کی کوشش پر افسوس کرنے لگی - اب تھوڑی دور پر اُسے ایک جھونپڑا نظر آیا - فوراً اُس مین داخل ہوئی - اور اس کاشتکار نے جو اُس مین رہتا تھا معصوم بچہ کو دیکھ کے اُس کی بہت خاطر کی - باقی دن اور

ساری رات اُس نے یہین بسر کی۔ صبح کو اپنے مہربان سے رخصت ہوئی جس نے ایک پرانی چادر اُسے دیدی تاکہ بچے کو چھپا سکے۔

اس جدید واقعے اور تازہ مغیبت نے اُسے بالکل بدحواس کر دیا۔ اب اُس کا دماغ بالکل خراب ہوگیا۔ کئی بار ارادہ کیا کہ اس بچے کو مار ڈالے۔ مگر جب اس ارادہ سے ہاتھ اُٹھاتی تو اُس کے معصوم چہرے پر نظر پڑ جاتی اور رحم آجاتا۔ مگر پھر جب اپنی اگلی لغزشوں اور حماقتوں کا خیال آجاتا تو جوش انتقام سے ایک مردم خوار شیرنی بنجاتی۔

آخر پھرتی پھراتی آیڈنبرا کے قریب پہونچی۔ اور اسی تباہی و پریشانی کی حالت مین شہر کے اندر داخل ہوئی۔ یہان پہونچ کے وہ قصر کی چٹان کے اُسی دامن مین بیٹھ گئی جہان کئی سال پیشتر اُس نے اپنے عاشق اور تباہ کرنے والے کو پہلی بار دیکھا تھا۔ یان اُس نے چاہا کہ پریشان خیالات دور ہوجائین مگر کوشش بے سود تھی۔ وہ خود اور بچہ دونون کئی دن کے فاقے سے تھے۔ آخر بھاگتے بھاگتے رات ہوگئی۔ اور وہ شہر کے اندر گشت لگانے لگی۔ چاہتی تھی کہ کہین ٹھہرنے کی جگہ ملے۔ خودداری اس کی اجازت نہ دیتی تھی کہ کسی کے آگے ہاتھ پھیلائے۔ تھوڑی دیر مین وہ ایک عالیشان محل کے قریب پہونچی۔ جس کے پھاٹک کھلے ہوے تھے اور جس مین شادی کی تیاریان ہو رہی تھین۔ اُسے خبر نہ تھی کہ کس کا مکان ہے اور کس کی شادی ہے۔ مگر دفعۃً یہ خیال اُس کے دل مین پیدا ہوا کہ جس طرح ممکن ہو مین اس بچہ سے سبکدوش ہوجاؤن۔ چنانچہ سوتے بچے کو اس عالیشان محل مین چھوڑا۔ ایک روٹی کا ٹکڑا اُٹھا لیا پھر نکل کے بھاگی۔ اور رات کی تاریکی مین غائب ہوگئی۔

اس طرح معصوم اور بے زبان آیڈگر جو مقتول مارکوس الندیل اور اُن کی بیوی کا فرزند اور اُن کی جائداد کا وارث تھا۔ ارل گلن گائل کی فیاضی پر چھوڑ دیا گیا۔ اور مین اُس رات کو جب کہ اُن کی شادی ہو رہی تھی ارل گلن گائل اور اُن کی بیوی نے کلنتھے نام رکھ کے اُس بچے کی پرورش شروع کر دی۔

اٹھانوےواں باب

گذشتہ واقعات کا آخری حصہ

اس اثنا مین لارڈ کریڈک گریشیم اور چارون بدمعاش انگلستان مین واپس پہونچ گئے۔ اس خوفناک کارروائی کے بعد وہ تھوڑی دیر بھی وہان نہین ٹھہرے فوراً اپنے گھوڑون کی باگین جنوب کی جانب پھیر دین۔ اور غیر معمولی تیزی کے ساتھ واپس چلے۔ اُنھون نے اسکاٹ لینڈ آتے وقت راستہ مین متعدد مقامات پر اپنے گھوڑے چھوڑ دیے تھے۔ لہذا واپسی مین بہ نسبت آنے کے بہت کم وقت صرف ہوا۔ چارون بدمعاشون کو اس خدمت کے معاوضہ مین بہت کافی انعام دیدیا گیا۔ اور وہ اپنے مکانون کو چلے گئے۔ لارڈ کریڈک اور گریشیم نے فقط گیارہ دن کی عدم موجودگی کے بعد پھر لندن مین قدم رکھا تھا۔ مزید احتیاط کے لیے دونون نے اپنے کو چند نمایان مقامات پر اور بہت لوگون مین ظاہر کردیا۔ تاکہ کسی کو اُن کی چند روزہ عدم موجودگی کی متعلق خبر نہ ہونے پائے۔ اگر اس واقعہ کے متعلق کسی کو لارڈ کریڈک پر شبہ بھی ہوتا تو بے شمار لوگ اس بات کی گواہی دینے کو آمادہ ہوجاتے کہ "اُس وقت اُن کا ہائی لینڈ مین ہونا کسی طرح ممکن نہین ہے"

وہ قاصد جسے آنیگس ونٹن نے قصر النڈیل سے روانہ کیا تھا اُن کے پہونچنے کے ایک ہفتہ بعد لندن پہونچا۔ کیونکہ یہ سفر اُن دنون عموماً بارہ دن مین طے ہوتا تھا۔ لارڈ کریڈک نے جو اپنے گناہون کے طفیل مین اب مارکوس النڈیل ہوگئے تھے۔ اس واقعہ کو سُن کر اس قدر افسوس ظاہر کیا کہ آٹھ دن سے زیادہ زمانہ تک بستر سے نہین اُٹھے۔ پھر اس کے بعد آسکاٹ لینڈ جانے کی تیاریان کرنے لگے اور اُس خوفناک واقعے کے کامل ایک مہینہ کے بعد قصر النڈیل مین پہونچے۔ نوکرون چاکرون نے اپنے آقا کی حیثیت سے اُن کا استقبال کیا۔ الغرض اب وہ ہر طرح کامیاب و بامراد تھے۔ فقط ایک خطرہ باقی تھا جس کا اُنھین کبھی کبھی خیال آجاتا۔ وہ یہ تھا کہ النڈیل کا اصلی وارث ابھی زندہ موجود ہے اور وہ سٹرن عورت اُن کے اہم راز کو جانتی ہے۔ مگر چند

اُنھین اِس طرف سے بھی اطمینان ہو گیا۔ اور اُس کا حال ہم اسی سلسلہ مین بیان کرین گے۔

قصر مین اور قرب جوار کے سارے علاقے مین عام طور پر یہی خیال تھا کہ مارکوس اور اُن کی بیوی کو ڈاکون نے قتل کیا ہے لوگون کے دل مین اس خیال کو زیادہ مضبوطی کے ساتھ قائم کرنے کے لیے کریڈک نے یہ تدبیر کی کہ سارے علاقے مین شکاری کتے چھوڑ دیے۔ اور بہت سے ڈاکو بغیر کسی الزام کے قتل کر ڈالے گئے۔ مگر بعض راہ گیر اور غریب خانہ بدوش بھی ان کتون سے پریشان ہوے۔ ان لوگون کو یا تو کتون نے پھاڑ ڈالا یا اپنے تیز دانتون سے اس قدر زخمی کر دیا کہ اُن کے ساتھ بھی ڈاکوؤن ہی کا سا سلوک کرنا پڑا۔ تاکہ یہ الزام نہ لگایا جا سکے کہ بے گناہ لوگ بھی ان شکاری کتون سے پریشان ہوے ہین کیونکہ اگر وہ زندہ رہتے تو اپنا حال لوگون سے ضرور بیان کرتے۔ ایک دن یہ جدید مارکوس کریڈک اپنے شکاریون کے ساتھ جنگل مین انسانی شکار کی تلاش مین پھر رہے تھے کہ دفعتًہ اُنھون نے تین آدمیون کو گھوڑون پر سوار دیکھا۔ جن کی وضع قطع سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ ڈاکو ہین۔ مگر فقط ظاہری ثبوت کافی نہ تھا اتفاقاً بعض شکاریون نے فورًا پہچان لیا کہ ان مین سے ایک کا گھوڑا قصر کے اصطبل کا ہے۔ تینون ڈاکو گرفتار کر کے قصر لنڈیل مین لائے گئے۔ اور انگس ورنٹن نے فورًا پہچان لیا کہ یہ وہی گھوڑا ہے جو اُس نے جولیا لاکربی کو دیا تھا۔ ایک ڈاکو کے کندھے پر وہ چادر بھی پڑی ہوئی تھی جو جولیا لاکربی کو دی گئی تھی۔ اس کے بعد اُن ڈاکوؤن نے خود بھی اقبال کر لیا کہ ہم نے ایک عورت کو لوٹ کے یہ گھوڑا اور چادر اُس سے چھین لی تھی مزید سوالات کے جواب مین اُنھون نے بتایا کہ اُس عورت کی گود مین ایک بچہ بھی تھا۔ پھر اُنھین جب موت کی سزا دی گئی تو مرنے سے پہلے اُنھون نے ایک پادری کو بلایا اور اقرار جرم کے سلسلہ مین یہ بیان کیا کہ وہ عورت جسے ہم نے لوٹا تھا بچے کو گود مین لیے ہوے ندی مین پھاند پڑی۔ اور ہماری آنکھون کے سامنے دونون پانی مین ڈوب گئے۔ اِن واقعات کی بھی مارکوس کو خبر کی گئی۔

اور انھین اور انگس ونٹن کو اب کامل یقین ہوگیا کہ اب کسی قسم کا اندیشہ نہین باقی رہا۔ کیونکہ ہمارے اس عظیم الشان جرم کے ظاہر ہونے کا اب کوئی خطرہ نہین ہے۔

ڈاکوؤن کو پھانسی دیدی گئی۔ اور لارڈ کرڈیک جواب مارکوس النڈیل تھے اسی طرح سارے علاقے مین شکاری کتون کے ذریعہ سے ڈاکوؤن اور بدمعاشون کا تعاقب کرتے رہے۔ ان کی اس کارروائی سے اُن کے ملازمون اور قرب و جوار کے تمام سردارون نے خیال کیا کہ مارکوس اپنے بھائی اور بھاوج کے قتل کا انتقام لے رہے ہین۔ پھر اپنی محبت کا مزید ثبوت دینے کے لیے مارکوس نے حکم دیا کہ اُس مقام پر جہان یہ افسوسناک سانحہ پیش آیا تھا ایک سنگ مرمر کی یادگار بناکر کھڑی کردی جائے۔ اور چونکہ بجز انگس ونٹن کے اور کوئی اس راز سے واقف نہ تھا اس لیے سب نے مارکوس کی تعریف کی۔ مگر اس بات کو کوئی نہین جانتا تھا کہ خود مارکوس نے اس جائداد اور آبائی خطاب کے حاصل کرنے کے لیے یہ جرم کیا تھا۔

اِن کارروائیون کے بعد مارکوس النڈیل زیادہ زمانہ تک اپنے قصر مین نہین ٹھہرے۔ کرسمس کے روز مارکوس ایڈگر اور اُن کی بی بی کی روحانی شکلین نظر آئین جس سے کرڈیک کو معلوم ہوا کہ اگرچہ دنیوی حیثیت سے مین کامیاب ہون مگر غالباً خدا نے ان خاموش روحانی شکلون کو قبرون مین سے اُٹھا کے کھڑا کردیا ہے تاکہ مجھے خوفزدہ کرتی رہین۔ اس خیال کے آتے ہی قصر سے چلے گئے۔ اور اس علاقے کا انتظام اور وہان کی حکومت انگس ونٹن کے ہاتھ مین دیدی۔ داروغہ کی بھی یہی خواہش تھی۔ اُس نے اپنی نمک حرامی اور بے ایمانی کے معاوضے مین پہلے ہی سے اس کو سوچ رکھا تھا۔ مارکوس النڈیل یہان سے گئے تو انگریزی دارالسلطنت مین پہونچے اور عیاشی و بدکاری مین منہمک ہو گئے کیونکہ یہی ایک چیز تھی جس مین وہ اس روحانی تکلیف سے نجات پاتے جو اس جرم کے بعد سے ہمیشہ اور ہر گھڑی اُن کے دل مین موجود رہتی۔

اس حالت کو کئی سال گزر گئے۔ ایڈگر جو النڈیل کا حقیقی وارث

تھا آرل گلن گائل کے مکان مین کنتھ کے نام سے پرورش پاتا رہا - پھر جب ہارکورس انگریزی دربار سے ایڈنبرا مین واپس آئے اور ہمارے نوجوان بہادر کنتھ کو آرل گلن گائل کے مکان مین دیکھا تو اُنھین اس بات کا ذرا بھی وہم گمان نہین ہوا کہ یہی میرا وہ بھتیجا ہے جس کے والدین کو مین نے قتل کیا تھا - بچہ لیا لا کر بی - اس اثنا مین شمالی اسکاٹلینڈ مین تباہ حال پھرتی رہی - افلاس و پریشانی کو اُس نے خود ہی قبول کیا تھا - اور سمجھتی تھی کہ اس طریقے سے مین اپنے گذشتہ گناہون کا کفارہ ادا کر رہی ہون - اسے بھی ایک روحانی تکلیف تھی - مگر راز کو اُس نے کسی پر ظاہر نہین کیا - کیونکہ ڈرتی تھی - کہ اُس کے ظاہر ہوتے ہی مجھے پھانسی ہو جائے گی - چند سال کے بعد یکبیک اُس کے دل مین یہ خیال پیدا ہوا کہ دیکھون وہ معصوم بچہ اینڈرگر جو النڈیل کا اصلی وارث تھا زندہ و سلامت موجود ہے یا نہین - اس جستجو مین وہ آیڈنبرا مین آئی - اور اُس مکان کو ڈھونڈھنے لگی جس مین بچے کو ڈال گئی تھی - مگر ہر گلی کوچے کی خاک چھانی کہین پتہ نہ لگا - کیونکہ اُس مکان کو رات کے وقت دیکھا تھا اور اندھیرے مین اُس کی قطع ذہن نشین نہ ہو سکی تھی - آخر مایوس ہو کر چند روز بعد وہ آیڈنبرا سے چلی گئی - اور پھر شمالی علاقہ جات مین پہاڑون کی ٹھوکرین کھانے لگی - اس کو چند ہی روز ہوئے تھے کہ تیئیس برس بعد سنہ ۱۶۔۔ء مین اُسے دفعتہً خیال آیا کہ پھر ایک بار چل کے قصر النڈیل کے بُرجون کو دُور سے دیکھ لون -

لہذا اُسی طرف چل کھڑی ہوئی - اور جس وقت وہ ایک پہاڑی کی چوٹی پر کھڑی ہو کے اس عظیم الشان قصر کو دور سے دیکھ رہی تھی اُس کے دل کی عجیب حالت تھی - گذشتہ واقعات کی یاد اور اُس قلعہ کا ہر ہر کنگرہ نظر کے سامنے آکر اُسے ایسی تکلیف دیتا کہ معلوم ہوتا جیسے کسی نے لوہے کو خوب گرم اور سرخ کر کے اُس کے سر پہ رکھ دیا - اسی تکلیف کے خیال سے اُس نے اتنی مدت تک ادھر آنے کا قصد نہین کیا تھا - مگر اب یہان آ گئی تو دل مین خود بخود یہ خیال پیدا ہوا کہ قصر النڈیل کے قرب و جوار ہی مین رہنا چاہیے - چنانچہ پہاڑون کے اندر ایک غار اُس نے چھانٹ لیا اور اُسی مین رہنے لگی -

چند روز بعد اُس نے کنتھ اور ملکم کو اُنھیں پہاڑیوں مین دیکھا۔ گر یہ خیال ایک لمحہ کے لیے بھی اُس کے دل مین نہین گزرا کہ کنتھ کون ہے۔ مگر آپ ہی آپ اُس کے ساتھ ایک قسم کی محبت پیدا ہو گئی۔ دوسرے دن جب وہ جنگل مین پھر رہی تھی تو اُس نے کنتھ آدی لینا اور لارڈ ملکم کو دیکھا اور اس موقع پر اُسے معلوم ہوا کہ نوجوان کنتھ اُس نازنین کا بھائی نہین ہے۔ اور اُس کی آنکھون سے ٹپکتا تھا کہ وہ اُس نازنین کو چاہتا ہے۔ اس دفعہ بھی کنتھ کی صورت دیکھتے ہی اُس کے دل مین ایک خاص قسم کی ہمدردی پیدا ہوئی۔ مگر اس کی وجہ خود اُس کی سمجھ مین نہ آتی تھی۔

اس واقعہ کو بھی ایک مہینہ ہو گیا تھا کہ مارکوئس الندیل تئیس برس کی عدم موجودگی کے بعد اپنے اس آبائی مکان مین آئے۔ جولیا لاکربی نے افواہاً سن لیا تھا کہ مارکوئس آنے والے ہین۔ جس وقت اُن کا جلوس قصر کی جانب آ رہا تھا وہ اتفاقاً جنگل مین پھر رہی تھی۔ اس نے لارڈ گلن کائل کو مارکوئس سے ملتے دیکھا۔ مارکوئس کی صورت دیکھ کر دفعۃً اُس کے دل مین ایک جوش پیدا ہوا۔ اور وہ عجیب و غریب طریقے سے اُن کا نام لے لے کر شور کرنے لگی۔ مگر مارکوئس مطلقاً نہین سمجھے کہ یہ کون عورت ہے۔ اُن کو تینون ڈاکوؤن کا بیان سن کے پورا یقین تھا کہ جولیا لاکربی ندی مین ڈوب کے مر گئی۔ لہذا اُن کے وہم و گمان مین بھی نہ تھا کہ یہ پُراسرار عورت وہی ہے۔ اس کے سوا اس کے اُنھون نے جولیا لاکربی کو بجز اُس دن کے جبکہ اُن کے بھائی اُسے خانقاہ سینٹ کتھبرٹ کے جھروکے سے گھوڑے پر بٹھا کر لیے جاتے تھے کبھی نہین دیکھا تھا۔ اور اس موقع پر بھی اُنھون نے اُس کی شکل نہین دیکھی تھی۔ اور اگر اُس زمانے مین اُنھون نے دیکھا بھی ہوتا تو اب ان پھٹے پرانے کپڑون مین ہرگز نہ پہچان سکتے کہ یہ وہی حسین اور نازک اندام جولیا ہے۔ الغرض وہ بالکل نہین جانتے تھے کہ یہ کون عورت ہے۔ دل مین خیال کیا کہ یہ کوئی محتاج اور مجنون عورت ہے جو بغیر کسی خاص وجہ کے میرا نام لے لے کے شور کر رہی ہے لیکن اُن

بات دل مین کھٹک ضرور رگئی کہ اُس کی آواز مین ایک معمولی اثر ہے۔
اب جولیا کے دل مین کنتھ کے متعلق ایک خاص ہمدردی پیدا ہوگئی تھی۔ لہذا اُس کو بار بار دیکھنے کی ہوس مین وہ اسی قرب وجوار مین گشت لگانے لگی جب کنتھ نے آدی لینا کو رانلڈ اور کے ہاتھون سے بچایا تو اُس وقت بھی وہ اُس کے سامنے آگئی۔ افواہاً اُسے یہ بھی معلوم ہو گیا تھا کہ مارکوس انلنڈیل یہان اس غرض سے آئے ہین کہ لیڈی ادی لینا سے شادی کرین۔ مگر کنتھ کی نظرون سے وہ سمجھ چکی تھی کہ وہ اُس پر عاشق ہے۔ لہذا جسوقت جنگل مین مارکوس ارل گلن گائل ٹیک آپیمن اور اُن کے ہمراہی لڑ رہے تھے اس نے سب کے سامنے پکار کے کہدیا کہ "جس نے ادی لینا کو چھڑایا ہے وہی بہادر اُس کو گرجے مین بھی لے جائے گا۔ اور اُن لوگون پر افسوس ہے جو اُسے مارکوئس انلنڈیل کے ساتھ بیاہنا چاہتے ہین"
پھر اُس کے بعد جولیا لاکربی نے کنتھ کو اُس روز دیکھا جبکہ کرسمس کے بعد والی صبح کو وہ ادی لینا کے ساتھ جنگل مین سیر کر رہا تھا۔ یہ خبر سارے ضلع مین مشہور ہو چکی تھی کہ رات کو دعوت مین ایک نہایت خوفناک واقعہ پیش آیا ہے۔ جولیا لاکربی کے دل مین بھی اس واقعہ کے معلوم کرنے کی خواہش پیدا ہوئی۔ چنانچہ اُس نے کنتھ سے باتین کین اور اسی موقع پر اُس نے یہ بھی دریافت کیا کہ "کیا تم ہی وہ کنتھ ہو جس کا نام سارے ضلع مین مشہور ہو رہا ہے؟" اُس وقت وہ اُس نوجوان کی صورت کو حسرت بھری نگاہون سے دیکھ رہی تھی اور دل خودبخود اُس کی طرف کھنچا جاتا تھا۔ مگر کوئی خاص وجہ سمجھ مین نہ آتی تھی۔ پریشانیون نے اُس کے ہوش وحواس بھی باطل کر دیے تھے۔ مگر یہ خیال کسی طرح اُس کے دل مین نہ آتا تھا کہ وہ معصوم اِیڈگر جس کو اُس نے ایک گڑھ مین ڈالدیا تھا اگر زندہ ہو گا تو آج اُس کی اتنی ہی عمر ہو گی۔
پھر اُس کے بعد جولیا لاکربی اس طوفان کی رات کو دیکھی گئی

جبکہ کسی غیر معمولی کشش سے کھنچ کر وہ یک بیک اُٹھی اور پہاڑ دن غاروں اور چٹانوں کو طے کرتی ہوئی جنگل کی طرف چلی- وہان سے ایک غیر محسوس کشش اُس کو سنگ مرمر کی یادگار کے پاس لائی- اُسی وقت مقتول فادر ٹوینس کی روحانی شکل اینگس ونٹن کو بھی یہان تک ہنکا لائی تھی- جولیا نے اپنا نام بتانا مناسب نہ جانا- اس لیے کہ وہ گمنامی ہی کی حالت مین رہنا چاہتی تھی مگر یہ ضرور چاہتی تھی کہ بوڑھے داروغہ کو ڈرا دے- اس لیے اُس نے اپنا نام اُس کے کان مین کہہ دیا جس کو سنتے ہی وہ دہشت سے بدحواس ہو کے وہان سے بھاگا- اب فقط جولیا وہان باقی تھی کہ مقتول مارکوس اور اُن کی حسین بی بی کی روحانی شکلین اُس کی نظر کے سامنے ہو گئین- مارکوئس زرہ بکتر سے آراستہ تھا اور اُن کی بی بی قیمتی کپڑے پہنے تھین- دونون نے جولیا کی طرف دیکھا اور قصر کی طرف اشارہ کیا- اگرچہ کوئی بات صاف طور پر اُس کی سمجھ مین نہین آئی مگر وہ اتنا جان گئی کہ دونون شکلین یہ بتا رہی ہین کہ وہان کوئی ایسی خدمت اُس کے متعلق ہے جو گزشتہ گناہون کا کفارہ ہو سکتی ہے- اس کے بعد طوفان تو بالکل نہین ہوا تھا کہ جولیا لا کر بی کو سرانڈلف میک آئیمن کے جوانون سے معلوم ہوا کہ قصر النڈیل مین لارڈ ملکم کے غائب ہو جانے کے باعث کنتھ پر قتل کا الزام لگایا گیا ہے- اُس کو کنتھ کے ساتھ پہلے ہی ہمدردی پیدا ہو چکی تھی اب اثنائے گفتگو مین اُس نے یہ سُنا کہ وہ لارڈ گلن گائل کا پروردہ نوجوان ہے تو وہ دل ہی دل مین کسی قدر چونکی اور ساتھ ہی دوسرا فقرہ یہ سُنا کہ وہ شیرخوار بچہ تھا کہ شریف ارل گلن گائل کے قصر کے نمبر مین پڑا ملا تو وہ دریائے فکر مین غرق ہو گئی- چنانچہ اطمینان کے ساتھ غور کرنے کے لیے وہ اُن لوگون کے پاس سے ہٹ آئی اور ٹہلنے لگی- ٹہلتے ٹہلتے دل مین کہا "النڈیل کے وارث کی عمر اس وقت یہی ہو گی جو کنتھ کی ہے" الغرض وہ جس قدر غور کرتی زیادہ یقین ہوتا جاتا کہ مقتول مارکوئس اور اُن کی بی بی کا فرزند یہی کنتھ ہے- یعنی وہی جسے مین

تیئس برس ہوئے اینڈ نبرا کے ایک نامعلوم محل مین چھوڑ دی گئی تھی۔

اُنھین دنون مین عطان وہیں قلعہ میک آلپین کے پشت پر پہونچی وہان باورچی خانہ کے اندر اُن دو خدمتگارون کو اُس جنگلی سور کے متعلق باتین کرتے پایا جو ایک روز قبل وہان لایا گیا تھا اور ایک ٹوٹی ہوئی تلوار بھی اُس کی گردن مین پیوست تھی میک آلپین سیاہیون نے باتون باتون مین یہ بھی کہہ دیا تھا کہ کنتھ کی تلوار کا ٹوٹا ہوا قبضہ اُس سے ایک ہی روز پہلے ندی کے کنارے پڑا ملا تھا۔ ٹوٹی ہوئی تلوار کا جنگلی سور کی گردن مین اور اُس کے قبضہ کا ندی کے کنارے پایا جانا ایسے واقعات تھے جنھون نے جولیا لاکربی کو بالتخصیص اپنی جانب متوجہ کر لیا اور اُس کے دل مین شوق پیدا ہوا کہ یہ ٹوٹی تلوار کسی طرح میرے قبضہ مین آجاتی حسن اتفاق باورچی نے اُس کو نکال کے باہر پھینک دیا اور جولیا نے فوراً اُٹھا کے اُس کو اپنے پاس رکھ لیا۔

ان واقعات کے دوبارہ بیان کرنے کی ضرورت نہین ہے کہ ملکم کی رہائی کی کوشش مین وہ کس طرح اسی قلعہ مین قید ہوئی۔ پھر مارمورا اور جافرے نے کس طرح ان دونون کو آزادی دلائی۔ مگر یہ بات ہم ناظرین کو بتا دینا چاہتے ہین کہ جب یہ سب لوگ جنگل کی جانب جا رہے تھے کہ کنتھ کی بیگناہی ظاہر کرین میک آلپین نے اُن کا تعاقب کیا۔ کیونکہ اُن کی دستاویز کھو گئی تھی جس کو مارمورا نے اپنے پاس رکھ لیا تھا۔ ان تعاقب کرنے والون نے پناہ گزینون کو پا لیا۔ اور جولیا لاکربی کو ایک سپاہی نے مار کے گرا دیا اور وہ یہ خیال کر کے اُسی جگہ چھوڑ دی گئی کہ اُس مین جان نہین باقی ہے۔

تاہم کنتھ کی جان بچ گئی اور اُس کی بیگناہی پورے ثبوت کے ساتھ ظاہر ہو گئی۔ فقط یہی نہین ہوا کہ لارڈ ملکم صحیح و سلامت واپس آئے بلکہ وہ ٹوٹی ہوئی تلوار بھی مل گئی جس سے اُس کے بیان کی تصدیق ہوئی۔ ساتھ ہی اُس دستاویز سے جو مارمورا اور جافرے کے قبضہ مین تھی نا۔ کوس الٹ ڈیل کی

دغابازی اور بے ایمانی کا حال کھل گیا۔

اُس خوفناک رات کو جبکہ لوگ کنتھ کو پھانسی دینے کے لیے جنگل مین لے گئے ہین مارکوس کے دل مین طرح طرح کے خوف پیدا ہو رہے تھے۔ اُن کی ناپاک طبیعت نے ہزارون خوفناک شکلین اُن کے سامنے پیش کر دین۔ پھر جب اُنھون نے اُن بدشگونیون۔ علامتون اور شیطانی شکلون کو دیکھا اور وہ دہشت ناک آواز سُنی جو سارے قصر مین گونج اُٹھی تھی تو خود بخود اُن کے دل مین یہ بات آئی کہ یہ نوجوان کوئی معمولی آدمی نہین۔ یقیناً کوئی بہت بڑا شخص ہے۔ کیونکہ غیر ارضی قوتین اُس کی حفاظت کر رہی ہین۔ چنانچہ اُنھون نے اُسی وقت اپنا یہ خیال اپنے معتمد علیہ ایکس فنٹن پر ظاہر کیا اور گزرے ہوے واقعات پر غور کرنے کے ساتھ کنتھ کی عمر اور بعض اور واقعات کو تطبیق دینے لگے۔ اُنھین نظر آیا کہ اس مجہول النسب نوجوان کی عمر وہی ہے جس سے اُنھین خوف ہے۔ مگر جو خبر اُنھین پہونچ چکی تھی۔ اُس کی بنا پر اُنھین یقین کامل تھا کہ جولیا مع اُس بچے کے ندی مین ڈوب گئی۔ اس بنا پر اُنھون نے اپنا دل مضبوط کر لیا اور مطمئن رہے کہ اُن ڈاکوؤن کا بیان غلط نہین ہو سکتا۔ مگر چند ہی روز مین اُن کی ساری امیدین خاک مین مل گئین۔ کیونکہ جس رات مارکوس النڈیل نے میک آلپین بھائیون سے معاہدہ کیا ہے اُسی رات کو جولیا لاکربی بھی وہان آپہونچی۔ مارکوس النڈیل اُس کے پیچھے دوڑے اور اُس نے اپنا نام بتا دیا جس کو سنتے ہی مارکوس کے ہوش اُڑ گئے۔ اور اُنھین یقین ہو گیا کہ میری موت کا وقت آپہونچا ہے۔

مارکوس جانتے تھے کہ اُس کا کیا انجام ہوگا۔ ڈاکوؤن کو دھوکا ہوا۔ جولیا لاکربی زندہ موجود ہے۔ اور وہ زندہ ہے تو بہت ممکن ہے کہ وہ بچہ بھی بچ گیا ہو۔ اور یہ خیال اگر صحیح ہے تو ہزارون واقعات سے پتہ چلتا ہے کہ النڈیل کا حقیقی وارث یعنی مظلوم ایڈگر یہی نوجوان کنتھ ہے۔ یہ معلوم ہوتے ہی مارکوس کے طرز عمل مین ایک فوری انقلاب واقع ہوا۔ اور اُنھون نے بجاے اس کے کہ اپنے قصر مین ٹھہر کے دشمنون کا مقابلہ کرتے انڈلف میک آلپین کو ساتھ لیا وہ چھپ کے ایڈنبرا مین آئے۔ دارالسلطنت مین فوری طور پر آنے کی ضرورت یہ تھی

پتہ لگائین۔ اور موقع ملے تو کوئی ایسی تدبیر اختیار کرین کہ وہ ہمیشہ کے لیے خاموش کردیا جائے۔ چاہے اِس کوشش مین سخت سے سخت دشواریان پیش آئین مگر اس مین غفلت نہ کی جائے۔

جولیا بلاکربی نے اِس کے بعد ہمارے نوجوان بہادر کنتھ کو اسٹرلنگ کے قریب مرغزار مین پایا جہان وہ آوارہ حال پھرتی پھراتی پہونچ گئی تھی۔ اور ہمارے ناظرین دیکھ چکے ہین کہ لارڈ ڈنبار کی رہائی مین اُس نے کیسی کوشش کی۔ اُس کے چند روز بعد وہ کنتھ سے ملنے کے لیے ایڈنبرا کی جانب آرہی تھی اور دل مین ٹھان لیا تھا کہ اب کی دفعہ اُس کا اصلی راز یعنی اُس کا حسب و نسب اُسے بتا دونگی۔ مگر آنگس وٹن نے راہ مین اُس کو گرفتار کرلیا اور قصر النڈیل مین پکڑ لے گیا۔ جہان سے اُس کو کنتھ نے رہائی دلائی۔ لہذا اب جولی تو اُس نے سارا حال کنتھ کو بتا دیا۔ اُس کا بیان ایک کاغذ پر لکھ لیا گیا۔ فادر گیبٹس نے اُس پر اپنی گواہی ثبت کردی۔ اور جولیا کو اطمینان ہوگیا۔ کیونکہ کنتھ نے اُس کا قصور معاف کردیا۔ اور وہ فارغ البالی و اطمینان کے ساتھ سینٹ ہلینا کی خانقاہ مین رہنے لگی۔

یہ اس قصہ کے مفصل واقعات تھے۔ اور جن ذرائع سے یہ ہم پہونچائے گئے اُن کا حال بھی ہم بیان کرچکے ہین۔ لہذا اب کسی کو اس مین شبہہ نہین رہا کہ کنتھ ہی وہ عالی نسب آدمی گرہے جو النڈیل کے خطاب اور جائداد کا حقیقی وارث ہے۔

ان واقعات کے بیان کرنے مین جو ایک مسلسل قصے کی صورت مین ادا کیے گئے تھے اعلی حاکم عدالت کے تین گھنٹے صرف ہوئے۔ لیکن ان لوگون کو جو اس وقت کھانے کے بڑے کمرے مین جمع تھے اس قدر دلچسپی ہوئی کہ معلوم ہوتا جیسے سارا بیان چند ہی منٹ مین پورا ہوگیا۔ سارا بیان سننے کے بعد ان لوگون نے جو کنتھ کے گرد جمع تھے پھر اُسے مبارکباد دی۔ بعض لوگ اظہار ہمدردی کرنے لگے کہ آپ کو بڑی دقتین اور تکلیفین برداشت کرنا پڑین۔ کنتھ نے مختصر الفاظ اور اپنی ہر دلعزیز آواز مین سب کا شکریہ ادا کیا۔

مگر اس کی تقریر کا کوئی حصہ اس سے زیادہ دل پر اثر کرنے والا نہ تھا کہ "واقعات کے لحاظ سے ثابت ہو گیا کہ مین اس خطاب کا حقیقی وارث ہون جیسے مین نے آج اختیار کیا ہے۔ لہذا اب مین اپنے اس عزیز نام ایڈگر کو پھر اختیار کرتا ہون جو مرحوم والدین نے میرے لیے تجویز کیا تھا۔ مگر اُس کے ساتھ ہی مین اپنا دوسرا نام گنتھ بھی نہ چھوڑون گا جس نام کے ساتھ مین نے تکلیفین اور مصیبتین برداشت کین۔ اور اسی گمنامی کی حالت مین لیڈی آدی لینا میرے حال پر مہربان ہوئین۔ اور اپنی بے لوث محبت سے مجھے سرفراز کیا یہ وہ نام ہے جو اسکاٹ لینڈ کے باشندون مین نہایت مشہور ہوا۔ جن کی حفاظت کے لیے مین جنگ پر آمادہ ہوا اور خدا کی مدد سے نمایان فتح حاصل کی۔

نانویوان باب

بستر مرگ

کھانے کے بڑے کمرے مین یہ رسم ادا ہو چکی تو غلام اور خدمت گار باہر نکلے بعض صحن مین ٹہلنے لگے۔ بعض فصیلون کے اوپر سیر مین مصروف ہو اور بعض اپنے کمرون مین چلے آئے۔ مگر ہر شخص کے دماغ مین یہی تعجب خیز واقعات چکر کھا رہے تھے جو ابھی ابھی اُس کے گوش گزار ہوئے تھے۔ یہ معلوم ہوتا کہ جیسے کسی فرشتے نے آسمان سے اُتر کے دوسرے عالم کا راز سب پر ظاہر کر دیا۔ اب گنتھ اُس کمرے مین گیا جس مین ایک مدت قبل اُس کے مان باپ رہا کرتے تھے۔ یہ وہی کمرہ تھا جس مین لارڈ ڈگلن گائل اپنے قیام کے زمانے مین شب باش ہوا کرتے تھے۔ جس مین ایک دروازہ کوٹھری کی جانب لگا ہوا تھا۔ اور اُس مین ایک زرہ کا جوڑا کھونٹی پر لٹک رہا تھا۔ ہمارے نوجوان بہادر نے اس کمرے کا دروازہ اندر سے بند کر لیا تاکہ اطمینان قلب کے ساتھ اُس خدا کا شکریہ ادا کرے جس کی مدد سے وہ اس درجے کو پہونچ گیا۔

شام ہوئی آفتاب غروب ہوا اور تاریکی نے اپنے سیاہ پردے زمین پر پھیلا دیے۔ سارے قصر النڈیل مین خاموشی تھی اور بجز ایک کمرے کے سب مین چراغ گل تھے۔ ہان ایک کمرے مین چراغ روشن تھا۔ اور اس مین سے کسی کے باتین کرنے کی آواز آتی تھی۔ یہ کمرہ آنگس ونٹن کا تھا۔

اس بدقسمت اور تباہ حال شخص کی حالت مین آخری چند گھنٹون کے اندر ایک عظیم الشان اور خوفناک انقلاب ہوگیا تھا۔ مشرقی ممالک کی وبا جو اپنے نام ہی سے جسمون مین لرزہ ڈال دیتی ہے۔ اور جس کے اثر سے چند ہی گھنٹون کے اندر نہایت قوی اور توانا و تندرست شخص زرد۔ کمزور اور لاغر ہوجاتا ہے۔ گال پچک جاتے ہین۔ آنکھین بیٹھ جاتی ہین اور کھال مین جھریان پڑ جاتی ہین اُس وبا یعنی ہیضہ کے سخت ترین حملے سے بھی انسان کی وہ حالت نہ ہوتی ہوگی جو جرائم کے انکشاف اور ساری عمر کی دغابازیون کے ظاہر ہوجانے سے چند گھنٹون کے اندر آنگس ونٹن کی ہوگئی۔ یہ بدقسمت شخص فقط ایک ڈھانچہ رہ گیا تھا۔ سارا گوشت جو ہڈیون پر تھا پسینہ ہوکے بہ گیا۔ اور یہ پسینہ کسی وقت تو بخار کی حدت سے جلتا ہوا گرم ہوتا اور کسی وقت برف کی طرح سرد۔ سر سے پاؤن تک پسینے مین ڈوبا ہوا تھا جس کے بڑے بڑے قطرے اُس کی پیشانی اور سارے پنڈے سے ٹپک رہے تھے۔ معلوم ہوتا تھا کہ اُس کا آخری وقت آگیا اور موت لمبے ڈگ رکھتی ہوئی بڑی تیزی کے ساتھ اُس کی طرف چلی آتی ہے۔

اب اس کی کوئی ضرورت نہین سمجھی گئی کہ اس بدقسمت دم توڑنے والے کو قیدی کی حیثیت سے رکھا جائے۔ یا کوئی سپاہی اُس کے کمرے کے دروازے پر کھڑا کیا جائے۔ کیونکہ ملک الموت نے اس کے اعضا پر اپنا اثر ڈال دیا تھا اور وہ اپنے بستر پر بے حس و حرکت پڑا تھا۔ فادر اگنیٹیس نے اُس کی حالت گنتھ سے بیان کی اور ہمارے نوجوان بہادر کو گوارا نہ ہوا کہ بدقسمت دشمن کی جانکنی کی تکلیفون مین اور اضافہ کردے۔ اگر صحت ہوگئی تو انسانی عدالت گاہ کے سامنے اس کو

اپنے جرائم کی جوابدہی کرتی ہوگی۔ مگر واقعہ یہ ہے کہ وہ بہت ہی جلد دوسرے عالم مین پہونچ کر اپنے گناہون کا بدلہ پانے والا تھا۔

بوڑھا داروغہ بچھونے پر پڑا تھا۔ لکھوکھا گناہون کا بار اُس کے سر پر تھا۔ اور اُسے پریشان کر رہا تھا۔ اُسے یہ معلوم ہوتا کہ مین دنیا مین قوم یہود کی طرح اس لیے چھوڑ دیا گیا ہون کہ دنیا کے خاتمے تک وہان کی مصیبتین برداشت کرون اور کبھی دم نہ نکلے۔ انیگس ونٹن کے بستر کے پاس فادر آگنیٹیس بیٹھے تھے۔ اور اپنی زبان سے اُس کو اُسی حد تک تسلی دے رہے تھے جہان تک اس امید کی گنجائش ان کو نظر آتی کہ خدا کی درگاہ مین اس کے گناہ معاف ہو جائین گے۔ ایک چھوٹی میز پر صلیب اور تسبیح رکھی ہوئی تھی پاس ہی ایک چراغ روشن تھا۔ جس کی زرد کرنین داروغہ کے چہرے کو زیادہ تاریک اور مہیب بنا رہی تھین۔ مگر وہی کرنین سینٹ کتھبرٹ کے مقدس راہب کے چہرے کو زیادہ روشن اور واضح بنائے ہوئے تھین۔

فادر آگنیٹیس نے تسلی بخش الفاظ کہے وہی الفاظ جو الفاظ عموماً کیتھولک عقیدے والے پادری مرنے والے کے سامنے کہتے ہین۔ مقدس راہب نے انیگس ونٹن کو ہدایت کی کہ اپنے سارے گناہون سے توبہ کرے اور سب کو نام بنام ظاہر کر کے معافی کا خواستگار ہو تاکہ دوسری دنیا مین پہونچتے وقت اس کی روح پاک و صاف ہو جائے۔ ساتھ ہی خدا کے رحم اور بخشش کو نہ بھول جائے جس کی کوئی حد و نہایت نہین۔ اور کوئی شخص یہ نہین بتا سکتا کہ وہ کہان تک پہونچ کے ختم ہوگی۔

گنہگار داروغہ نے خاموشی اور اطمینان کے ساتھ پادری کے الفاظ سننے کی کوشش کی۔ مگر نہین اُسے ایک لمحہ کے لیے بھی اطمینان نہ حاصل ہوتا۔ اسے معلوم ہوتا کہ لکھوکھا بچھوؤن نے ایک ساتھ اپنے ڈنک میرے جسم مین پیوست کر دیے ہین۔ جن سے وہ گھبرا کے پیچ و تاب کھانے اور چیخنے لگتا۔ دوسرے لمحے یہ معلوم ہوتا کہ اس کے جسم کے گرد برف کی سلین رکھدی گئی ہین۔ جن سے وہ بالکل بے حس و حرکت ہے اور سارے

عضو بیکار ہو گئے ہین۔ اس حالت مین سوا اندرونی تکلیف سے کراہنے کے اور کچھ نہ کر سکتا۔ یہی دونون حالتین اینگس ونٹن پر طاری تھین اور جلد جلد یکے بعد دیگرے ان کا دورہ ہوتا۔ اس سے معلوم ہوتا کہ ان تکلیفون کا جنھین مجھ کو دوسرے عالم مین برداشت کرنا پڑے گا یہ ایک ادنی پیش خیمہ ہے۔ رات جتنی گزرتی گئی۔ یہ تکلیفین زیادہ سخت ہوتی گئین۔ اور اُس سے معلوم ہوتا تھا کہ موت کا وقت جس قدر قریب آتا جاتا ہے اُسی قدر ان تکلیفون کی کوئی انتہا نہین باقی رہی۔

ایک دفعہ اسی قسم کی تکلیف کے دورے کے بعد جس مین بدنصیب شخص کو یہ معلوم ہوا کہ ایک بہت بڑا سانپ جو برف کا بنا ہوا ہے میرے جسم کے گرد نہایت سختی کے ساتھ لپٹ گیا ہے۔ اور سارے جسم کو سرد کیے ڈالتا ہے۔ اینگس ونٹن نے مقدس پادری سے پوچھا کہ اب کے بجے ہون گے۔ فادر شیفیلڈ نے جواب دیا کہ یقیناً آدھی رات کا وقت ہے۔ اور اس کا جواب پوری طرح ادا نہین ہوا تھا کہ کمرے کا دروازہ آہستہ سے کھلا۔ اور چوکھٹ پر ایک شکل نمودار ہوئی۔

چراغ کی روشنی تیز نہ تھی لہذا فادر شیفیلڈ نہ پہچان سکے کہ کون شخص کمرے مین داخل ہوا ہے۔ مگر اینگس ونٹن کی آنکھین دفعتہً غیر معمولی تیزی کے ساتھ چمکنے لگین۔ اور اُس نے باوجود دھندلی روشنی کے پہچان لیا کہ کون کمرے کے اندر داخل ہوا۔ اس شخص نے کمرے مین آتے ہی دروازہ بند کر لیا۔ بدقسمت داروغہ کی زبان سے کوئی لفظ نہ نکل سکا۔ خوف سے اُس نے چیخنے کا ارادہ کیا۔ مگر آواز نہ نکل سکی۔ اور پھر وہی بے حس و حرکت کرنے والا اثر اُس پر غالب تھا۔ مگر اُس کی آنکھین کھلی تھین۔ یا اللہ وہ کیسے غور سے گھور رہا تھا۔ اس کی آنکھین چمک رہی تھین اور یہ معلوم ہوتا کہ ان گہرے غارون مین سے جن مین دھنس گئی ہین دفعتہً باہر نکل پڑین گی۔ ساتھ ہی اُس کی صورت سے یہ معلوم ہوتا کہ اُس پر سخت ترین عذاب ہو رہا ہے۔ اور اُس کے جسم کی ہر ایک شکن

مین سرخ لوہے کی دہکتی ہوئی سلاخ رکھدی گئی ہے۔

فادر اگنیٹیس اکثر لوگون کو مرتے وقت دیکھ چکے تھے۔ وہ بہت سے بدنصیب گنہگارون کے بستر مرگ پر موجود رہے تھے۔ اور آخری وقت کی مختلف قسم کی تکلیفین دیکھ چکے تھے مگر ایسا خوفناک منظر کبھی اُن کی نظرون کے سامنے نہین پیش آیا تھا۔

اُنھون نے خوفزدہ ہو کے انیگس فرنٹن کے چہرے سے اپنی نظر ہٹائی۔ اور اُس جانب دیکھا جدھر وہ گنہگار مجرم غور سے دیکھ رہا تھا۔ وہ شیطانی شکل اب بستر کے قریب چلی آتی تھی۔ مگر نہایت آہستگی کے ساتھ کہ اس کی حرکت بھی صاف طور پر نظر آتی۔ یہ معلوم ہوتا کہ اُس کے اعضا حرکت نہین کر رہے ہین بلکہ وہ پوری شکل بجنسہ بغیر کسی حس و حرکت کے ہلتی آتی ہے۔ اس طریقے پر وہ شکل بستر کے قریب آئی اور اب فادر اگنیٹیس کی سمجھ مین آیا کہ یہ کون چیز ہے۔ اور اُنھون نے اپنے ہاتھون سے اپنے سینے پر صلیب کی شکل بنائی۔

یہ وہی شکل تھی جسے اُنھون نے چند مہینے قبل اس رات کو اسی قصر مین دیکھا تھا جب کہ وہ نوجوان کنتھ کو تسلی دینے کے لیے آئے تھے۔ اور جب اُس کی بیگناہی ایک عجیب و غریب طریقے سے ظاہر ہو گئی تھی۔ بیشک یہ وہی شکل تھی۔ خانقاہ سینٹ کتھبرٹ کے پادریون کا جو غفا اور سر پر ایک ڈال پڑا ہوا تھا۔ مگر آہ اس مقدس لباس کے اندر کون چیز تھی۔ کوئی زندہ سانس لینے والا جسم نہ تھا بلکہ ایک بغیر گوشت اور پوست کا ڈھانچہ تھا۔

یہ شیطانی شکل بستر کے قریب آ گئی۔ یہان پہونچ کے اُس نے اپنے سر کا رومال اُلٹ دیا اور آنکھون کے خالی حلقے انیگس فرنٹن کی طرف کر دیے اور اُن سے گھورنے لگا۔ فادر گنیٹس نے پھر اپنے ہاتھون سے صلیب بنائی اور کوشش کرنے لگے کہ مردون کے حق مین جو دعا پڑھی جاتی ہے زبان سے ادا کرین۔ مگر اُن کے منھ سے ایک لفظ بھی نہ نکل سکا۔ اور اس کی وجہ خوف نہ تھی بلکہ اپنے دوست یوسٹس کی روحانی شکل کو دیکھ کے جو ایک مدت قبل مر چکے تھے

اُن کے دل مین ایک ایسا جوش پیدا ہوا کہ ایک لفظ بھی اُن کی زبان سے نہ نکل سکا۔ فادر اگنیٹئس جانتے تھے کہ یہ شکل مجھے کسی قسم کا نقصان نہ پہونچائے گی اور وہ خاموش اس وجہ سے رہے کہ وہ سمجھ رہے تھے یہ روح دوسرے عالم سے کسی خاص ضرورت سے یہان آئی ہے۔ لہذا کسی انسان کے لیے یہ مناسب نہین کہ اُس سے کوئی بات پوچھے یا اُسے اپنی طرف متوجہ کرے۔

مگر اینگس ونٹن پر اس کا کیا اثر ہوا۔ اگر آپ ہم سے یہ پوچھین کہ ان ستارون مین کیا ہو رہا ہے جو رات کو آسمان پر نظر آتے ہین۔ یا یہ دریافت کرین کہ اُن سیارون مین جو کرورہا میل ہم سے دور ہین کیسی آبادی ہے تو ان امور کا بیان کرنا آسان ہو گا۔ لیکن الفاظ اُن جذبات کو کسی طرح نہین ادا کر سکتے جو اس وقت اِس گنہگار شخص کے دل مین پیدا ہوے۔ تکلیف درد۔ ٹیس۔ کمال کھیچا جانا نہین یہ سب تکلیفین اُس اذیت کے مقابلے مین بہت کم ہین اور کوئی حقیقت نہین رکھتین جو اس وقت اس گنہگار مرنے والے کی روح پر نازل ہو رہی تھی۔

وہ شکل بستر کے پائنتی خاموش کھڑی تھی۔ فقط سر کُھلا ہوا تھا اور باقی سارا جسم چوغے کے اندر چھپا تھا۔ مگر وہ سر بھی بے گوشت اور پوست کا ڈھانچہ تھا۔ سفید ہڈیان چمک رہی تھین۔ اُس مین نہ آنکھین تھین اور نہ ہونٹ۔ مگر یہ معلوم ہوتا کہ اگر آنکھین موجود ہوتین تو انتہائی جوش کے ساتھ چمک رہی ہوتین۔ اور مُنھ سے اگر ہونٹ موجود ہوتے تو وہ حالات بیان کر دیتے جو اس گنہگار شخص کو آئندہ پیش آنے والے ہین۔ بدقسمت اینگس ونٹن بھی اِن باتون کو پوری طرح سمجھ گیا اور اُسے معلوم ہو گیا کہ یہ شکل مجھ سے کیا کہنے کو آئی ہے۔ وہ جان گیا کہ میری روح پر کیسا سخت ترین عذاب نازل ہونے والا ہے جس کی ابتدا اسی دنیا سے اسوقت شروع ہو گئی ہے۔

اب چراغ کی روشنی بہت دھیمی ہو گئی ہے۔ معلوم ہوتا کہ اُس کی لَو مین بھی اس کا احساس موجود ہے کہ یہ موت کا کمرہ ہے۔ مگر ایک چیز فادر اگنیٹئس نے

خاص طور پر محسوس کی اور وہ یہ تھی کہ اس روحانی شکل کا کسی قسم کا سایہ دیوار یا فرش پر نہیں پڑتا تھا۔

ہر چیز جو اس کمرے میں موجود تھی اس کا سایہ موجود تھا۔ میز، کرسیاں بستر، خود فادر اگنیٹیس اور وہ بدقسمت گنہگار جو بستر پر پڑا ہوا تھا سب کا سایہ موجود تھا۔ مگر اس کمرے میں ایک چیز یعنی وہ روحانی شکل ایسی موجود تھی جس کا سایہ کہیں نہ تھا۔

فادر اگنیٹیس اس پر غور کر رہے تھے کہ اُنھیں یہ محسوس ہوا کہ ایک قسم کی غنودگی مجھ پر طاری ہو رہی ہے۔ اُن کا سر اپنے سینے کے اوپر جُھک پڑا۔ کوئی بات صاف طرح اُن کی سمجھ میں نہ آتی۔ سب چیزیں جو اس کمرے میں موجود تھیں اُن کی نظر سے غائب ہونے لگیں۔ روشنی بھی غائب ہو گئی اور اب وہ بالکل غافل تھے اُن پر یہ حالت کتنی دیر طاری رہی اس کا حال اُنھیں نہ معلوم ہو سکا۔ جب اُنھیں ہوش آیا اور اُنھوں نے اپنا سر اُٹھایا تو دیکھا کہ میں اسی طرح مرنے والے شخص کے قریب کرسی پر بیٹھا ہوں۔ اب اُن کے ہوش و حواس بالکل ٹھیک تھے۔ بستر کے قریب وہ روحانی شکل اسی طرح بے حس و حرکت موجود تھی۔ اور اپنے بے آنکھوں کے حلقوں سے گنہگار مجرم کی طرف دیکھ رہی تھی۔ مگر روشنی اب زیادہ دھیمی ہو گئی تھی۔ اور چراغ سے اتنی روشنی ہی نہ نکلتی جتنی فادر اگنیٹیس کے غافل ہونے سے پہلے نکل رہی تھی۔

اصل یہ ہے کہ اب چراغ بجھنے کے قریب تھا۔ مگر اب بھی اتنی روشنی موجود تھی کہ وہ روحانی شکل اور اُس کے سر کا ڈھانچہ نظر آتا۔ اور انگس ونٹن کا چہرہ بھی دکھائی دیتا جو اسی طرح بغیر آنکھ جھپکائے ہوئے اس روحانی شکل کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ معلوم ہوتا کہ خدا نے اس فرشتۂ عذاب کو کسی قتل کا انتقام لینے کے لیے یہاں بھیجا ہے۔

روشنی کم ہوتی گئی۔ تیزی کے ساتھ نہیں بلکہ آہستہ آہستہ۔ یہ معلوم ہوتا کہ گنہگار مجرم کے جسم سے جس حد تک اس کی روح نکلتی جاتی ہے اُسی حد تک چراغ کی روشنی بھی کمزور ہوتی جاتی ہے۔ جان کنی کی تکلیف اور گناہوں کا

اثر اُس کے چہرے سے ظاہر ہو رہا تھا۔ اینٹیس نے اب روحانی شکل کی طرف دیکھا اور اُنھیں نظر آیا کہ وہ آہستہ آہستہ پائنتی کی طرف سے سرہانے آرہی ہے۔ گرجدھر فادر اگنیٹیس بیٹھے تھے اُس کی دوسری جانب۔ ساتھ ہی جب کہ وہ آہستہ آہستہ ادھر بڑھ رہی تھی اُس نے اپنا بغیر گوشت اور پوست کا ہاتھ بھی چوغہ سے باہر نکالا۔ اینگس ونٹن کی نظریں اسی روحانی شکل کی طرف جمی ہوئی تھیں۔ اور جدھر وہ جاتی اُسی طرف وہ اپنا سر پھیر کے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہا تھا۔

ایسا یہ خوفناک منظر اپنی انتہا کو پہونچ چکا تھا۔ اور فادر اگنیٹیس کے دل میں بھی دہشت پیدا ہوئی۔ مگر خوف نہیں کیونکہ خوف اُن کے دل میں کبھی نہیں آیا تھا۔ جس طرح ایک چڑیا سانپ کو دیکھ کر مبہوت رہجاتی ہے جب کہ وہ آہستہ آہستہ اُس کی طرف بڑھتا ہے تاکہ اُسے پکڑ کے نگل جائے۔ وہی حالت اس وقت اُس بدقسمت اینگس ونٹن کی تھی جو بستر مرگ پر بے حس وحرکت پڑا تھا۔ اور موت کا فرشتہ اُس کے قریب آتا جاتا تھا۔ بیشک وہ شکل قریب ہوتی گئی۔ اور جس قدر قریب ہوتی جاتی تھی اُسی قدر اُس کا ہاتھ آگے بڑھتا جاتا تھا۔ اور اُسی مناسبت سے چراغ کی روشنی زائل ہوتی جاتی تھی۔ ان تینوں باتوں کو فادر اگنیٹیس نے اچھی طرح دیکھ لیا کہ اینگس ونٹن مرنے کے قریب ہے وہ روحانی ڈھانچہ اُس کے قریب آتا جاتا ہے۔ اور چراغ بجھ رہا ہے۔

آخر خاتمے کا وقت آپہونچا۔ دفعتاً اینگس ونٹن کے چہرے پر ایک نہایت ہی خوفناک انقلاب نمودار ہوا۔ ایک چیخ کی آواز اُس کے منھ سے نکلی۔ مگر ساتھ ہی آواز بند ہوگئی۔ وہ ہاتھ اُس کے قریب پہونچ گیا اور چراغ گل ہوگیا۔ اب اس موت کے کمرے میں کامل خاموشی اور اندھیرا تھا۔

بیشک اب یہ موت کا کمرہ تھا۔ فادر اگنیٹیس کو کوئی چیز نظر آتی مگر اُنھوں نے یہ سمجھ لیا کہ اب میرے سامنے بستر پر زندہ شخص نہیں لیٹا ہے بلکہ بیجان لاش پڑی ہوئی ہے۔ اس بات کا اُنھیں اس درجہ یقین آگیا

کہ مرنے پر جو مغفرت کی دعائیں مانگی جاتی ہیں مانگنے لگے۔ جب وہ سب دعائیں ختم ہو گئیں تو وہ اُٹھے اور ٹہلتے ہوئے کھڑکی کے پاس آئے۔ اور پردہ ہٹا دیا۔

اب صبح کی روشنی نمودار ہونے لگی تھی۔ مگر اُس کی کرنیں اتنی تیز تھیں کہ کمرے کے اندر روشنی پہونچ سکے۔ چند منٹ کے بعد اُنھیں مردے کا چہرہ صاف نظر آنے لگا اور اُنھیں نظر آیا کہ اس گنہگار قاتل نے جان کنی کی کیسی سخت ترین تکلیفیں برداشت کی ہیں۔

فادر اگنیشیس اس کمرے سے نکلے اور گرجے میں آئے۔ یہاں پہونچ کے اُنھوں نے ایک گھنٹہ عبادت میں صرف کیا۔ پھر وہ نوجوان لارڈ النڈیل کے کمرے میں گئے کہ جہاں وہ سو رہا تھا۔ پادری صاحب اس کے بستر کے پاس بیٹھ گئے اور اُس نوجوان کے خوشنما چہرہ کو غور سے دیکھنے لگے۔ آہ! یہ چہرہ کیسا اچھا اور دلکش تھا۔ پھر جب فادر اگنیشیس نے اس چہرے کا خیال کیا جو اُنھوں نے اس سے پہلے دوسرے کمرے میں دیکھا تھا تو اُنھیں بڑی حیرت ہوئی۔ لکھ تکیہ پر سر رکھے فرحت بخش خواب دیکھ رہا تھا۔ اور نہایت اطمینان کے ساتھ سو رہا تھا۔ اس خواب میں اُس نے دیکھا کہ میرے ماں باپ کی روحیں آئیں۔ اب اُن کے چہروں پر تاریکی نہ تھی بلکہ اُن کا ہر خط و خال غیر معمولی خوشی کے ساتھ چمک رہا تھا۔ اُنھوں نے اپنے ہاتھ اُٹھا کے اپنے بیٹے کے سر پر رکھے۔ اُن کے ہونٹوں کو حرکت ہوئی اور آنکھیں آسمان کی طرف اُٹھ گئیں جس سے یہ معلوم ہوا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اُس کے لیے خیر و برکت کی دعا کر رہے ہیں۔ اس کے بعد بجائے اس کے کہ وہ دونوں شکلیں پہلے کی طرح غائب ہو جاتیں زیادہ تیزی کے ساتھ روشن ہو گئیں۔ یہاں تک کہ یہ معلوم ہونے لگا کہ آفتاب زمین پر اُتر آیا ہے۔ اسی حالت میں اور اُسی طرح اپنے ہاتھ اُس کے سر پر جھکائے ہوئے وہ اوپر چڑھنے لگے۔ وہ چھت میں سے گزر گئے اور اس کے بعد بھی آسمان کی جانب چڑھتے چڑھتے نظروں سے غائب ہو گئے۔

یہ خواب تھا جو ہمارے نوجوان بہادر نے دیکھا اور اُس کا فرحت بخش اثر اُس کے خوش نما چہرے سے ظاہر ہونے لگا۔ اب اُس کی آنکھ کھل گئی اور دیکھا کہ مقدس پادری انیٹلیس بستر کے قریب کھڑے ہیں۔ فوراً اُس نے اپنا خواب اُن سے بیان کیا۔

مقدس راہب نے جواب دیا "حضور میں آپ کو مبارکباد دیتا ہون کہ اب آپ کو اطمینان کر لینا چاہیے کہ آپ کے والدین کی روحین اس زمین پر سرگردان و پریشان نہ پھرین گی۔ آپ کے مرحوم والد نے جو لیا لاگزلی کے معاملے مین جو غلطی یا کمزوری ظاہر ہوئی اُسے اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا۔ فقط اسی وجہ سے نہین کہ اُن کی روح کو اتنے دنون تکلیف اُٹھانا پڑی نہ اس وجہ سے کہ آپ جوان کے بیٹے اور حقیقی وارث ہو اتنے دنون اُن حقوق سے محروم رہے بلکہ اس وجہ سے کہ اُن کی بیگناہ بیوی یعنی آپ کی والدہ کو بھی اُن کے ساتھ اس عالم مین اور دوسرے عالم مین بھی تکلیف اُٹھانی پڑی۔ یہ بات کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی والدہ کی روح کو اتنے دنون کیون اس زمین پر سرگردان و پریشان رکھا ایک ایسا راز ہے جس پر رائے زنی کرنے کی ضرورت نہین۔ اس واقعہ کے نتیجے سے بہت فائدے حاصل کیے جا سکتے ہین لیکن آپ کو کسی نصیحت کی ضرورت نہین۔ آپ کی زندگی انسانی کمال کا ایک اعلیٰ نمونہ ہے۔"

اتنا کہہ کے بوڑھا پادری خاموش ہو گیا گنتھر نے اُس کا ہاتھ پکڑ لیا اور بغیر زبان سے کچھ کہے اُن الفاظ کے شکریہ مین اسے اپنے ہونٹون تک لے گیا اور بوسہ دیا۔

اب فادر انیٹلیس نے ہمارے نوجوان بہادر گنتھر سے وہ تمام واقعات جو انیگس ڈنٹن کی جان کنی کے وقت دیکھے تھے اور جن سے ہمارے ناظرین بخوبی واقف ہین نہایت تفصیل کے ساتھ بیان کیے۔ اور انھین سُن کے گنتھر کے دل مین ناقابل بیان حیرت پیدا ہوئی۔

سوان باب

میک آلپین کا خاتمہ

اب ہم انڈلف اور آیتھ کی طرف متوجہ ہوتے ہین جنھون نے غاصب مارکوئس النڈیل سے انتقام لے کر اور گھوڑون پر بیٹھ کے راہ فرار اختیار کی تھی۔ وہ چھ آدمی جنھون نے اس کارروائی مین اُن کی مدد کی تھی اُن کے ساتھ تھے۔

قصر سے باہر نکلتے ہی اُنھون نے اپنے گھوڑون کو ایڑ بتائی اور ایک ایسی جانب چلے جدھر اُنھین اطمینان تھا کہ کنیتھ کی چھوٹی فوج کے پہرہ کے سپاہی نہ ملین گے۔ وہ پھیر کھا کے جنگل مین ہو بیٹھے اور جنوب کی جانب سڑک پر روانہ ہو گئے۔ وہ جانتے تھے کہ ان تمام واقعات کے بعد جو اس اثنا مین پیش آئے ہین ہم کم از کم چند روز کے لیے اسکاٹ لینڈ مین کسی طرح نہین ٹھہر سکتے۔ لہذا اُنھون نے ارادہ کر لیا کہ جس قدر جلد ممکن ہو انگلستان مین ہو رہین جہان اپنی مرضی کے مطابق اگر کوئی ملازمت نہ بھی ملی تو کم از کم محفوظ ضرور رہین گے۔

ہمارے ناظرین جانتے ہین کہ آدھی رات کو وہ قصر النڈیل سے نکلے تھے لہذا صبح کی روشنی نمودار ہونے تک وہ پہاڑون سے نکل گئے۔ چند گھنٹے وہ یکسان تیزی کے ساتھ اپنے گھوڑون کو بڑھائے چلے گئے۔ پھر جب آفتاب نکل آیا تو اُنھون نے باگین کھینچین اور فقط اس غرض سے نہین کہ ہانپتے ہوے جانورون کو تھوڑی دیر سانس لینے کا موقع دین۔ بلکہ اس لیے تاکہ غور سے دیکھ کے پتہ لگائین کہ اب ہم کہان ہین۔ اپنے قلعہ کے چارون طرف پچاس میل کے دور مین جتنا ملک تھا اُس کے چپہ چپہ سے بخوبی واقف تھے۔

دونون بھائی اپنے ہمراہیون سے کسی قدر آگے چل رہے تھے۔ اب ان دونون مین باتین ہونے لگین۔ اور اُنھون نے اپنے خیالات کا مندرجہ ذیل الفاظ مین اظہار کیا۔

انڈلف۔ آخری چند مہینے ہم پر نہایت مصیبت اور تباہی کے گزرے

ہین اس وقت سے جب کہ ہم نے اس دغا باز غاصب کے معاملات مین دخل دینا شروع کیا جس سے کہ ہم نے اچھی کامیابی کے ساتھ انتقام لے لیا ہمارے گھر پہ آفت آگئی۔"

ایتھم "بیشک ہمین قبول کرنا پڑتا ہے کہ ہمین ہر طرح شکست اور ناکامی ہوئی۔ مگر مین نہین سمجھا تھا کہ حالت یہان تک پہونچ جائے گی کہ ہمین اپنا آبائی گھر چھوڑ کے جلاوطنی اختیار کرنا پڑے گی۔ ہم نے یہ بڑی غلطی کی کہ ان لڑائیون مین شریک ہوے اور ہماری ساری بہادر رعایا قتل ہوگئی اور ہمارا علاقہ لوگون سے خالی ہوگیا۔ اب ہمارے پاس اتنے آدمی بھی نہین کہ اپنے اس قدیم قلعہ کی حفاظت کرسکین۔"

امدلف "بھائی جان افسوس کرنا بیکار ہے۔ جو ہونا تھا وہ ہوا۔ ان مصیبتون کو ہم نے جان بوجھ کر اپنے سرون پر نہین بلایا۔ بلکہ رفتہ رفتہ بغیر اس کے کہ ہم سمجھنے بھی پائے ہون کہ ہماری یہ حالت ہوجائے گی اُن مین مبتلا ہوگئے۔ پہلے لارڈ ملکم کو اپنے قصر مین اُٹھا لے جانے اور اُن کی رہائی نے ہمین ایک فکر مین ڈال دیا کہ کہین سرکار ہماری دشمن نہ ہوجائے۔ اس سے بچنے کے لیے ہم نے اس دغا باز غاصب سے صلح کی اور اُس کی سازشون مین ہم بھی شریک ہوگئے۔ اُس ظالم نے ہمین بیوقوف بنا کے اپنا انتقام اور ذاتی ضرورتون مین ہم سے کام نکالا۔"

ایتھم "بیشک جب مجھے یہ سب باتین یاد آتی ہین تو میرا خون جوش کھانے لگتا ہے۔ کاش ہم اس سے علیحدہ ہو کے اپنے آدمیون کو لے کر اپنے قلعہ مین چلے گئے ہوتے اور آخر وقت تک اس کی حفاظت کرتے رہتے۔"

امدلف "کیا! فقط دو سو جانباز بہادرون کے ساتھ! نہین۔ بالکل غیر ممکن تھا۔ اس سے اچھا تو یہی ہوتا کہ ہم سب خودکشی کرلیتے۔ کیونکہ اس قلعہ کے اندر بند ہوجانے کا مطلب تو یہ تھا کہ چند گھنٹون کے اندر جل کے مرجاتے۔ کیا تم نہین جانتے ہو کہ کنتھ توپخانہ بھی اپنے ساتھ لایا تھا؟"

ایتھم "بیشک آپ کا خیال ٹھیک۔ مین نے بے سمجھے بوجھے یہ راے

ظاہر کی تھی۔ بہر حال اب تو یہی مناسب ہے کہ جب تک موجودہ تلاطم رفع ہو یا اسکاٹ لینڈ کی پولیٹیکل حالت میں کوئی انقلاب واقع ہو ہم انگلستان میں چلے جائیں۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ مجھے بہ نسبت آپ کے زیادہ شکایت کرنے کا موقع نہیں ہے۔ ان ساری بتاہیوں میں ایک چیز ایسی ہے جس نے آپ کو بہت زیادہ صدمہ پہونچایا ہوگا۔ مطلب یہ ہے کہ لیڈی روی لینا کے معاملے میں آپ ناکام رہے ہے"

انڈلف: "بیشک اس چیز نے مجھے بہت تکلیف دی۔ مگر یہ بات بھی شاید میری بھلائی کے لیے ہوئی۔ تم جانتے ہو کہ عشق و محبت کی وجہ سے انسان میں کسی حد تک کمزوری ضرور پیدا ہو جاتی ہے یعنی وہ دوسرے کا تابع ہو جاتا ہے لیکن میں اس امر کو کبھی گوارا نہیں کر سکتا کہ میری منچلی طبیعت پر کوئی ایسا اثر پڑے۔ اور روی لینا کی صورت بھی اُسی طرح میرے خیال سے محو ہو جائے گی جس طرح میں نے اور بہت سے خواب دیکھے اور اُنھیں بھول گیا۔ اب ہمارے لیے یہی زیادہ مناسب ہے کہ آیندہ معاملات پر غور کریں"

ایتھ: "جب تک ہماری تلواریں ہماری کمر میں لٹک رہی ہیں ہمیں اس دنیا میں زندگی بسر کرنے کی کوئی فکر نہیں۔ اس عظیم الشان لڑائی کے بعد انگریزی سپہ سالار کا لہجہ ہمارے ساتھ اچھا نہ تھا مگر جب ہم اس پر خیال کرتے ہیں کہ اتنی بڑی فوج تباہ و برباد ہو گئی تھی اور اُس کا اثر اُس کے دل پر کس قدر ہوگا تو وہ الفاظ کوئی اہمیت نہیں رکھتے۔ لہٰذا اب غور طلب یہ امر ہے کہ ہم یہاں سے جا کے ڈل سرے سے یا اگر وہ مورد عتاب ہو کر معزول کر دیا گیا ہو تو اُس سردار سے جسے شاہ انگلستان ہنری نے اُس کی جگہ مقرر کیا ہو ملیں یا نہیں"

اسی قسم کی باتیں کرتے ہوئے دونوں بھائی ایک سرائیں پہونچے اور ستانے اور کھانا کھانے کے لیے ٹھہر گئے یہاں وہ ایک گھنٹہ کے قریب ٹھہرے پھر آگے روانہ ہو گئے۔ وہ یہ نہیں چاہتے تھے کہ روز روشن میں بڑی سڑک پڑ جائیں۔ اُنھیں خیال تھا کہ ممکن ہے لوگ

تعاقب مین اتنی تعداد مین روانہ کیے گئے ہون جو ہمین پاکر مغلوب کر لین۔ لہذا وہ ڈمبارٹن اور لانارک شائر کی پہاڑیون اور گھاٹیون مین گھسے اور انوالعزمی کی بے پروائی کے ساتھ جدھر راستہ ملتا چل کھڑے ہوتے انھین فقط اس بات کا خیال تھا کہ جہان تک ممکن ہو جنوب کی طرف یعنی انگلستان کی سرحد کی جانب چلے جائین۔ چلتے چلتے وہ ایک نہایت گہرے غار کے قریب پہونچے جس کے کنارے راستہ کی چوڑائی ایک گز سے زیادہ نہ تھی کیونکہ دوسری جانب ایک نہایت اونچی چٹان دیوار کی طرح کھڑی تھی۔ یہان یہ ضروری معلوم ہوا کہ سوار گھوڑون پر سے اُتر پڑین اور انھین لگام پکڑ کے لے چلین کیونکہ راستہ ناہموار اور ڈھالو تھا اور پتھریلی زمین پر سے پیر پھسل پھسل جاتا تھا۔ اس کے علاوہ جابجا پتھر پڑے ہوے تھے۔ اب اس طرح یہ سب چلے جاتے تھے۔ انڈلف آگے تھا۔ آیتھ اُس کے پیچھے اور چھ ہمراہی اُن کے بعد تھوڑے فاصلہ سے۔

چند منٹ سب لوگ خاموشی کے ساتھ چلے گئے۔ پھر دفعۃً ایک آواز آئی کہ کسی گھوڑے نے ٹھوکر کھائی ہے ساتھ ہی ایک خوفناک آواز سُنی گئی اور معلوم ہوا کہ وہ گھوڑا جانکنی کی تکلیف مین مبتلا ہے۔ اور اُس کی آواز سیکڑون پہاڑیون مین گونجی۔ سر انڈلف نے پیچھے پھر کے دیکھا اسی وقت چھ ہمراہیون کے مونہون سے چیخون کی آوازین سُنی گئین۔ ایتھ کے گھوڑے کے پچھلے پیر اُس غار مین لٹک گئے تھے اور آیتھ اس کوشش مین تھا کہ اُسکا پیر پھسل گیا اور وہ سر کے بل غار مین گر پڑا۔

یہ خوفناک منظر تھا جو سر انڈلف نے دیکھا۔ دلی رنج سے ایک افسوسناک آواز اُس کے مونہہ سے نکلی جس نے اُس کے دل کا حال ظاہر کر دیا۔ اپنے گھوڑے کی لگام اُس کے ہاتھ سے چھوٹ گئی اور وہ پیچھے ہٹ کے چٹان کی دیوار سے سہارا دے کے کھڑا ہو گیا۔ معلوم ہوتا تھا کہ جیسے ایک لمحہ مین اُس کی ساری قوت زائل ہو گئی۔

چھئون ہمراہی خوف زدہ اور مضطرب ہو کے خاموش

کھڑے رہے۔ گھوڑا گہرے غار مین گرا تو اُس کے مونہہ سے ایک نہایت دردناک آواز نکل کے گونجی۔ یہ اس قدر دل پہ اثر کرنے والی آواز تھی کہ سخت سے سخت دل کو بھی ہلا دیتی اور اُسے بھی موت کی تکلیف یاد آجاتی۔ کیونکہ ایک جانور نے زبان بے زبانی سے اپنا سا نہ موت پر اظہار حسرت کیا تھا۔ مگر اتھم کے مونہہ سے فقط ایک آواز نکلی جو نہایت غصہ کے لہجہ مین اس وقت نکلی تھی جب اُس کے حواس درست تھے اور وہ غار مین گرنے لگا تھا۔

سر انڈلف دو منٹ اُسی طرح چٹان سے سہارا دیے ہوئے خاموش کھڑا رہا پھر یہ معلوم ہوا کہ دفعتہً اُس کے دل مین ایک سخت ترین درد پیدا ہوا اور اُس کے مونہہ سے ایک ایسی وحشیانہ آواز نکلی کہ اُس کے ہمراہی ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔ گویا ان کا یہ مطلب تھا کہ افسوس ہمارے آقا کے ہوش و حواس زائل ہو گئے ہین۔ اس کے بعد ہی اُنھین یہ دیکھ کے نہایت خوف معلوم ہوا کہ انڈلف غار کے کنارے کھڑا ہے اور اس طرح آگے کو جھکا ہوا ہے کہ اگر ایک پر بھی اُس کی پیٹھ پر رکھ دیا جاتا یا ذرا بھی ہوا تیز ہو جاتی تو وہ غار کے اندر گر پڑتا۔ کسی کی زبان سے ایک لفظ بھی نہ نکل سکا۔ کوئی ایک جملہ بھی اُسے خطرے سے آگاہ کرنے کے لیے نہ کہہ سکا۔ اُنھین یقین تھا کہ ایک لفظ بھی اُس کے کانون تک پہونچا تو اُسے ہلاکت مین ڈال دے گا۔ یہ ایک نہایت خوفناک منظر تھا۔ چھیون سپاہی آنکھین پھاڑے اس شخص کی طرف دیکھ رہے تھے جس کی موت اور زندگی مین فقط ایک بال سے زیادہ فاصلہ نہ تھا۔ وہ اس قدر خاموش تھے کہ معلوم ہوتا کوئی سانس بھی نہین لے رہا ہے۔

سر انڈلف میک آلپین ایک بیہوشی کے عالم مین غار کے اوپر جھکا ہوا نیچے دیکھ رہا تھا اور معلوم کرنا چاہتا تھا کہ اپنے چھوٹے بھائی کا کیا حشر ہوا۔ اُس نے خیال کیا کہ ممکن ہے جھاڑیون یا جڑون مین اُس کے کپڑے پھنس گئے ہون گے۔ گرتے مین کوئی درخت یا اُس کی جڑ اُس کے ہاتھ مین آ گئی ہو اور ابھی وہ زندہ ہو۔ غار مین

گہرا تھا اور وہ کوشش کر رہا تھا اُس کے اندر غور سے دیکھے۔ چند لمحون
مین گہرا صاف ہو گیا کیونکہ ہوا چلنے لگی تھی۔ اب انڈلف نے اپنے عزیز
چھوٹے بھائی کو غار کی تہ مین اِس حالت مین بے حس و حرکت پڑا پایا
کہ اُس کی موت مین کسی قسم کا شبہ نہین رہا۔

یہ دیکھتے ہی انڈلف سیدھا کھڑا ہو گیا۔ پھر اپنے ہمراہیون کی
طرف رخ کر کے کہا۔ وہ گیا۔ موت نے اُسے ہم سے چھین لیا اور پھر کبھی وہ
ہمین اس دنیا مین نہ ملے گا تم سب جانتے ہو کہ مین اپنے بھائی کو کتنا
چاہتا تھا۔ جو محبت ہم دونون مین تھی وہ کچھ معمولی نہ تھی فقط یہی نہ تھا کہ
وہ میرا عزیز قریب تھا بلکہ اُس مین اور مجھ مین اس قدر یکجائی تھی اور ہم
دونون کے جذبات اس درجہ یکسان واقع ہوے تھے کہ معلوم ہوتا
ہم دونون ایک ذات ہین جب تک ہم دونون زندہ تھے زندگی ہمارے
لیے باعث مسرت تھی۔ اب ایک مر گیا تو دوسرا بھی کسی طرح نہین زندہ رہ سکتا
نہین۔ آیتھ میرے بھائی آیتھ تیرے بعد مین کسی حال مین زندگی نہین بسر
کر سکتا۔ اب مین میدان جنگ مین کوئی خطرہ نہین برداشت کر سکون گا۔
اور دشمنون سے بامقابل کے مجھے معرکہ آرائی کرنے کی جراءت نہ ہوگی
اور یہ اس وجہ سے ہے کہ تو میرے پہلو مین نہ ہوگا۔ میری یہ حالت ہو گئی ہے
گویا ایک لمحہ مین ساری قوت زائل ہو گئی۔ اب ایک بچہ بھی مجھے مغلوب
کر لے گا۔ اب تلوار میرے ہاتھ مین ایک معمولی بید سے زیادہ وقعت نہ
رکھے گی۔ اب خطرے مین پڑنے سے میرا دل ڈرے گا کیونکہ اب مجھ
مین کسی قسم کی جراءت باقی نہین رہی۔ آہ۔ آیتھ۔ کیسا اچھا ہوتا کہ ہم دونون
میدان جنگ مین لڑتے ہوے مارے گئے ہوتے۔ جس طرح زندگی
مین ہمارے جذبات حرکات اور خیالات یکسان تھے اُسی طرح موت
مین ہم یکسانی ہونی چاہیے تھی۔ جس طرح ہم نے ساتھ زندگی بسر کی اُسی
طرح ہمین ساتھ جان دینا چاہیے۔

انڈلف نے یہ الفاظ افسوسناک لہجہ مین ادا کیے اور

جیسے ہی اُس نے کہنا ختم کیا اُس نے ایک جست کی اور خود کو غار کے اندر ڈال دیا۔ چھیون ہما ہی یہ دیکھ کے نہایت خوف زدہ ہوئے وہ بے حس و حرکت خاموش کھڑے تھے اس واقعہ نے اُنھیں بے انتہا مضطرب اور پریشان کر دیا۔ راستہ اتنا تنگ تھا کہ کوئی آگے بڑھ کے اپنے آقا کو خودکشی کرنے سے روک بھی نہ سکا۔

انڈلف غار کی تہ تک گرتا چلا گیا۔ اُس کے مونھ سے کسی قسم کی آواز نہیں نکلی۔ اُس نے نہایت استقلال کے ساتھ خود ہی جان دی۔ وہ غار کی تہ میں اپنے بھائی ایتھ کے پاس گرا۔ اور وہیں بے حس و حرکت پڑا رہ گیا۔ غرض طوفان خیز طریقہ پر دونوں ہیک آئیں بھائیوں نے زندگی بسر کی تھی اُسی طوفان خیز طریقے سے دونوں نے جان بھی دی۔

ایک سو ایک واں باب

خاتمہ

عظیم الشان شہر اڈنبرا میں اس سے زیادہ عام خوشی کا کوئی دن نہ دیکھا گیا ہوگا جس روز کہ نوجوان مارکوس انڈل لیڈی اڈی لینا گلن گائل کو اپنے ساتھ گرجے میں لے گیا۔ اور یقیناً اس سے زیادہ عام طور پر ہمدردی اور ہر دلعزیزی کا اظہار کبھی نہیں کیا گیا تھا۔ اس کی وجہ یہ نہ تھی کہ اس نوجوان نے ایک زمانہ تک انواع و اقسام کی تکلیفیں برداشت کیں پھر خدا اُس کے حال پر مہربان ہو گیا۔ نہ یہ بات تھی کہ وہ ملک کا ایک بہت بڑا امیر دانا اور رئیس تھا کہ لوگوں کو اُس کے ساتھ ہمدردی پیدا ہو گئی تھی بلکہ اصلی وجہ یہ تھی کہ اُس نے ملک کو ایک بہت بڑے خطرے سے نجات دلائی تھی۔ یہی وہ بہادر تھا جس کی قوت سے عظیم الشان انگریزی حملہ کو نیست و نابود

کرکے اُن کی فوجوں کو واپس ڈھکیل دیا تھا۔

ستمبر کا مہینہ تھا اور ایک نہایت فرحت بخش پرور روشن تھا۔ اُسی دن حسین معشوقہ آدی لینا ہمارے نوجوان بہادر کینتھ کی دولھن بنی۔ پہاڑی شہر اڈنبرا کے ہر برج پر گھنٹے بج رہے تھے۔ اور گرجوں پر بیشمار جھنڈے لٹک رہے تھے۔ جس راستہ سے بارات کا جلوس گزرنے والا تھا اس پر ہزارہا لوگ جمع تھے جن کے چہرے خوشی سے چمک رہے تھے۔ اور کھڑکیوں میں بے حسین چہرے نکلے ہوئے اپنے گورے ہاتھوں سے ان خوش قسمت دولھا اور دولھن پر پھول برسا رہے تھے باجا بھی بج رہا تھا۔ قوالوں کی ایک جماعت جس کا سردار ہمارا فرشتہ رُو بوڑھا ہرولڈ تھا جلوس کے ساتھ تھا۔ وہ قومی راگ گا رہے تھے جسے سُن کے ہر شخص کے دل میں خود بخود ایک خاص قسم کا ولولہ پیدا ہوتا تھا۔

اس گرجے میں جہاں یہ مبارک رسم ادا ہوئی خوش پوشاک لوگوں کا بڑا مجمع تھا۔ اُس کے ہر گوشے اور کونے میں اندر اور باہر چھت پر اور برآمدے میں ان حسین دولھا اور دولھن کی تعریف کرنے والے موجود تھے جو پُرشوق نظروں سے اُن کی طرف دیکھ رہے تھے۔ یہاں اسکاٹ لینڈ کی کل عالی ترین سردار امرا اور معزز حسین عورتیں موجود تھیں۔ اور یہ سب لوگ یہاں اس غرض سے آئے تھے کہ دولھا اور دولھن کو اس خوشی کے موقع پر مبارکباد دیں۔ دولھن کے باپ نائب السلطنت لارڈ ڈگلس گاؤل تخت کے قریب ایک مرصع کرسی پر بیٹھے تھے۔ تخت پر نوعمر بادشاہ جلوہ افروز تھا جو اس شاندار اور پُرتکلف مجمع کو دیکھ کے مسکرا رہا تھا۔ دولھن کے بھائی لارڈ ملکم بھی وہاں موجود تھے اور ہر جمیس لنڈسے کی ایک بیٹی اُن کا ہاتھ پر سہارا لیے کھڑی تھی کیونکہ گلن گاؤل کے وارث نے اُس کے ساتھ شادی کرنے کا وعدہ کر لیا تھا۔ اور اس حسین لڑکی کا باپ بھی وہاں موجود تھا جس نے ہمارے نوجوان بہادر کو سب سے

کرتے رہے۔ وہ اُن کی شادی کے بعد کئی سال زندہ رہا اور ان کے بچوں کو شوق کے ساتھ اپنے گھٹنوں پر بٹھا کے کھلاتا رہا۔ خادمہ اِرسولا نے بھی اپنے آخری ایام آرام اور اطمینان کے ساتھ بسر کیے۔ ڈیماٹے اپنے شریف آقا لارڈ ڈنبار سے اجازت لے کر کیتھ کے پاس رہنے لگا۔ اور دغاباز مجرم اینگس ڈیمِن کے بعد وہی الندیل کے سارے علاقہ کا داروغہ مقرر ہوا۔

جولیا لاکرلی جو اس قصہ میں زیادہ تر پُراسرار عورت کے نام سے یاد کی گئی ہے خانقاہ سینٹ ہلینا میں داخل ہونے کے بعد دو سال زندہ رہی۔ اس مدت میں مارکوس الندیل ایک دفعہ اُس سے ملنے آئے اور نہایت محبت آمیز الفاظ میں ہوا اُسے اپنی جانب سے معاف کردیا جس کی نسبت وہ اس سے پہلے بھی اطمینان دلا چکے تھے۔ اُس کے آخری ایام دماغی سکون و آرام میں بسر ہوئے اُس نے ایسی سچائی کے ساتھ اپنے گناہوں سے توبہ کی کہ مرتے وقت اُسے اطمینان تھا کہ مجھے اپنے گناہوں کی کافی سزا مل چکی اور اب وہ معاف ہو چکے ہیں اور اسی قسم کے الفاظ سے فادر اگنیٹیس نے اُسے تسلی دی جبکہ وہ اُس کے بسترِ مرگ پر جھکے کھڑے تھے۔ اور انھیں دیکھ کے بہت تعجب ہوا کہ اُس کا چہرہ اینگس ڈیمن کے خوفناک چہرے سے کس قدر مختلف ہے۔ جبکہ اُس مجرم داروغہ نے اپنی جان ملک الموت کے سپرد کی تھی۔ جولیا نے انتہائی خاموشی اور اطمینان کے ساتھ جان دی۔ اور خانقاہ سینٹ ہلینا کے قبرستان میں دفن ہوئی۔

انجام

ہمارے قصہ کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ اور تار و پود واقعات بُن کر تیار ہو گیا ہم نے معصوم صفت نوجوان کے شریفانہ دل کا ایک معمر انسان کے گنہگار نفس سے مقابلہ کیا ہے۔ ہم نے دکھا دیا ہے کہ نیکی اس دنیا میں کس طرح اپنا انعام پاتی ہے۔ اور گناہ گو مدتوں چھپا رہے اور نہایت کامیاب نظر آئے مگر انجام میں طشت از بام ہو کر تباہی و بربادی کا باعث ہو جاتا ہے۔

دنیا میں بہت سے کیتھ اور بہت سے کریڈک موجود ہیں اس لیے کہ پہلا نام اُن تمام نیکیوں اور بھلائیوں کا مظہر ہے جن کو مصیبتوں سے سابقہ رہے اور پامال کی جائیں اور پچھلا نام میں ان تمام جرائم نے جنم لیا ہے جو دنیا پر غالب اور متصرف ہوں۔

انسان کا دل بہت سے عبادت خانوں کا حرم ہے جس میں خدا بھی پوجا جا سکتا ہے اور شیطانوں کی بھی پرستش ہو سکتی ہے۔ مگر افسوس ہے اُس کے حال پر جو اس حرم میں سے تقدس کی ذات کو نکال کے شیطانی مورتوں کی پوجا کرے۔

ہر دل میں ایک ایسا حرم موجود ہے جس پر آغاز ہی سے روشن ضمیری قابض ہے اور جس میں روح کی ہر بے اعتدالی کی خفیف سے خفیف آواز بھی سن لی جاتی ہے۔ گنہگار آدمی اپنے اندرونی جذبات کے لحاظ سے ساری دنیا کو فریب

دے سکتا ہے۔ مگر خود اپنے آپ کو نہیں فریب دے سکتا۔ ظاہری مسرت کا تبسم ہونٹون پہ نمایان ہوتا ہے۔ مگر نہ نظر آنے والی روح اندر ہی اندر کڑوے آنسوؤن سے روتی رہتی ہے۔ زبان کی آواز چاہے بلند اور دم داعیہ کی ہو۔ مگر جس آواز مین روشن ضمیری دل کے اندر سرگوشیان کرتی ہے وہ بتا دیتی ہے کہ مجرم مسرت سے کس قدر دور اور کتنا ذلیل وخوار ہے۔

جو قہقہے مُنہ سے نکل کے بلند ہوتے ہین اگرچہ شادی کی نوبت کی طرح دنیا بھر کے کانون مین گونج اُٹھین مگر خود مجرم کے دل مین اُن کی آواز پست اور رعد اسے مرگ کی طرح نامبارک ہوتی ہے۔ چنانچہ جس حال مین نہ اُس کا دل مخفی سوز وگداز سے گھلتا رہتا ہے انتہائی ریاکاری کی عیاشیان اُس سوز وگداز پہ پردہ ڈالتی ہین اور موت کے تشنج کے وقت بھی اُس کا پیچھا نہین چھوڑتین۔

یہ روشن اور دلکش ہوسون سے بھری ہوئی دنیا ہے۔ جس مین کبھی ممکن ہے کہ کوئی جرم دولت عزت اور قوت کا تعویذ ثابت ہو۔ اور اکثر اوقات نیکی ہم تکلیف او مصیبت سے وابستہ نظر آئے مگر عقلمند اور مسرور وہ شخص ہے جو بری خواہشون سے خواہ وہ کیسی وا خوش کن ہون بچتا رہے۔ جلد یا دیر مین اُسے اس کا موقع ضرور حاصل ہوگا کہ اپنے اس طرز عمل کے منتخب کرنے پہ خوشی کرے اور یہی اس کا بہترین معاوضہ ہے۔

جب روے ارض پہ رات ہوتی ہے اور ایک گمراہ فرشتے کی طرح تاریکی اپنا اثر پھیلا دیتی ہے تو آہ! مجرم کے دل مین کیسے کیسے خوف اور اضطراب پیدا ہوتے ہین۔ اور پاک دل کیسی آرام دہ اور خوشگوار نیند مین مصروف ہوتا ہے!

اُس دولت وجاہ کی شان وشوکت کیسی بیکار اور مصنوعی ہے جو گناہ کے ذریعہ سے حاصل کی گئی ہو۔۔ اور اُس خوفناک قربانی کے معاوضے مین کوئی وقعت نہین رکھتی جو اُس کے حاصل کرنے کے لیے کی گئی۔

تلاطم خیز طوفان مین جب قدرت اپنا بازو پھیلاتی ہے تو ایک گنہگار شخص کو نرم گدون پر لیٹا ہوا اور ریشمی پردے اُس کے چارون طرف پڑے ہون مگر سر سے پیر تک کانپتا ہے اور اُس کا دل پست ہو جاتا ہے۔ بخلاف اس کے پاک اور بیگناہ شخص کو اسی طوفان مین یہ نظر آتا ہے قدرت کوئی ایسا اثر پیدا کرے گی جس مین میرا ہی فائدہ ہو گا۔

جب ہم گذشتہ کارنامون اور چھوٹے چھوٹے خود سر زمینداروں کے پرانے قصرون کو دیکھتے ہین اور اس کی کوشش کرتے ہین کہ ان کارنامون کے کارنامون کو امتداد زمانہ کی گمنامی سے نکال کے اُن پر سے وہ گاڑھا نقاب الٹ دین جو رفتہ رفتہ اُن پہ حائل ہو گیا ہے تو ہمین یہی سبق ملتا ہے کہ

حوصلہ مندی سے جس قدر برکت حاصل ہوئی اُسی قدر تباہی بھی۔

مگر آہ! اس راز کے تہ تک پہونچنا نہایت مشکل ہے اسی اولوالعزی کے جوش نے بڑی بڑی سلطنتیں پیدا کیں پھر انھیں تباہ و برباد کر دیا اسی نے قوموں کو انتہائی عروج پر پہونچایا اور اسی نے رعونت انسانوں کو نیستی دیوتا کے آگے قربان کر دیا۔

اس قصہ میں جواب ختم ہو گیا ہم نے دکھا دیا کہ ایک گنہگار اور بد اصول شخص عارضی کامیابی حاصل کرنے کے بعد اپنی عالی ہمتی کی بدولت خود اپنے ہاتھوں برباد ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ ایک فیاض اور شریف عالی ہمت شخص اگرچہ چندروز ناکام و نامراد رہے آخر میں ایسی کامیابی حاصل کرتا ہے جس کی بنیاد نہایت مستحکم اور پائدار ہوتی ہے۔

ختم شد

خوب خوب انجام واقعی بہترین نکلا

ناول ہو تو ایسا ہو جو دل لرزجائے

واقعی قصہ ہو تو اچھا ہو ورنہ طبیب ہو ورنہ نہ ہو

بہترین انجام ہے

(جامعہ عثمانیہ)

دلگداز

مولنا شرر کا مشہور ادبی و تاریخی رسالہ جس نے زبان اردو کے علمی خزانے کو اعلیٰ لٹریچر سے بھر دیا خریداروں کو ایک سال خریدار رہنے کے بعد اگر وہ دوسرے برس بھی خریدار رہتے ہیں تو مولنا ممدوح کا ایک ناول مفت نذر کیا جاتا ہے اور دوسرے سال بعد کے چندے اور محصول ڈاک پر وی پی روانہ کر دیا جاتا ہے قیمت سالانہ مع محصول ڈاک عہ دلگداز کا وی پی عہ کا اور ناول کا وی پی اس کا محصول بڑھا کے عہ کا بھیجا جاتا ہے۔

دلگداز کی مکمل جلدین | دلگداز کی نامکمل جلدین

جلد دلگداز سنہ ۱۹۰۴ء عہ
جلد سنہ ۱۹۰۵ء عہ
جلد سنہ ۱۹۰۶ء عہ
جلد سنہ ۱۹۰۷ء عہ
جلد سنہ ۱۹۰۸ء عہ
جلد سنہ ۱۹۱۲ء عہ

جلد سنہ ۱۹۱۴ء عہ
جلد سنہ ۱۹۱۵ء عہ
جلد سنہ ۱۹۱۶ء عہ
جلد سنہ ۱۹۱۷ء عہ
جلد سنہ ۱۹۱۸ء عہ
جلد سنہ ۱۹۱۹ء عہ

جلد سنہ ۱۹۰۱ء ۱۰/
جلد سنہ ۱۹۱۰ء ۱۵/
جلد سنہ ۱۹۱۱ء عہ
جلد سنہ ۱۹۱۳ء عہ
منتخب مضامین ۱۸۹۶ء

منیجر دلگداز

دل افروز

ناولوں کے شائق خصوصاً مولنا شرر کے ناولوں کے شیدا اس رسالے کو ضرور خرید فرمائیں جس میں ہمیشہ دو نئے ناولوں کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ مجموعی صفحات ٹائیٹل کے علاوہ (۳۲) ہوتے ہیں۔ پہلا ناول مولنا کا طبع زاد ہوتا ہے۔ اور دوسرا انگریزی کے کسی ناول کا ترجمہ سالانہ چندہ مع محصول ڈاک (عہ) ہر سال اپریل سے دل افروز کا سال شروع ہوتا ہے۔ اور اپریل کا پرچہ دو روپیہ ایک آنہ (عہ) پر وی پی بھیج کے سالانہ چندہ وصول کر لیا جاتا ہے۔ نمونے کے واسطے ۱ھ کا ٹکٹ آنا چاہیے۔

منیجر دلگداز و دل افروز

مورخ!

اعلیٰ لٹریچر اور خالص تاریخ کا ایک ماہانہ رسالہ جس میں مختلف مضامین نہیں مکمل تاریخیں سلسلہ وار شائع ہوتی ہیں اور ایسا انتظام کر دیا گیا ہے کہ چند روز کے اندر آپ کی زبان میں تمام قوموں اور ملکوں کی مبسوط اور صحیح اور مفصل و واضح تاریخیں پیدا ہو جائیں گی۔

فی الحال مورخ میں مولنا شرر صاحب کی مشہور تاریخ "ارض مقدس"، کے ۴۸ صفحے ہوتے ہیں اور اس کے بعد ۳۲ صفحوں پر کانڈی کی مشہور تاریخ "دولت ہسپانیہ عرب" کا ترجمہ پورا رسالہ پانچ جز یعنی ۸۰ صفحوں پر ہوتا ہے مورخ کا سالانہ چندہ پانچ روپیہ رکھا گیا ہے۔ اور محصول ڈاک چھ آنہ (۶/) پانچ روپیہ چھ آنہ (عہ/) سالانہ پر مورخ جاری کر دیا جائے گا۔ نمونے کے لیے ۸/ مرحمت ہوں۔ ہمیں حامیان زبان اردو اور مولنا شرر کے لٹریچر کے قدردانوں سے امید ہے کہ اس رسالے کی ضرور مربی گری کریں گے اس کا خریدنا زبان اردو کی سچی خدمت ہے توجہ فرمایئے۔ قدردانی کیجیے اور خود اپنی اور اپنی زبان کی خدمت کیجیے۔

المشتہر

محمد صدیق حسن اسسٹنٹ ایڈیٹر دلگداز و ایڈیٹر مورخ کٹرہ بزن بیگ خان لکھنؤ

تصانیف مولانا محمد عبدالحلیم صاحب شرر

(۱) جنید بغدادی۔ حضرت جنید کے حالات۔ عہ
(۲) ابو بکر شبلی۔ حضرت شبلی کے حالات عہ
(۳) تاریخ سندھ۔ عرب کے فتوحات سندھ کی محققانہ تاریخ عہ
(۴) عصر قدیم۔ اقوام سلف کی نہایت واضح تاریخ عہ
(۵) حروب صلیبیہ۔ انگریزی سے ترجمہ اور عربی سے تحشیہ ۱۲
(۶) خاتم المرسلین حضرت سرور عالم صلعم کے حالات۔ ۸
(۷) عرب قبل از اسلام تاریخ ارض مقدس کی تیسری جلد عہ
(۸) خواجہ معین الدین۔ حضرت خواجہ اجمیری کے حالات ۶
(۹) سکینہ بنت حسین۔ جناب سکینہ کے حالات ۶
(۱۰) افسانہ قیس مجنون عامری کے حالات۔ ۳
(۱۱) حسن بن صباح۔ بانی فرقہ باطنیہ اسماعیلیہ۔ ۶
(۱۲) قرۃ العین۔ ایک مجتہد زادی کے حالات۔ ۲
(۱۳) شیریں ملکہ عجم۔ فرہاد خسرو کی نامور معشوقہ ۳
(۱۴) ملکہ زنوبیہ۔ سلف کی ایک عربی نژاد ملکہ۔ ۳

ناول

(۱۵) جویائے حق۔ حضرت رسول صلعم کی سوانح عمری بطور ناول عہ حصہ دوم ۱۲
(۱۶) بابک خرمی۔ سلطنت عباسیہ کے زمانے کا ایک تاریخی واقعہ ہر دو حصہ عہ
(۱۷) مفتوح فاتح۔ ایک نہایت دلچسپ تاریخی ناول عہ
(۱۸) الفانسو۔ ایک عاشقانہ تاریخی ناول۔ ۱۲
(۱۹) خوفناک محبت۔ ہندوستانی شریف زادیوں کی اندرونی حالت کی اس سے اچھی تصویر نہیں ہو سکتی۔ عہ
(۲۰) حسن کا ڈاکو۔ حرام پور کے نواب کی سرگذشت ہر دو حصہ عہ
(۲۱) اسرار دربار حرام پور۔ حرام پور کے نواب کے اور حالات ہر دو حصہ ۱۰
(۲۲) غیب دان دلہن۔ حیرت انگیز غیب دانی۔ عہ
(۲۳) رومتہ الکبریٰ۔ روم پر گاتھ لوگوں کا حملہ عہ
(۲۴) ماہ ملک۔ غور لوگوں کا عروج
(۲۵) بعث جین پہلی صدی ہجری کا تاریخی ناول
(۲۶) ایام عرب۔ جاہلیت عرب کی تصویر مکمل ہر دو جلد
(۲۷) مقدس نازنین ایک حسینہ کا پوپ بن جانا۔ عہ
(۲۸) شوقین ملکہ دوسری صلیبی لڑائی۔ عہ
(۲۹) قیس و لبنیٰ۔ عہد صحابہ کا ایک سچا عشق ۸
(۳۰) فلورا فلورنڈا اندلس میں سلطنت عرب۔ عہ
(۳۱) آغا صادق کی شادی ایک دلچسپ قصہ۔ ۱۰
(۳۲) فلپانا۔ عہد صحابہ کا ایک سچا واقعہ عہ کاغذ ولایتی۔ ۸
(۳۳) فردوس بریں جیتے جی جنت کی سیر۔ عہ
(۳۴) یوسف نجمہ کا تل بہن بھائی عہ

متفرقات

(۳۵) الحکم الرفاعیہ۔ معرفت میں سید احمد رفاعی کے ایک رسالے کا ترجمہ۔ ۳
(۳۶) برسد کی دینی برکتیں ۳
(۳۷) ہندوستان کی موسیقی پر مولانا شرر کا لکچر ۴
(۳۸) اردو سے ہندوستان کا تعلق ۴
(۳۹) زمانہ اور اسلام۔ مولانا شرر کی مشہور نظم ۳
(۴۰) شب وصل ۱
(۴۱) شب غم ۱

متفرق مطبوعات دلگداز پریس

(۴۲) آتالیق بی بی میاں کی حرکتوں پر بی بی کی نکتہ چینی۔ ۸
(۴۳) مسلمان فرمانروایان ہند۔ ۵
(۴۴) دانش عمل۔ ایک نہایت دلچسپ ناول موسوم "کنتھ" کا ترجمہ حصہ اول عہ دوم ۱۲ سوم عہ چہارم عہ
(۴۵) دولت ہسپانیہ ترجمہ تاریخ کا ندی حصہ اول۔ عہ حصہ دوم عہ سوم ۱۲ چہارم

المشتہر حکیم محمد سراج الحق منیجر دلگداز گڑھ بزن بیگ خان۔ لکھنؤ